



47  
Newal Kishore 1874

31  
16

389813

LPer  
T136k

Taki, Mir  
Kulliyat.

**University of Toronto  
Library**


**DO NOT  
REMOVE  
THE  
CARD  
FROM  
THIS  
POCKET**

Acme Library Card Pocket  
LOWE-MARTIN CO. LIMITED









Digitized by the Internet Archive  
in 2011 with funding from  
University of Toronto

2/4  
Mir Tagi

Kulliyat [the collected works  
of Mir Tagi]

[Lucknow, 1874]

# کلیات سیرتقی

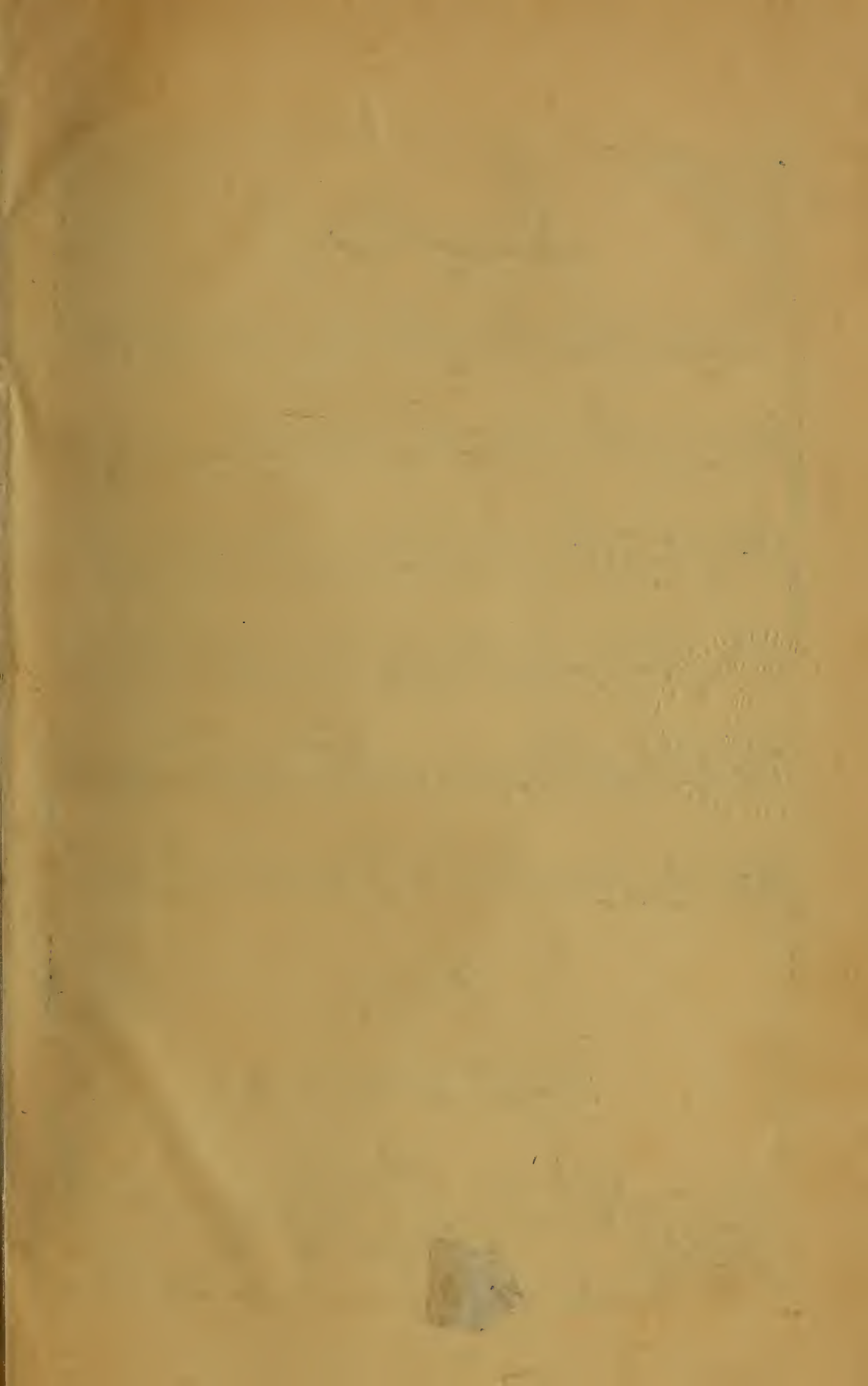
اس مجموعہ میں ساتون دیوان اور مثنویات شعلہ شوق و دریای عشق  
و صیدنامہ و بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ و مثنوی در بیان مرغزار  
و مہولی و ساقی نامہ و مثنوی معاملات عشق و اثر در نامہ و مثنوی تنبیہ الجبال و مثنوی  
در ہجو نا اہل و مثنوی ہجو عاقل و مثنوی در ہجو خانہ خود بسبب شدت ہارس و مثنوی  
در تعریف سگ گریہ بخانہ فقیر و مثنوی در نعت باران و مثنوی در ہجو اکول و مثنوی خرد  
و مثنوی جوش عشق و مثنوی اعجاز عشق و مثنوی خواب و خیال و غیرہ درج ہیں

بار دوم

ماہ مارچ ۱۸۷۲ء عیسوی

389813  
11.3.41

طبع نامی مثنوی نو ششمین بمقام المصطفیٰ طبع ہوا





عنوان صنایع مکین و مکاتو فیض خلایق زمین زمان

ساتوان دیوان حصا نشان بلاغت عنوان مشور مضامین مجاورت بی نظیر اعجاز



من کلام لبیلستان سرای گلشن قرص ملک شعرا میرقی صابیر رشک صباغین

مطبع مطبعی منشوری کتب و مطبعین بن مطبع



این کتاب از زبان دین جی کس  
 از کلام فیض بود از دین مقلد  
 این کتاب از زبان دین جی کس  
 از کلام فیض بود از دین مقلد  
 این کتاب از زبان دین جی کس  
 از کلام فیض بود از دین مقلد



بسم الله الرحمن الرحيم

# قصدا و منقبت وغیره

جب خورشید بواجر چین افروز رحل  
 وقت وہ ہو کہ زبس شوق و چشم بیل  
 جوش گل یہ ہر جہان تک کر رہی کام نظر  
 لطف و مہر کی مہر چہ کہ میں چشم بیل  
 چشم کہتا ہوں فیض ہو اکو تک دیکھ  
 سیر کرتا زگی و خرمی و شادابی  
 خون خمیازہ کش عاشقی و نیچہ گل  
 رنگ گل جھکی ہو ہر بات ہری کی احوال  
 خوبی و دلکش گل دیکھو کو ہو احوال  
 لالہ و زکس گل ہو بہن بھر درشت و صعل  
 سبزہ غلطان ہو رب جو یہ کہ خاب مغل  
 زکس و گتی ہو جہان کی تھی تھان بصر  
 خشک بھی شانخ زراب سبز نکالی نکل  
 دونوں نکلی ہیں تہ خاک ہو دست بغل

یوں بھی کر دیکھایہ دل عقدہ ہر مالا مالا  
 تو یوں بین کہ چہ دیکھ نقش بر آب و مرغ  
 کیسی محبوب گیند ہر بین اس شان بیل  
 جنس دل مفت ہی ہو نہ بین غیب کیا ہو  
 غمزد و در زین میں نہ کوئی چہ کہ بیل

۲  
 شمع  
 شمع کو فکری ازای کرتین حال میں  
 یاد آتا ہے جو انون کرتین قفس میں  
 کونے کو جو ادھار سے ہر ادھار میں  
 دیکھو شمع جو چہ اونٹ تو چہ کس  
 جو در میں دیتی کہ کجا جگ میں  
 مدعی کتنے تھے اسے یہ محبت میں

کیا ہیں ہم نہ زکات ہے خاک سیر جہاں میں  
 اور نور شمع زکات ہے خاک سیر جہاں میں  
 جو زکات ہے خاک سیر جہاں میں  
 اور نور شمع زکات ہے خاک سیر جہاں میں

اینک ایامی که از رخسار تو  
 کوه بر کوه غلبه بر رخسار تو  
 قمع بر آفتاب و اسب بر کوه تو  
 از این غنیمت که در کف تو









# الفصل في الصلاة والسلام

## الفصل في الصلاة والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

منه ما كان له من فضل عظيم

### قطعة

ترجمه گوی هر بسکه لومین گل زمین  
هو بچه گزاری باد صبا سحریه وان کارنگ  
میلان طبع مطلع ثالث کی اور ہی

### مطلع ثالث

لائق تری صفت کس صفت سیری جمال  
آشفته طبع شاعر خسته کی کیا جمال

### قطعة

تو وہ در مدینہ علم علیم ہر  
آو کر تری جناب مقدس میں ایکدم  
عالم ہوا سقدر کہ میان کیا کر کوئی  
لیتو میں تیری گھر سو گدا پست تخت فقر  
جب تک جیون میں دلمیں کو آرزو ہو  
پھر بعد مرگ حوض پہ کوثر کو با علی  
جب تن میں گرم راہ تر سالی میں شفا

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

قلم  
 کوی که توبه می عادت ز توید  
 چو کرب و خیال نام

ایک ہی ہزار بیس سو چوبیس ہزار روپے  
بیکاروں کو عین حال زمانہ میں ایک  
بیکاروں کو عین حال زمانہ میں ایک







زبان میروی در کجی که تو جهان هستی

بیکاری خود پوش بر آهکان است  
چو دینم در مکر و کلاه  
اس قوال کارنگد رو بس در نهان  
ادوم قصد این امر از سوا یک  
ایستاید بی فکر سوا یک  
پنهان ایستاید بی فکر  
هر جام خون چو جگر میسوزد  
قوات کی شود

چمن از عالم کی خوبی چه مت جا  
گل من بربابی چه خندہ رتان ہے  
کہ یک رنگ بیان کا نہیں ہو قراری  
پہا آتی اید کہ فصل خزان ہے  
تھکارت کو مست دیکھ یہ پہوئی گورین  
کہ ہر فن فلان بن فلان بن نہیں کہ  
تخیال اور مست کہ مجھ میں نہیں ہے  
مری جان زاد ہم ہر ایک لیکن  
اڑھی رسم صوم و صلوات  
خوابی یہ سجدہ ہے



مطلع ربع  
 ہر روز بار بار کی طاقت عیان ہے  
 ہر روز بار بار کی طاقت عیان ہے

بہت ہرزہ خوان ہنگامی تیر تو ہی  
 جو مرکز خاطر ہر اوسیر ہی آجا  
 سن کر ہنشین شخص غائب کی خاطر  
 یہ مطلع کہ مطلب سچ جو تو مان ہے

مطلع ثالث

قلم چل بھی جلتی تیری زبان ہے  
 ولین تجا ورنو و ادب سے  
 دماغ اب نہیں ہو جو تمہید کرے  
 بھٹی تیری کچھ پیہ دل چاہتا ہے  
 ترا عہد کیسے خوشی ہو جو ہی ہے  
 تری یان ہر سب راستی و درستی  
 زیارت کی صدق آتا ہر جگہ  
 لکھی کیا شہا کوئی ہمت کو تیرے  
 زیادہ ہو بھی وسعت رزق تیری  
 کر کے ہسری کیا وہ خورشید اوپر  
 تر و تھہ کی ریش جو د آگے

کہ پیر بات کنو کی فرصت کہاں ہے  
 کہ مہر اب شاہ بندوستان ہے  
 کہ کل رات ہر اور بھیہ داستان ہے  
 تر و شکر نعمت میں قاصر زبان ہے  
 گنگار سایک غم جھوٹاں ہے  
 مگر مصدق پیچ کا یہ خاندان ہے  
 ترا جہنہ راستان آستان ہے  
 جہاں صبح اس خوان پر پھیلاں ہے  
 کہ مشرق سے ترنا غرب دستار خوان ہے  
 خلک پاس کیا ہی بھی ایٹان ہے  
 خجالت سے بھیہ ابر قطرہ زنان ہے

قطعہ  
 ترا تھہ پڑ جا کر رستم اوپر  
 جہاں میں وہ مشہور کیا پہلوان ہے  
 ۱۱  
 اوٹھا نہیں دسکوس کوئی گردن  
 تو یوں پھینک دیں ایک سنگ گران ہر  
 جہاں جا کر گویا سنگ غلامن  
 کہ جو کوئی اوس راہ نظر نشان ہے  
 یہ افسانہ اوس شخص کا سودیک  
 شامی تر و تھہ میں کرستہ جولان  
 کہیت قلم ہاتھ کے زبیران ہے  
 ادیک کہ جہاں باک لیک فریاد ہے  
 لیک یہ کی تیری کہ تیری ادان ہے  
 ہر اس فریاد کہ تیری ادان ہے  
 ادان کہ تیری ادان ہے  
 قدم ایک یان ال قدم ادان ہے  
 ہر اس فریاد کہ تیری ادان ہے  
 ہر اس فریاد کہ تیری ادان ہے  
 ہر اس فریاد کہ تیری ادان ہے  
 ہر اس فریاد کہ تیری ادان ہے





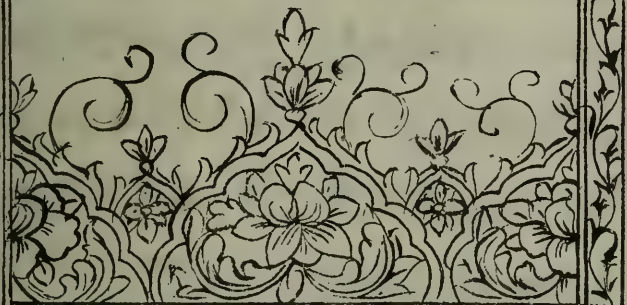
گرد اس لشکر کو گر ہو در بلند  
 جاو در دشمن چون سگ پاسوخته  
 داوری و منصفی سن و لبران  
 رفع بدعت چاہی تو بچہ کیا مجال  
 منع مہو و تو بچہ قدرت ہی کیا  
 بچہ کیا ہی جو کر تہ سو سوال  
 خونیاں ہین خوبیاں سرتا قدم  
 لطف طبع صاحب مجلس کہون  
 نکلی متعل نہایت در نہ شب  
 گر نہ ممدوح علم ظاہری  
 جو کھے تو چاہی وہ لکھ رکھین  
 کرد عاپیر اب خستم سخن  
 زیر دست اسکر ہین گردن کشان  
 درست اسکر جوش زن جیو محیط

بچہ زمین و آسمان مین ہر حجاب  
 وقت گرگ و میش و منہ ز نقاب  
 چوڑ دین عشاق پر کرنا عتاب  
 اٹھ سک جو نمہ جنگ در باب  
 جو گلی سوششی کی او تر شراب  
 کوہ یزدی حلم کا کیا در جواب  
 تب کیا صلح فی سنجو اتخاب  
 یا لکھون پاکیزہ اس صحبت کا داب  
 چاندنی کی جانی بچتی ماہتاب  
 پر نہین ہوتی ہر سیرہ را صواب  
 حرف ہر یک تیری منہ کا ہر کتاب  
 تو کھے جو کچھ کر ہی حق مستجاب  
 اتا قیامت وہ رہی مالک رقاب  
 خاک بر سر مدعی جیو سرباب

قصائد تمام شد

قطعه

کس رات نظری در چشمم  
آنگه زان شب است باده  
آیا تو سحر ده کنی دم  
هو تو تون به م سحر کنی  
اب کوفت به م سحر کنی  
جو در دو عالم تخلص کنی  
جست نین که به جز غزل کنی  
کل میر و نفق بین می قطعه زمین



بسم الله الرحمن الرحيم

خورشیدین بھلی دس ہی کا زہ طور تھا	تھا مستعار حسن سراو کی جو نور تھا
پیدا ہر ایک نامی سر شور شور تھا	ہنگامہ گرم کن جو دل نا صبور تھا
معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھلی ر	پونچا جو آپ کو تو میں پونچا خدا تین
یک شعلہ برق خرمن صد کوہ طور تھا	آتش بلند لگی نہ تھی ورنہ اے کلیم
کیا شمع کیا تپک ہر اک جیضور تھا	مجلس میں رات ایک تری پونچو پونچو
اوس زندگی بھی رات گذر گئی جو نور تھا	منعم کی پاس قائم و سنجاب تھا تو کیا
اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا	ہم خاکمین ملو تو ملی لیکن اے سپہر

کس رات نظری در چشمم  
آنگه زان شب است باده  
آیا تو سحر ده کنی دم  
هو تو تون به م سحر کنی  
اب کوفت به م سحر کنی  
جو در دو عالم تخلص کنی  
جست نین که به جز غزل کنی  
کل میر و نفق بین می قطعه زمین

کس رات نظری در چشمم  
آنگه زان شب است باده  
آیا تو سحر ده کنی دم  
هو تو تون به م سحر کنی  
اب کوفت به م سحر کنی  
جو در دو عالم تخلص کنی  
جست نین که به جز غزل کنی  
کل میر و نفق بین می قطعه زمین



[illegible]









سینه نام ف...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...

ہر ہر خضر کو یان کتھو ہین گمراہ سنا گاہ تو نے نہ سنا حال مرا گاہ سنا	نامید ہو کر رہ عشق میں سو نہی تو کہیں کوئی ان طوروں کو گزری ہو تو غم میں تر
---	--

خواب غفلت میں ہین تین سبب عبت جا گامیر بے خبر دیکھا اونہیں میں جنہیں آگاہ سنا
--

جب جنوں سر میں تو تسل تھا بستر تھا چین میں جون میل یک نگہ کو دفانہ کی گویا اون فیہ چان کر چین را شہر میں جو نظر پڑا او سکا اتیو د کو نہ تاب ہو نہ قرار جا بھسدا دم زلف میں آنخ یوں گئے تھ کی خم ہو کر صبر	اپنی زنجیر باہی کا غل تھا نالہ سر مایہ تو کل تھا موسم گل صفیر میل تھا منہ ٹکنا او ہر تجاہل تھا کشتہ نازیات فافل تھا یاد ایام جب تحمل تھا دل نہایت ہی بوتامل تھا عمر ایک رہر دوسری تھا
--	--

خوب دریافت جو کیا ہمنے وقت خوش میر نکلت گل تھا
---

آگر جمال یار کو مسزور ہو گیا گل لک چین میں دیدہ بے نور ہو گیا
--

سبب نام ف...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...  
 سبب نام ف...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...

سبب نام ف...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...  
 دیکھا یہ نہ...  
 ہونے کو...

[illegible]



سو دلی ہو تو رکھے بازار عشق میں غم کا کون سا کمان کا پیری  
 سر مفت بخت میں یہ کچھ چن کر عشق میں غم کا کون سا کمان کا پیری  
 سولگالی ایک چشمک اتنا سلوک تو ہے  
 ادب باش فانی بنگلہ اس خوش چشم بانی کا

آخر کو مر گئے ہیں اوسکی ہی جستجو میں لگتی نہیں دلوں میں سب طیب حیران کھینچ اوسکو منہ کو جی میں ڈرا یہاں تو ہوتا تھا مجلس آرا گر غیر کا تجھے تو	جی کو تین بھی کھویا لیکن دوسرے نہ پایا اک لوگ میں پھنسا یا جی کو کھان گیا بار و دہ شوخ اپنی خاطر میں کچھ نہ لایا مانند شمع محبو کا ہر کو تین جلایا
---	---

تھی یہ کہاں کی یاری آئینہ رو کہ تو نو دیکھا جو میر کو تو بے ہیچ منہ نہ لایا	
--	--

شکوہ کردن میں کیتک اوس پر ہر نہانکا گر لو پر رنگ آیا قید قفس سے شایدا و جہاڑ و ٹوکرا ہی آتا ہر صبح ہوتے دی آگ رنگ گل فوطان و صبا چنگو ہر صبح میر و سر پر اک حادثہ نیا ہر	القصر رفتہ رفتہ دشمن ہو جانکا خون ہو گیا جگر میں اب داغ گلستا جبار و بکش مگر خور شیدا و کوانکا یان ہم جو قفس میں سن حال آشیانکا پیوند ہو زمین کا شیوہ اس سماںکا
--	---

ان صید افکنوں کا کیا ہوشکار کوئی تب تو مجھ کو کیا تھا تیر دن سے صید اپنا خزاں کہ جسکا اکثر ہو میں تر رہی ہر	ہوتا نہیں ہر آخر کام انکا ہتی نکا اب کر تو میں نشانہ ہر میر سے استخوانکا وہ قصد کب کر رہی اس صید نانو کا
---	--

قطع  
 ہوتا نہیں ہر آخر کام انکا ہتی نکا  
 اب کر تو میں نشانہ ہر میر سے استخوانکا  
 وہ قصد کب کر رہی اس صید نانو کا

بار و دہ لایا بی تو یونہی گداری  
 کیا نہ ہر صفر ان یاران شادمان کا  
 قطع  
 قید قفس میں بی تو حضرت عزت کی  
 گلشن میں تھے تو جو نصب تھا درخت غار کا  
 پوچھو تو میر سے کیا کوئی نظر ہے  
 جہاڑ و ٹوکرا ہی آتا ہر صبح ہوتے  
 دی آگ رنگ گل فوطان و صبا چنگو  
 ہر صبح میر و سر پر اک حادثہ نیا ہر

سیر کو قابل بردل صد پاره اوں چرخ کا  
 سب کھلا باغ جهان لا حیران و خفا  
 بود خون سرجی رو کا جاتا ہوا ہوا  
 کیونکہ نقاشی ازل تو نقش ابرو کا کیا  
 رگہ زریل حوادث کا ہر لب بنیاد دہ  
 بس طبعی و تھم جامہ ہر بالین دست کو  
 ناکہ کش ہین عہدیر ہین بھی تیر کو پر ہم  
 جو تیر کو چین آیا بھر ہین کار اوں  
 خون سرجی میر کو ہوئی بکرم خوشی تھو تو  
 سخت دل سو جو جڑی چو نوکی گونہ تیر  
 گو جڑیوں کو بنادینگو کہین ہم کو نوا

جس کو ہر گھر سرجی میں ہو پیوست چاک تیر کا  
 جس کو دل سمجھو تھم سونچو تھم تصویق کا  
 ہو گیا ہر چاک دل شاید کسو د لگیں کا  
 کام ہر اک تیر کو تھم پر کھینچنا تھم کا  
 اس خرابی میں نکرنا قصد تم تعمیر کا  
 کام جان آخر ہر اب فائدہ تیر کا  
 تھم تھم گتہ ہمارا حلقہ ہر پنجب کا  
 نقشہ خون میں تو ہوں شاخ رنگی کا  
 سفت میں جاتا رہا جی ایک بڑھیک کا  
 فائدہ کچھ کچھ اس آہ تو تیر کا  
 عیب ہر ہم میں جو چوڑی ہر تیر کا

کسطح سوامی یارو کہ میہ عاشق نہیں  
 رنگ اوڑ جاتا ہو ٹک چھرا تو دیکھو میر کا  
 آ یا شب فراق تھی یار و جنگ تھا  
 کوچہ جگر کو زخم کا شاید کہ تنگ تھا

شب درو و منس عرصہ سرجی تنگ تھا  
 کثرت میں دو تھم کہ نہ نکلی کوئی طیش

شب درو و منس عرصہ سرجی تنگ تھا  
 کثرت میں دو تھم کہ نہ نکلی کوئی طیش

جانے گا بعد رست بیل و دان کا  
 رستے تھے رست بیل و دان کا  
 صحن چمن نمونہ بوم الحساب  
 صحن چمن نمونہ بوم الحساب  
 جگہ رکھو کہ نہ عالم بھی  
 جگہ رکھو کہ نہ عالم بھی  
 جسم بے سو جی کہ نہ خود  
 جسم بے سو جی کہ نہ خود

کیا طرح آستان گاہ گئے ناہ شستا  
 یا تو بیگنے ہی رہے ہو چہ ناہ شستا  
 یا بال صبر ہر ناہی نہوا دی عذیب  
 سب زہد بیگانہ بھی تھا اس میں کاشت  
 کون کھم کھ فونی کی بریشاں زلف ہر  
 آتی ہر آنکھو میں میر کا صبح در ہر شستا

قطعہ  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 قطعہ  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا  
 بلبلین پیہ زمین کئی غنیمت ہوتا کا







در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه

سیکڑوں طرحیں نکالیں کہ آنکی لیکر گر کوئی پیر مغان مجھ کو کر تو دیکھو پھر کاش تیرے غم سے بدون کو بلا دین شہین جو سنا ہیشا اس میں ازمین تھا خبر باندہ مست رہے کاتار اسی قاتل حتم شیخ مست کر ذکر بر ساعت قیامت کہ ہو شہر میں کس منہ ہو کر ستار کہ شوخ	عذری جا ہی چلا اوسکی دل و خواہ کا میکہ ساری کا سارا ہو صرف اللہ کا ظلم ہواک خلق پر آشوب اوفکی آہ کا شوق ہی باقی رہا ہکودل آگاہ کا اس پایا جا ہو سر شہتہ جیکی چاہ کا عرصہ محشر نمونہ اوسکی بازی گاہ کا جھائیون سی بہر رہا ہو سارا جہر ماہ کا
--	---

سر فرولائی نہیں جہت مری ہر ایک پاس  
 ہوں گدا کی آستان میں میرے حضرت شاہ کا

اسی کی گلی اک شہر اسلام نہیں رکھتا آزار دہی انہی کا نون کو تئیں اچھو گل ناکامی حدت خوش گنتی نہیں نہ ہوشک تو بہتر ہو وہ ہاتھ بہان ہیں بن اوسکی ہم آغوشی بتیاب نہیں ہے میں اڑتی تری و غلط مسجدی نہیں داتا	جس کو چہین بہت صد نام نہیں رکھتا آغاز مری غم کا انجام نہیں رکھتا اب جی سو گز جانا کچھ کام نہیں رکھتا مانند نے زکس جو جام نہیں رکھتا مدت سے بغل میں دل آرام نہیں رکھتا پر کیا کروں ساتھ انہی جو جام نہیں رکھتا
--	--

اکیسواں باب  
 در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه  
 و در این عالم که همه را در غم و اندوه

۲۳  
 دلدار اپنا تھا سودا آزار ہو گیا  
 آفتون پھر لکھی پھر دہشت یار ہو گیا  
 کہ اندون میں غم بہت یار ہو گیا  
 کب اور دوس کو بہت یار ہو گیا  
 ناکارہ جو دم میں تو گھسلا ہو گیا  
 تیرا جو دوس میں تو گھسلا ہو گیا  
 کب اور دوس کو بہت یار ہو گیا  
 ناکارہ جو دم میں تو گھسلا ہو گیا  
 تیرا جو دوس میں تو گھسلا ہو گیا





[illegible]

<p>تلوار مارا تو تمہیں کھیل بڑو کے          بدنام و خوار زار و نزار و شکستہ حال          ظالم زمین سی لاشتا و اسٹھاکر جیل          اس تاج شہ نہ سر کو فرو لاؤں تیر یار</p>	<p>جا تا رہے نہ جان کسو بگیناہ کا          احوال کچھ نہ پوچھیے اس رو سیاہ کا          ہو گا کمین میں تکسودا و خواہ کا          ہو مقصد فقیر مند کی کلاہ کا</p>
--	--

بیار تو نهو و ای حبیب تلک که میسر  
سو فی ندیگا شورتری آه آه کا

<p>             دل سے شوق نہ مکو نہ گیا              ہر قدم پر پڑھی اس کی منزل یک              سب گئی ہو شر و صبر و تاب و جان              دل میں کتنے مسودے مرتھے و         </p>	<p>             جہاں کتا کتا کہو نہ گیا              سر سے سودا و جستجو نہ گیا              لیکن اور داغ دل سے تو نہ گیا              ایک پیش اور سکے رو برو نہ گیا         </p>
---	--

سجہ گردان ہر میر ہم تو رہے  
دست کوتاہ تا سب نہ گیا

گل و بیل بهارین کھیا	ایک تنجو ہزارین کھیا
جل گیا دل سفید بین کھیا	بیچہ تو کچھ تنظارین کھیا
آبل کا بھی ہوتا دامن کھیا	تر و کو حیر کے خارین کھیا

三

چون نامه تو را نشون دادم و فراق  
بمع خایه افتاد که کوه زنگار  
اس زمین بین من و تمام دوازم  
نماند کای جوی سیدی و جوان  
ایک می ایک عدد و تکیه از بهر  
اشک ز قطره خون لب چو باران

۲۵

کیا دون سفر رفتن میں غمگین ہو کر  
 دھوکے بھی تو سب سے غمگین ہو کر  
 دیکھتے گا کہ ہوں غمگین ہو کر  
 آئی جو شکست آئی غمگین ہو کر  
 رو دے دل مارا دے غمگین ہو کر  
 دشمنوں کو کیڑا بنائے غمگین ہو کر  
 ملک سے غمگین ہو کر غمگین ہو کر

لگو ہو خون بہت کرنی بگینا ہوں کا فلک حریف ہوا تھا ہماری آہوں کا لباس فقر جو دن فخر بادشاہوں کا تہجی کو آ کر دلا جیلا ایسی آہوں کا تو حرف کن کن کیا گوش داد آہوں کا جو زور کچر چر ہم عجز دست لگا ہوں کا کہ پوچ بانی سچی کام ان جلاہوں کا شمار ہی نہیں کچر مرے گناہوں کا	رخیال تنک ہم بھی رسیا ہوں کا نہیں ستاروں کو سوزنے کے نہیں تمام کلی میں اسکو پتھر کیڑوں پر مرگ جا تمام زلف کو کوچر میں مار چ او سکے اس جو خوبی سولا کر تجھے قیامت میں تمام عمر میں خاک زیر پا او سکے کہاں سرتہ کرین پیدا زنا ظمان حال حساب کا بیکار روز شمار میں مجھے
---	---

کیا دون سفر رفتن میں غمگین ہو کر  
 دھوکے بھی تو سب سے غمگین ہو کر  
 دیکھتے گا کہ ہوں غمگین ہو کر  
 آئی جو شکست آئی غمگین ہو کر  
 رو دے دل مارا دے غمگین ہو کر  
 دشمنوں کو کیڑا بنائے غمگین ہو کر  
 ملک سے غمگین ہو کر غمگین ہو کر

تری جو آنکھیں ہیں تلوار کی تکی بھی دہر  
 فریب خوردہ ہو تو میری کن لگا ہوں کا

اس کو کبک بھر بحال بھی آیا نجا ٹیگا سر سہاری تیغ کا سایہ نجا ٹیگا جاو نیو ایسی کھج بھی پایا نجا ٹیگا تو صبح تک تو ہاتھ لگایا نجا ٹیگا دیوان حشر میں اسو لایا نجا ٹیگا	اس کا خرام دیکھ کر جانیہ جائیگا ہم کت گان عشق میں ابرو چشم یار ہم دیوان لاف قبا میں بزرگ عمر پھوڑا ساری رات جو کپتا بیکار اپنی شخصیت ناز سوس ہاتھ اٹھا کھیر
---	---

کیا دون سفر رفتن میں غمگین ہو کر  
 دھوکے بھی تو سب سے غمگین ہو کر  
 دیکھتے گا کہ ہوں غمگین ہو کر  
 آئی جو شکست آئی غمگین ہو کر  
 رو دے دل مارا دے غمگین ہو کر  
 دشمنوں کو کیڑا بنائے غمگین ہو کر  
 ملک سے غمگین ہو کر غمگین ہو کر

کیا دون سفر رفتن میں غمگین ہو کر  
 دھوکے بھی تو سب سے غمگین ہو کر  
 دیکھتے گا کہ ہوں غمگین ہو کر  
 آئی جو شکست آئی غمگین ہو کر  
 رو دے دل مارا دے غمگین ہو کر  
 دشمنوں کو کیڑا بنائے غمگین ہو کر  
 ملک سے غمگین ہو کر غمگین ہو کر





دشتی بهیسه کی زمانه سب از در پیوسته  
 که جفت کار بته سب از در پیوسته  
 به تو هم کار بته سب از در پیوسته  
 یان دی بهیسه سب از در پیوسته  
 ایک ناولک سب از در پیوسته  
 طائر سب از در پیوسته  
 مسد رگ بان کوناب دس باهم  
 تر اس زلفون کا ایک نار یک

سویخ و سینه بین هرک شخص کو جسمو	کس ل کو ترا تیر گمبه پارتیپا یا
مربوط این تجسمو بھی بھی ناکس نامل	اس باغ میں ہنر گل جبار نیپا یا
دم بعد جنون مجہرین نہ محسوس تھا لیخو	جامو میں مریارون لڑاک تار نیپا یا
آئینہ بھی حیرت و محبت کو ہو کر ہم	پرسیر ہوا دس شخص کا دیدار نیپا یا

وہ کینچ شمشیر ستم رہ گیا جو مہر  
 خون ریزی کا یان کوئی سزاوار نیپا یا

کیا مر کر آنے پہ تو اس بیت مغرور گیا	کبھی اس راہ سے نکلا تو تجھ کو گور گیا
لیگیا صبح کو نزدیک تجھ کو خواب اسو داو	آکھلے دوست وقت کھلی قافلہ جبر گیا
گور تو نالو سنہین اوٹھو تو لڑا گھر ہی	جی گیا پر نہ ہمارا سر پر شور گیا
چشم خون بستہ سو کل رات لمبو جھجکا	ہنہ جانا تھا کہ بس بقیہ ناسور گیا
ناتوان ہم ہیں کہ ہینا ک گلی کر اسکے	اتو بیطامتی سود کا بھی مقدر گیا
لے کمین ہنہ پہ نقاب اپنولا کو غیرت	شمع کو چہرہ خشان سے تو اب نور گیا

نالہ میر نہین رات سے سنتو ہم لوگ  
 کیا تری کو جو سراوی شیخ وہ رنجور گیا

خواہ مجھ سے رگ گیا اب خواہ مجھ سے مل گیا	کیا کون کو ہنشین میں تجھ سے حاصل گیا
--	--------------------------------------

۲۸  
 آن کینچ شمشیر ستم رہ گیا جو مہر  
 خون ریزی کا یان کوئی سزاوار نیپا یا  
 دشتی بهیسه کی زمانه سب از در پیوسته  
 کہ جفت کار بته سب از در پیوسته  
 به تو هم کار بته سب از در پیوسته  
 یان دی بهیسه سب از در پیوسته  
 ایک ناولک سب از در پیوسته  
 طائر سب از در پیوسته  
 مسد رگ بان کوناب دس باهم  
 تر اس زلفون کا ایک نار یک

خواہ مجھ سے رگ گیا اب خواہ مجھ سے مل گیا  
 کیا کون کو ہنشین میں تجھ سے حاصل گیا



اکر اول بار اقبال تم ادراک  
 محراب یون کران کہ بار اولی  
 تجا بن شرا بیک تو سب در کرم  
 ساقی بجز کرم تو زمین جام کرم  
 کرم خراب و کرمی نہ پہنچا پہنچا  
 شربت کرم تو سوره بیضی ہو

غنم خراب کی کیا تیری چشم  
 تھا کوں یون چس تو نصیب ایکدم  
 کرم وار کے کوں تو نہیں کرم  
 سیدہ کے کرم پر کرم ہو

درون گھر کر کے کہیں فریادیں نہ کریں  
 باہم ہو اگرین ہیں دن رات نیچر اوپر  
 ان صحبتوں میں آخر جانیں ہی جاتی ہیں  
 ہر چیز ناتوان ہیں پر گیا جو جی میں  
 منہ دہو تو وقت اور کرا کر دکھائی دے کر  
 اب شہر ہر طرف سے میدان ہو گیا ہے

دل تفنگی کی مانی جبران میں سر کیا دون  
حیاتی تو میری سیر جگر ہوئی ہوتا با

<p>         و کھ اب فراق کا ہمسو سہا نہیں جاتا          ہوئی ہر اتنی تری عکس لاف کی حران          نہیں گذرتی گھڑی کوئی مجھ پر ایچہ          ستم کچھ آج گلی میں تر و نہیں مجھ پر       </p>	<p>         پھر اس پہ ظلم یہ ہر کچ کسا نہیں جاتا          کہ معج سحر و مطلق بہا نہیں جاتا          کہ جس میں غم سوز و رنجی ڈھبہا نہیں جاتا          کب آ کر خون میں میں یا نہا نہیں جاتا       </p>
--	---

خواب چھو گیا اضطراب دل نو میسر  
کہ ٹلک بھی اوس کنی اوس بن رہا نہیں چاہی

سبحی نغمہ میر ہم کہ یہ ناسور کم ہوا  
پھر اندنوں میں دیدہ خونبار غم ہوا

پس چنانچه  
قطعه  
از فیض و سرسلیمان کی ایک روز  
کوچ پادشاه کی خدمت میں  
کاروانی خان قدم برداشتہ  
پادشاه کا مور کی خاک قدم برداشتہ  
۲۹  
کلیات

افسوس کی بجائے چشم تھی و نہی سلطان  
بار علاقہ سے تو عیبت پشت خم ہوا  
ایل جہان بین سارو زری جھوٹی تنک  
یو چھینے بھی نہ بات جہان تو عدم  
کی کیا عزت و دوست کریم خا  
مزدان یہاں کہہ گا کہو کو بھی  
نہی اب کہہ گا کہو کو بھی  
نوس کی تانی کا

[illegible]

پس ناموس چیست خاک  
بے ستون سا تو نه در خاک  
خاک نلک کو چھو در خاک  
جستجو کی پہ دل گمشده پیا پیانہ گی  
تیش تر خدائی میں یکایک اوس میں  
ن جلا یوں کہ تیل جی بھی جلا پیانہ گیا  
نہ تو اس کا شیب یاد دلایا خدا و  
پھر وہ تاج مری کی پہلایانہ گی  
نہ شمشیر ستم تو بن گیا

[illegible]

مواظبت و محبت و عین پر نقش میرا بار بار  
جنو نمینا کی محبت و انجود کا غم ہی چہ  
بشر تو وہ کہ کلام حب سزاوار کار  
کھنڈہ آنکھو نمین آریا و شمع خواب  
شراب عیش و سیر ہوئی جسم و شب

و ده دل که جگر خدائی بین اختیار را  
و ده دل که حبس سه همیشه مجزگار را  
و ده در و ناک علی لرغم بقرار را  
بزارون حسن ترین تهیدین چشمو مار را  
را با جو سینه سوزان بین و اغدار را  
که او شش قطره خون بھی نه یادگار را

تبان کو عشق نور و اختیار کڑوا  
وہ دل کہ شام و صبح بے پناہ تھا  
شام عمر گئی اوس پہ ہاتھ کہتے ہیں  
ستمین غم میں ہر انجام اور کا کیا  
بھاتا خون ہوا آنکھوں کی راہ نہ نکلا  
سوا و سکھ ہنس فراموش کاروان گھر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



احوال کی بجائی تم کو منظور ہے ہمارا  
 کیا کیجے کہ دل بھی مجھ پر رکھو  
 ہنر سے زیادہ منظور ہے ہمارا  
 سحر کے غیب میں دور سے ہمارا  
 جلاسنے جام میں بچہ بن لو  
 غالب میں نوئی کو

آج تہ تی نہیں خاموشی کی زبان کہہ سکتا  
حرف کا طول بھی جو میر گھنایا نہ گیا

گل میں کسی سحر جو بولائی تو آیا نہ گیا  
 آہ جو نکلے مر و منتہ تو افلاک کو پائیں  
 گل لڑ کر چہ کیا بنیں رہ پر اوس بن  
 سر نشین وہ بیخمانہ ہوں میں کیا جانوں  
 حیف دی حکمرانہ اس وقت میں نہ چاہوں  
 خطر راہ محبت کہیں جو حرف نہ  
 خوف آشوب سحر غوغا قیامت کیو

ہو کہ بن دوش ہوا باغ سحر لایا نہ گیا  
 انکی آشوب کو عہدی سحر بر آیا نہ گیا  
 جی جڑ چٹا تو کسی طرح لگایا نہ گیا  
 رسم مسجد کے تئیں شیخ کر آیا نہ گیا  
 ان کنی حال نثار دن سحر تیا نہ گیا  
 جس سحر اوس طرف لوقاصد ہی چلا گیا  
 خون خواہیدہ عشاق جگا یا نہ گیا

میرت غزریاں کر کھٹے رہنبر کا کر  
زخم دل چاک جگر تھا کہ سلا نہ گیا

<p>             ادھر آکر شکار انگن ہمارا              گریبان وں باکو تہ تو بھیجی              گئے جوں شمع ارج مجلس <sup>خندہ</sup> میز              بلا جس خشم کو کہتی ہیں دم         </p>	<p>             مستی گری گیا ہر تن ہمارا              ہمارے ہاتھ میں اس چہلرا              سبوں پر حال ہر روشن ہمارا              وہ ہر عین بلا مسکن ہمارا         </p>
--	---

که کوئی رفته بسیار گوسفند  
چراغ دیکه تمام ترهای او خفا  
گل دوامین کی تو زنده بودی  
که غمخوار دل که آرزو می  
پس ای وضع که جایکوب  
نه بخت هم که اس قاتل بین نه  
علما و شرفا این قاتل بین نه  
چرا اینجام بین نتیجه بین  
دور سبزه

[illegible]

مگر دیوانہ تھا کل بھی کسو کا  
کسین کیا بال تیرے کھل گئے تھے

ندیکھا میسر آوارہ کو لیکن  
غبار اک ناتوان سا کو بکوثھا

راہ در عشق میں روتا ہر کیا  
 آگے آگے دیکھئے ہوتا ہر کیا  
 قافلے میں صبح کو اک شور ہے  
 یعنی غافل ہم چلے سوتا ہر کیا  
 سبز ہوتی ہر نہین یہ سبزین  
 تخم خواہش دل میں تو ہوتا ہر کیا  
 یہ نشان عشق ہن جاتی نہین  
 دماغ چھاتی کو عبث دھوتا ہر کیا

غیرت یوسف ہے یہ وقت عزیز  
میرا دسکورا ایگان کھوتا ہو گیا

رونائک اک تھاتو غم بیکران سہا  
 پہلو میں اک گرہ سوتہ خاک ساتھ کر  
 آنکھوں فرارِ داری محبت کی خوبی  
 اُئی تھی ایک امید یہ تیری گلی میں ہم

دس دن رہی جہان میں ہم سو یاد  
 شاید کہ مر گئے پہ بھی خاطر میں کچھ یاد  
 آنسو جو آتے آتے رہی تو لمبو ہوا  
 سواہ اسطرح سچ چلو ہو میں نہا

کس کس طرح میری زبان پر عمر کو

[illegible]



از آن خرمی سر سر استان مارا گیا  
 کیمیک تو آنجی نین بمی ادا بنی ایتا  
 یمن بوم و ارمون کیمیک تو آنجی نین بمی ادا بنی ایتا  
 رفرول و نفلک یمن کیمیک تو آنجی نین بمی ادا بنی ایتا  
 تو بوسون یمن کیمیک تو آنجی نین بمی ادا بنی ایتا  
 می جانیکلام ماراک و موم کیمیک تو آنجی نین بمی ادا بنی ایتا





و در روزی که من از آنجا رفتم  
او را دیدم که در آنجا بود  
و من را دید که در آنجا بود  
و من را دید که در آنجا بود

بار ما گور و دل جہک لایا  
 قدر رکھتی تھی متاع دل  
 دل کہ یک قطر خون نہیں بیش  
 سب پہ چہن بار نہ گزانی کی  
 دل عجب اوس گلی مین لی جا کر  
 ابتدا ہی مین مر گئی سب یا  
 ایک شہر وفا بجا لایا  
 ساری عالم مین مین دکھا لایا  
 ایک عالم کی سر بل لایا  
 او سکویہ ناتوان او نہ لایا  
 اور جی خاک مین ملا لایا  
 عشق کی کون انتہا لایا

اب تو جاتی ہیں تیکدی ہی میر  
چھر ملینگے اگر خدا الایا

کیا عجب پل میں اگر ترک ہاؤ سی جا  
انعتی پکون کی گری پتی پتی کون  
جلوہ مادہ ابر تنک بھول گیا  
لو لگت ہی شپنی جو پک نارون ہون  
اوٹھ گیا ایک تو اک مرنی کو ابھی  
کار اسلام ہی مشکل تری خلل

چارہ عشقِ بزمِ گنہیں کہ اسی میر

[illegible]







کے بارے میں اس دیکھی ہو  
 کچھ نہیں اس کا تھا یہ سارا  
 میرے ہاتھ لگا تھا یہ سارا  
 میرے ہاتھ لگا تھا یہ سارا



دشمن نکرورت سوسو سامنی ہوگا	تلوار کو لڑی کو مرے کیجو حوالا
ناموس مجھی لطیفیت کی ہو ورنہ	رستم فی مرے تیغ کا حملہ دسنبہالا

دلی ہی مجھی مویدہ پر ختم سے وہ میر	
میر سے ہی نصیبون میں تھائیہ ہر کا پیالا	

چل میں جہان کو دیکھتے میر ہو جو چکا	اک وقت میں یہو میر ہی طوفان و چکا
افسوس میرے مردی براتنا لکھو اب	پچھتا نا یوں ہی ساسے جو ہونا ہا چکا
لگتی نہیں پلک سولک انتظار میں	آئیں اگر ہی ہیں تو بھرنند سو چکا
یک شمشک پیالہ ساتی بہار عمر	جو چکی لگی کہ دوریدہ آخری ہو چکا
ممکن نہیں کہ گل کرے کسی شلفنگی	اس سرزمین میں خم محبت میں ہو چکا
پایانہ دل بجایا ہوا سیل اشک کا	میں خیمہ پتھر سے سمندر بلو چکا

ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہوا سنا	
وہی بام خون میر کو گدھ نہ وہ دلو چکا	

دیر و حرم سو گزری بل ہر گھر ہوا	ختم اس آملی پر سیر و سفر ہوا
پلکوں سحر جی ہو کو کیا چشم داشت ہے	ان پر چھیننے بانٹا باہم جگر ہوا
دنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کہتے	کیا جانتی کہ اس میں بل ہے کدیر کا

ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہوا سنا  
 وہی بام خون میر کو گدھ نہ وہ دلو چکا  
 دیر و حرم سو گزری بل ہر گھر ہوا  
 پلکوں سحر جی ہو کو کیا چشم داشت ہے  
 دنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کہتے  
 کیا جانتی کہ اس میں بل ہے کدیر کا  
 ختم اس آملی پر سیر و سفر ہوا  
 ان پر چھیننے بانٹا باہم جگر ہوا  
 ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہوا سنا  
 وہی بام خون میر کو گدھ نہ وہ دلو چکا

ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہوا سنا  
 وہی بام خون میر کو گدھ نہ وہ دلو چکا  
 دیر و حرم سو گزری بل ہر گھر ہوا  
 پلکوں سحر جی ہو کو کیا چشم داشت ہے  
 دنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کہتے  
 کیا جانتی کہ اس میں بل ہے کدیر کا  
 ختم اس آملی پر سیر و سفر ہوا  
 ان پر چھیننے بانٹا باہم جگر ہوا

ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہوا سنا  
 وہی بام خون میر کو گدھ نہ وہ دلو چکا  
 دیر و حرم سو گزری بل ہر گھر ہوا  
 پلکوں سحر جی ہو کو کیا چشم داشت ہے  
 دنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کہتے  
 کیا جانتی کہ اس میں بل ہے کدیر کا  
 ختم اس آملی پر سیر و سفر ہوا  
 ان پر چھیننے بانٹا باہم جگر ہوا











کدلا نشی میں جو پکڑی کا پیچ او سکی میر  
سمندر ناز یہ ایک در تازیانه ہوا

کیا دن تھی وی کہ یان بھی دل امیدہ تھا	رواشیان کا ترنگ پرین تھا
قاصد جو ان سی آیا تو شتر مندہ میں ہوا	بیچارہ گریہ ناک گریبان درین تھا
اک وقت ہم کو تھما سر گریہ کہ دشت میں	جو خا خشک تھما سو وہ طوفان سیدہ تھا
جس صید کا عشق میں یار و نکاحی گی	مرگ اس شکار گہ کا شکار زمین تھا
مت پوچھ کہ سطح سی کٹی رات سحر کی	ہر نالہ میری جان کو تیغ کشید تھا
حاصل نیوچہ گلشن مشد کا بو انوس	یہ ماں بیل ہر اک درخت کا حلق پر تھا

دل بھرا گر یہ خون تھما رات میر  
آیا نظر تو بسمل در خون طہید تھا

کثرت داغ سی دل شک گلستان نہوا	میرا دلخواہ جو کچھ تھا وہ کہو بیان نہوا
جی تو ایسے کہے صدقے کیے ترجمہ پر لکین	حیف یہ ہو کہ تنک تو بھی چھپیمان نہوا
آدین کب کی کہ سر مایہ و درج نہوے	کون سا اشک مرا منہج طوفان نہوا

قطعہ

گو تو جبر سے زمانہ کی جہان میں محکوم	جاہ و ثروت کا میدہ سر سامان نہوا
--------------------------------------	----------------------------------

کدلا نشی میں جو پکڑی کا پیچ او سکی میر  
سمندر ناز یہ ایک در تازیانه ہوا  
کیا دن تھی وی کہ یان بھی دل امیدہ تھا  
رواشیان کا ترنگ پرین تھا  
قاصد جو ان سی آیا تو شتر مندہ میں ہوا  
بیچارہ گریہ ناک گریبان درین تھا  
اک وقت ہم کو تھما سر گریہ کہ دشت میں  
جو خا خشک تھما سو وہ طوفان سیدہ تھا  
جس صید کا عشق میں یار و نکاحی گی  
مرگ اس شکار گہ کا شکار زمین تھا  
مت پوچھ کہ سطح سی کٹی رات سحر کی  
ہر نالہ میری جان کو تیغ کشید تھا  
حاصل نیوچہ گلشن مشد کا بو انوس  
یہ ماں بیل ہر اک درخت کا حلق پر تھا  
دل بھرا گر یہ خون تھما رات میر  
آیا نظر تو بسمل در خون طہید تھا  
کثرت داغ سی دل شک گلستان نہوا  
میرا دلخواہ جو کچھ تھا وہ کہو بیان نہوا  
جی تو ایسے کہے صدقے کیے ترجمہ پر لکین  
حیف یہ ہو کہ تنک تو بھی چھپیمان نہوا  
آدین کب کی کہ سر مایہ و درج نہوے  
کون سا اشک مرا منہج طوفان نہوا  
قطعہ  
گو تو جبر سے زمانہ کی جہان میں محکوم  
جاہ و ثروت کا میدہ سر سامان نہوا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کرمی بیامی معانی می شود کرمی می شود  
کرمی می شود کرمی می شود کرمی می شود  
کرمی می شود کرمی می شود کرمی می شود  
کرمی می شود کرمی می شود کرمی می شود





[illegible]





[illegible]

سب گویوش و مهر و تاب تو ان  
دل سواک دلخ پی جدا نهوا  
غلام و جود جفاستم بیداد  
عشق میں تیر کر ہمہ کیا نهوا  
هم تو ناکام ہی جهانین رست  
یا ان کہوا پناه عا نهوا

میں سے افسوس وہ کہ جو کوئی اوس کے دروازے کا گدانا ہوا	پوچھو کہ یہ کیا ہے یہ کیا ہے یہ کیا ہے
--	---

<p>یار عجب طبع نگه کر گیس          تنگ قبائی کا سمان یار کی          جانانہ اس بزم سحر یا تو کیا</p>	<p>دیکھنا وہ دل میں جگہ کر گیا          پیرہن غنیمہ کو تہ کر گیا          کوئی گھڑی گو کہ تو زکیر گیا</p>
--	---

دعوت خدا و خال مین خوانان کر میسر نامہ احسان سیر کر گیہ	دعوت بخشنی فی پرتی حلال عینہ نہیں بیکو م
--	---

<p>آہ محسوس فرسوزش دل کو شاد          سبھی نہ باد صبح کو اگر اوٹھا دیا          پوشیدہ راز عشق چلا جاوے تاسو          اس سوچ خبر دہرین ہو قصا فرآہ          تنہی آگ او سکی تیغ کو ہو عو عشق فر</p>	<p>اس باد تو ہمیں تو دیا سا بجا دیا          اوس قدس زمانہ کو ناحق جگا دیا          بڑا طاقی فردل کی دہ پردہ اٹھا دیا          پانی کی نیل کی طح سحر شاد دیا          دونوں کو سر کو میں گلہ سولا دیا</p>	<p>یہ تاشا دیکھا دیا          روایف بائی موحده          رکنامہ موحده          سوجا تین دیکھا دیا          دت ہو دیا</p>
--	---	---

روئی از چرخ شمع بر آینه رخسار  
عجسین بین این سحر و دل کی  
کس لکاز تار تارده تمیم نگاه او  
دل کی که درون باقی یک شمع  
درو کی از کسودن عین انوار  
دیکین بین راه کسی یار  
اوس انقباب رو کو به روزگار  
که آیتو به جلال هر شب





باغ کو گلزار دانان درخت شکو  
 چرخ کارزار و کان خون فشان  
 چرخ کارزار و کان خون فشان  
 چرخ کارزار و کان خون فشان

آؤ گنسان سے باد مصر کے	یہ گئے تابلکے یعقوب
بن عصا شیخ یک قدم ز رکھے	راہ چلتا سنین یہ خربے چوب
اس لیے عشق میں نے چھوڑا تھا	تو بھی کہنے لگا برا کیا خوب
پی ہوئے تو سوپا ہوں میں	مختسب آنکھوں پر ہر کچہ آشوب

میر شاعر بھی زور کوئی تھا	دیکھتے ہوئے بات کا اسلوب
---------------------------	--------------------------

**روایت**

روزانہ ملون یار سحر یا شب ملاقات	کیا فکر کروں میں کہ سوڑ ہیے ملاقات
نوبخت کی یاری ہونے کے جذب ہو کامل	وہ آگہی ملو تو ملو پھر جب ہو ملاقات
دوری میں کروں نالہ و فریاد کہان	کیا رتو اس شیخ سحر یا شب ملاقات
جاتی ہو غشی بھی کہ بولی میں بخود بھی	کچھ لطف اوٹھو بارو اگر اب ہو ملاقات

دشت ہو بہت میر کو مل آئی چلکر	کیا جانو پھر یار ہو گئے کب ہو ملاقات
-------------------------------	--------------------------------------

سب پہ نام نہ پڑتا میر ہو جانان سمیت	تیر تو نکلام ہو سننے سے لیکن جان سمیت
تنگ ہو جاو لگاؤ غم فضاں خاک پر	گر بہن ریز میں سونیا دلان سمیت

جانا نہیں بوا تو رات  
 تو پاس ہے بے خبر چہرہ رات  
 رہ گئی ہے بے خبر چہرہ رات  
 کیا دن تھا کہ خون تھا گلہ رات  
 رو اوٹھتے تھے پیچھے دو چہرہ رات  
 دان تم تو بناتے جا رہے رات  
 شادی کی جو آتی کی خبر غفی  
 گدڑی میں ساری پیچہ سر رات  
 کیا سوز جس کے کھون میں ہدم  
 آج بوجھن زبان پل رات  
 صحبت یہ رہی کہ شمع رات  
 شام سے تادیم رات  
 کسلی سے جب آنی چہرہ شب کو چہرہ  
 کسلی نہیں آنی چہرہ شب کو چہرہ

۵۱

ان دھل کا یون لگا سکے  
 کالی ہے جدائی کی لگا رات  
 کالی ہے جدائی کی لگا رات  
 کالی ہے جدائی کی لگا رات







[illegible]





ادب و رای و حکم

جس پر دیکھنا نہ عالم ایجاد  
 زندگانی کی کچھ بھی ہے بنیاد  
 کس خراب زمین ہم ہوسے آباد  
 نہ سنو گے یہ نالہ و فریاد  
 خاک کس دل جلے کی دی برباد  
 غرض آتا ہے پھر خدا ہی یاد  
 نالے ایندھن کی سی فریاد  
 باغ ہے گھر تر اتوار و صیاد  
 اپنی قید حیات سے آزاد  
 جاننا سو جائے او کی ہر مقدار  
 یوں ہی تصنیع کہنیے ہو ہزار

موند آنگھین سفر عدم کا کر  
 فکر تعمیر عین نہ رہے مفہم  
 خاک بھی سر پہ ڈالے کوہین  
 سنتے ہو ملک سنو کہ پھر مجھ بعد  
 لگتی ہے کچھ سوچ سی تو سیم  
 بہو لاجا ہر غم تب ان میں جی  
 ترے قید قفس کا کیا شکوہ  
 ہر طرف ہیں اسیر ہم آواز  
 ہما کو نہ پایا ہے کہ کب ہو کہیں  
 ایسا وہ شوق ہے او شقی صبح  
 نہیں صورت پذیر نقش او کہ

[illegible]

09

三

[illegible]

چاہیہنا تو مرے تئیں امداد  
وہ جلاتا پھرے چراغ مراد  
تو ہی مجھ دل جلے کو کرا رہا شد

خوب ہر خاک سے بزرگوں کی  
نامراد ہوئی جو جسم پر وانہ  
پر مروت کمان کی جو احمق

[illegible]



بهایک طوف گردن  
 زخاموشی گزنی  
 ده شک به آید  
 نجی جوده بین  
 تیاراسر ابا لین  
 اریاس ادا  
 لایه جانش چون  
 به یک جانون  
 دل بیتاب  
 هر دو





جی تو غارت پائے کی جی  
نہیں روزہ ناز چہ در کار  
قطعہ

جی تو غارت پائے کی جی  
نہیں روزہ ناز چہ در کار  
قطعہ

جی تو غارت پائے کی جی  
نہیں روزہ ناز چہ در کار  
قطعہ

بر سحر لک جلی تو بہ تو نیم	اگر سیہ ست نازک ہستیار
شاخ شائے ہزار نکلیں	جو گیا او سکی زلف کا اک تار

قطعہ

واجب قتل اس قدر تو ہوں	کہ مجھے دیکھ کر کے ہر پکار
یہ تو آیا نہ سامنے میرے	لاؤ میری میان سپر تو وار

قطعہ

آزبارت کو قبر عاشق پر	اک طر حکا ہے یان بھی جوش بہار
نکلی ہے میری خاک سوز گس	لینے اب تک ہر حسرت دیدار

قطعہ

میر صاحب زمانہ نازک ہے	دونوں ہاتھوں سے تھامی دستار
سہل سی زندگی پہ کام کرتی ہیں	اپنے اوپر کھینچے دشوار
چارون کا ہے مجملہ یہ سب	سب سے رکیر سلوک ہو ناچار
کوئی ایسا گناہ اور نہیں	یہ کہ کچھ ستم کسی پر یار

قطعہ

و ان جہان خاک کی برابر ہے	قدر نہفت آسمان ظلم شعار
---------------------------	-------------------------

جی تو غارت پائے کی جی  
نہیں روزہ ناز چہ در کار  
قطعہ

۵۹

سبک کر دیدار کی اطمینانی  
گونا گونا گویا کی طرف ہلکے ہر بار  
کہ جب سے ایک ہاتھ سے تھامے  
میں غلی یا تم بار و عامہ سے  
نہایت کو لایا عجب یہ شکر ان  
میں بار اوس در پہ کثرت کو کی ہو  
لگا ہی رہے بار و عامہ نو در بار

جی تو غارت پائے کی جی  
نہیں روزہ ناز چہ در کار  
قطعہ

کچھ بیٹن جاننا زمین ابل دامن کشان گیتا



**قطعه**

بمهر خورشید و کوه پیا ل نه  
در آتش که میخیزد بر تنه زمین  
که از آتش که در آغوش را بجای  
نه به بیار در منور است که نور  
از دست که در آتش که در آتش  
اوس از آتش که در آتش  
چون بین نجاست می آب بود  
نمودند خادری که

کلیں تہ کیلئے خور  
پڑو رہی کیا کبھی اب نہ قاب  
نظم ہے صبح وہ بھی اب نہیں  
گم گئی ہیں ہوتی خواب ہو  
کل رات سو مست خواب میں  
کیا نکرتے اس دور میں کیا

کتاب قطره آب عین  
از ملا محمد حسن زریں ده خون  
۶۱  
تألیف  
شکر خدا که تا صوفی هر چه را

سر مو جی کاشنگ بین سے خواب ہو کر  
 اب تو ملا کر غم قلب سے ہم کوئی دلی  
 ہوا آدھی آدھی ہے جیاب ہو کر  
 خاطر سے ہے جیاب ہو کر  
 دینا ہے جیاب ہو کر

لای کو در کین صفا کونین یار کونین تو  
 ت چون راه دوزخ به تو راه کو در دشت  
 و تو زین جادام کو به تو دشت بین

وینا تاروم فرمودین یارکرمین  
تو من زباجا

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶





بعد مر سزا کوی آرام بنین مام  
دست کوی پست مین بی پادشاهی حال بنور  
بنو جلا خون جگر دونا بنین چاکم  
این زده دکن سزای بی آرام مین  
دل جان بر سرستی بی آرام مین  
شعر کوی در باری گویا بر سوز  
دست بیکسان اس زانین رقی بنور  
قدرت چو گلان را به کساح رخ مین  
۶۴

آری ایچی در آراگونوین اس  
 پو نہیں جاتا کہے دکنے کا غم ہنوز  
 وہ جو عالم اسکے اوپہ تھاسو نظر کو ہوا  
 مبتلا اس بابین میں اس عالم ہنوز  
 روچھت سین مہم  
 آری اس

کسی ملک میں ہماری ہی چشم زبانی  
اور تیرا اور کسی سمٹ

مرگیا میں چہ سرو باقی میں ہمار ہمنوز  
 دل بھی پر زانچن ہر ہوا سحر کیا کیجے  
 بہ گئی عمر ہوئے ابر بہاری گو کو  
 بد نہ لیجا یو پوچھو نہ تھی سحر طیب  
 بار با چل چکی تلوار تری چال پہ شوخ  
 اکیڈن بال فشان ملک ہو تو خوش ہو کر  
 کوئی تو ابلہ بادشت جنون سو گذرا  
 منتظر قتل کو وعدہ کا ہوں انہو سے  
 ارگہ خاک ہو گئی ہی تری کو پیسے سحر

ترہیں سب سر کر لو سر در دیوار ہمنوز  
 جی سجاتی ہی نہیں حسرت دیدار ہمنوز  
 لو بر سار سے ہیں دیدہ خونبار ہمنوز  
 بہ ہوا کوئی بھی اس درد کا بیار ہمنوز  
 تو نہیں چھوڑتا اس طرز کی رفتار ہمنوز  
 ہمیں غم دلکی اسیری میں گرفتار ہمنوز  
 ڈوب باہی مایہ کو ہو میں سر خار ہمنوز  
 جیتا مرنے کو رہا یہ گنہ گار ہمنوز  
 باز آتی منہیں یہ تیر سحر ہوا دار ہمنوز

<p>ایک ہی زخم کی جابجیہ نہ توں کہیں ملک تو انصاف کراہ دشمن جان عاشق</p>		<p>کوئی دیتا ہر سنا دہیسی کو آزار نہ ہو میان سحرنگلی پڑی سحر تری تلوار نہ ہو</p>
---	--	--

میسر کو ضعف میں دیکھ کر کہا کچھ	ہر تاجر کوئی لکڑی قوت گفتار نہ ہو	قطعہ
ابھی اک دم میں بابر جلن ہی جا رہا تھا	درود دل کیوں نہیں کرتا ہر تاجر ملنا نہ ہو	

[illegible]



سفرنامه

[illegible]

موتی سحر  
ان بچوں کو کھجوریں  
کیا جھکڑوں سے بچیں  
جنت کی دروازہ پر تو یہ نورانی  
نورانی بین کے لئے اگر ہو سفید پوش  
قطع

6

۶۵

کے ساتھ کل فروش لگا کر بیرونی پر  
جانتا ہوا نگاہ سے جون موہم بہر  
تاج اوس بیخ دانہ جان سپاہ پوش  
قطر



دل گرفته کو در گذر دور  
 میخیزد خسته بشمار  
 آنی خدا کی یاد کرد دور  
 ای که در دلش خفته  
 جسمش در حسرت  
 کمان گشته کید  
 ای که در دلش خفته  
 جسمش در حسرت  
 کمان گشته کید  
 ای که در دلش خفته  
 جسمش در حسرت  
 کمان گشته کید

عشق کو بیدار میں سودا بیچے تو تومیم  
 اے کوجب وہان پہنچے پھر میں تو بیدار  
 خواب بڑھ کر دیکھ میں بیدار کی طرف  
 کہ خون گرفتہ باری در جلا کی طرف  
 کن کی کیسے بنے چلکا کہ داد دود  
 ملک کان ہی را کہ کرد فریاد کی طرف  
 ہر تار زلف قیمت فردوس سے زرا  
 کرتا ہے کون طرہ شمشاد کی طرف

۶۶  
 شعر

مجھے تو فانی نہ جانی کہ اکب  
 پادار کی چین کو سو صبا کی طرف  
 جب ان کا عشق ہو شہر کی طرف  
 کب یوں ہی کیسے نہیں فریاد کی طرف  
 جو بیوہ سے شہر کی طرف  
 تو فانی نہ جانی کہ کس سے کس  
 کوئی داد دل کو کس کی طرف  
 جہاں کہ سو اس فانی کو کس کی طرف  
 مجھ سے فانی کیسے نہیں فریاد کی طرف  
 جو بیوہ سے شہر کی طرف  
 تو فانی نہ جانی کہ کس سے کس

اہل قیام کی ہستی را بکلیت  
 ہر کسب و کار میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف

شیخ ہر دشن زن رقا ص ہے	کیون نہ اقصا کا چھ اقصا
سال میں بر بہاری شجر کو کی ری بھر	چشم نم دیدہ عشق کی سدا جاری
سب آئینہ نظر کہ تو میں خوباں اختلاط	ہو تو میں لوگ بھی کتو پریشان اختلاط
مٹک آیا ہونین شک تنگ پوشی سحر	اس تن نازک سحر جام کو چسپان اختلاط
غیر جھگو جو کتو میں محظوظا	تجربہ سحر ہی میں رہی تو میں محظوظ
سب پر دشن ہو کہ شمعیں میں آتی سحر	اوس پہو کسی کو بیباک کچھ جاتی سحر
شیخ سچ خوب ہر بہشت کا باغ	جائینگے گروفا کرے گاد باغ
ہم اور تیرے گلے سفر دروغ دروغ	کمان داغ ہمیں اسقدر دروغ دروغ
تم اور اس محبت تمہیں خلاف خلاف	ہم اور الفت خوب دروغ دروغ دروغ
خلط غلط کہ میں تم سے ہم تنگ غافل	تم اور بوجہ ہماری خبر دروغ دروغ
فروغ کچہ نہیں دعوی کو صبح صادق	شب فراق کو کب ہو سحر دروغ دروغ
کسو کو کسو سموت بد گمان ہو میرے تو	
وہ اور اس کو کسو پر نظر دروغ دروغ	

روایف فا	راستی یہ ہو کہ وعدہ میں شہر کی طرف
راستی یہ ہو کہ وعدہ میں شہر کی طرف	راستی یہ ہو کہ وعدہ میں شہر کی طرف

اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف  
 اہل کمال میں کمال کی طرف



این دو را در دستهای من چون از راه نیک  
 یکجا در تو زمین سخن لطیف در نیک  
 به تو بیا بینم آن در تو بینم با تو نیک  
 ای پنهان غلب هرگز در تو نیک  
 چون ناله کس در آن افکارم نیک

خوش آتی سہ سو بی در در بیان  
 آویک ر سب جہت زویدل  
 خوش آتی سہ سو بی در در بیان  
 آویک ر سب جہت زویدل  
 خوش آتی سہ سو بی در در بیان  
 آویک ر سب جہت زویدل

خط تو کی سی ہی دن جو سہ سہ ہمارا	جہا تا نہیں اندر سیر سہ سرکار سے اتیک
نکلا تما کہیں وہ گل نازک شمع بین	سو کو فست نہیں جاتی جو خسار سے تیک

دیکھا تما کہیں ساتھ تری قد کا چین میں	ہین میری آوارہ پریدار سے اتیک
---------------------------------------	-------------------------------

میز گرم کردہ چین منہ پر داز ہر ایک	جسکے لے دام سے تو گوش گل آواز ہر ایک
کچھ ہوا سو رخ قفس لطف سجاد کاو	نوحہ یا نالہ ہر ایک بات کا انداز ہر ایک
نا توانی سو نہیں بل فشانے کا داغ	ورنہ تامل قفس سو مری پرواز ہر ایک
گوش کو ہوش کی ملک کو کوسن شجران	سبکی آواز کر دی مین سخن ساز ہر ایک

جہا جس شکل سے تمثال صفت و سہین درآ	عالم انہی کے مانند در باز ہر ایک
------------------------------------	----------------------------------

بالین پیہر آویکا تو گھر سو حب تلک	گر جادو کا سفر ہی مین نیل سو تب تلک
اتنادن ماورل سو طیش کر کاوشین	یہ جہلہ تمام ہی ہر آج شب تلک
نقاش کیونکہ کہنچ چکا تو شبیر یار	کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک
شب کو نہ اور قصہ مری جان کا داز	انقص اب کہا کروں تجہ سو مین تب تلک
باقی یہ استان ہر اوکل کی رات	گر جان میری میر نہ ابو خچر تب تلک

جی سے جہت کا سہ سہ سہ  
 در چہر سے کا سہ سہ سہ  
 پوچھ پکڑے حل بیٹھ دقت گیا  
 مری رہ میرے شب بہت رویا  
 سہ مری جان اب ہر آواز زویدل

کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک

کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک  
 کہنچو مین ایک ناز ہی او کا مین اتیک





[illegible]





از دیدن تو که ای کاش  
 می بودم در آن روز  
 چون از تو می شنیدم  
 آهسته آهسته  
 مشتاق بارشانی  
 شمع چراغ دل  
 رفته رفته  
 می بینم دل  
 لایقین این  
 از دیدن تو که ای کاش  
 می بودم در آن روز  
 چون از تو می شنیدم  
 آهسته آهسته  
 مشتاق بارشانی  
 شمع چراغ دل  
 رفته رفته  
 می بینم دل  
 لایقین این

۷۲

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

<p>قطعہ</p>	
<p>ہو عاشق و معین او سکتا و میر صاحب</p>	<p>گردن کو انبی موسیٰ باریک تر کرو تم</p>
<p>کیا لطف ہے ورنہ جہدم و بقیہ کینچے</p>	<p>سینہ سپر کرین ہم قطع نظر کرو تم</p>
<p>جہان کا شغل کتہ ہو تیر و کمان سو تم</p>	<p>پر بل چلا کرو ہی کسوختہ جان سو تم</p>
<p>ہم اپنی جا کہ جیب کو سی تہو پائین</p>	<p>سبا ڈو مین بانوں دیکھو کو آؤ کہ کمان سو تم</p>
<p>اب بیکتو ہرین خوب تو دہ بات و زمین</p>	<p>کیا کیا و گرنہ کتہ تھے اپنی زبان سو تم</p>
<p>شکی بھی تم ٹھہرو کہین دیکتو ہرین</p>	<p>چشم و فار کو نہ خسان جہان سو تم</p>
<p>جہاؤ نہ دل سو نظر تن مین ہر جا بھی</p>	<p>پچھتاؤ گرو شو گرو اگر اس مکان سو تم</p>

بیت که منم یزدیون یا رب یزدیون  
 اهل عشق کما فیروز اسرار  
 بیخال زلف و خنجر در دینار  
 چو برین گشته ام جاف و دیوار





اس دوری تو معلوم کروم  
 آدم بی بی برون بی بی  
 سوزی دل کو مفت گلا بین  
 دانیست چنان بر جلا بین  
 اصلاح دل کیا کہ اہل  
 بیٹا دوست بین ہاتھ درم  
 ہزار آئی بین لیاون آئین  
 دریا کہیں اسیر بین  
 دم خستہ رہیہ جاست جا بین  
 دم لعل کہ ہم بی بی  
 ہم لعل کہ ہم بی بی  
 ہم لعل کہ ہم بی بی

روایت نون

ایک مدت سوزہ منہ نہیں	برکلی پیروی کچھ آج نہیں
اب دوا کی کچھ احتیاج نہیں	زرداگریہ ہر تو مجھو بس ہے
مرض عشق کا علاج نہیں	ہنہ اپنی ہی بہت لیکن

شعہ خوبی کو خوب دیکھا میسر	جنس دل کا کہیں رواج نہیں
----------------------------	--------------------------

مجنون کی فحشیں سب خال میں لاؤں	دشت میں ن بلا گردادی چہ اچھوٹوں
اوسکی ستم ظریفی کسے تیریں کہاؤں	ہنسکر کہو بلایا تو برسوں تک رو لایا
نالو کو بلو کر خاطر میں بھی نہ لاؤں	فریادی ہوں تو شکوہ موری دباؤں
مانند روضہ خوان کہ مجلس تہنیں رو	پوچھو نہ دل کو غم کو ایسا ہو دیاران
اموخت خفتہ کبتگ تہر تہنیں جگاؤں	یکدم تو چونک بھی پشور دفغان کو کیر
کتنا میں کہو یا جاؤں بار کہ جگاؤں	از خوش رفتہ ہر دم فکر وصال ہوں
تہ گرد کی نہ بھی تاتس کر تہنیں چہاؤں	عریان تہی کی شوخی دشت میں کیا تہی
قاصد کہید و اب کی جادوگر چلاؤں	اکو خطوں فر میر کو مطلق اثر نہ بخشا
اک قطرہ آب تائیں اس گل کو جلاؤں	دل افشگی فرما رہا کہو کمان مژہ دی

باک رسا کہیں حشر خرام  
 نثار دشتی نہیں کہ جب خوبان  
 سوسنے سے ادھم کے ہلکے ہاتھ  
 اس سر زلف کا خیف لکھتے ہیں  
 ساجد کے سر پر یان لکھتے ہیں  
 ہر دم خستہ رہیہ جاست جا بین  
 دم لعل کہ ہم بی بی  
 ہم لعل کہ ہم بی بی  
 ہم لعل کہ ہم بی بی

اب بہت کھڑے کی تاب بین  
 ایک کمال نقص مردان افراط بین  
 جابا ہے جی چلا جی را افراط بین  
 دوشاخ کیا ہے سنہ مر عشق بین  
 سنہ مر عشق کیا ہے سنہ مر عشق بین  
 سنہ مر عشق کیا ہے سنہ مر عشق بین  
 سنہ مر عشق کیا ہے سنہ مر عشق بین  
 سنہ مر عشق کیا ہے سنہ مر عشق بین  
 سنہ مر عشق کیا ہے سنہ مر عشق بین



بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

قطعه	
عیش خوشی پر شیب میں گویہ کھٹا	لذت جو ہر جوانی کی رنج و تپا میں
دین غم خرم موسم پیری میں تو نہ لو	مرا تا اس سے خوب ہی عمر شباب میں
قطعه	
آنکھ سے جو حضرت میر اس طرح کہیں	میں نے کیا سوال یہ کہی جناب میں
حضرت سہ تو میں ہی قلعہ کو دین پر	فرمان لا کر دکر یہ او کی جواب میں
تو جان لیک تجھ سے بھی آئی جو کل تو جان	
میں آج صرف خاک جہان خواب میں	
بزرگ و زلف یار بزرگ و نو کام پا	واسن ہر منہ پہ اب نہ خط و شام پا
آوارہ ہو جہان میں ہمارا سنا کر	غنا کر طور نیست ہی پی ہمارا پا
وصف دہن ہوا سکر نہ اگر قلم چلے	یعنی کیا ہر خامہ فرمے کلام پا
غالب ہے کہ موسم خط و ان قریب	آفر لگا ہر متصل و کلام پا
مست کہ فریب عجز عزیزان حال کا	پہنایا کہ ہر بین خاکین یادوں فرام پا
کوئی ہوا نہ دست بستر حسن میں	شاید نہیں ہر رسم جواب سلام پا
نا کام رہی کہ تمہیں غم ہو آج میر	نہیں نہ کام ہو گئی میں کل تمام پا

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين







عویان نزد من تاب نه طاقت به جان بزد  
مغفل نه زبیر هم که هم در زمین است  
پو تا در این حال عجب ایک آن بین  
دردن گو که آتش غم زمین تخریبان  
سوزش های آید تو هر اک استخوان میزد

مرحوم

آن نزد و نه پیش کسی باعث حیات  
کج کج که جی گسسته زمین باین  
سینچا کونج که درون امتحان بین  
عالم قاضین بین است صبر صبر  
ملاو از اجاسر میان زمین  
کسل که کان بین

[illegible]



[illegible]

برو و بیخون کو بانی محمود جانم بین  
کیا جانم داب محبت از خوش رختلاک  
مجلس میں شیخ صاحب پر کو دجانی بین  
کر ہی ہاتھ آوے تو میر مفت ہو  
جی کی زبان کو ہی ہم سود جانم بین

سود جانم

ملاو غرق خون ہزار جگہ بین  
دیکھیں تو تیرا رنگ چہ بشر بیان بین  
جب لی نقاب نہ تیرے دید کہ کیا  
رہ پدہ شوخیان بین پیراز حجاب بیان بین  
چا چو آج تو بین کتنی شتابان بین  
دلک و دلچ بین بھی کتنی شتابان بین  
جی بکھر دیں وہ بھی حجاب بیان بین  
خانہ خواب تجھ بن کیا کیا زخاں فلک بین  
مہمان میں منت ہو خان فلک بین  
غافل کی صورت میں کس





اداس ساز دیکھ کر چلے گئے ہیں  
میں نے بھی یوں ہی خود ہو کر ہیں  
ساری تیرا خیال رکھتے ہیں  
شب جو وہ مہ کیوں ہی یاد ہیں  
ان دنوں سال رکھتے ہیں  
میں بھی سوال رکھتے ہیں





[illegible]





دل بکوب رویدار اسلمین  
 کون کب تک دم بکوبین  
 نظر آن کی تو غیب کی  
 دیوانہ فی تو غیب کی  
 بی مہم الہ بنو نام  
 چارون کی بنو نام  
 کیا ہون کی بنو نام  
 ایلم ہون کی بنو نام  
 وہ کی اس رنکی میں کی بنو نام  
 لکھ ہون کی بنو نام  
 مجس ہون کی بنو نام  
 ہمتور ہون کی بنو نام  
 بین کد ہون کی بنو نام  
 ریختہ ہون کی بنو نام  
 چارون کی بنو نام  
 ہجران کی بنو نام  
 س ہجران کی بنو نام

اچھی لگی ہیں تجھوتری بڑ بڑ نیان اوس حرف ناشنو فر ہاری نانیان جان کا ہیان ہاری بہت سہل جانیان	کالی سوار کجسرخن مت کیا کرو غیر وں ہی کو سخن کی طرف گوش یا یہ برقراریان نہ کہو اون نے دیکھیاں
--	---

مارا مجھو بھی سانگر غیر و غنیم اون نے میر کیا خاک میں ملائیں مری جانفشانیان	
--	--

حسن قبول کیا ہو مناجات کو تمہیں بد نام کر رکھا ہو خرابات کو تمہیں ٹھوکر سو یہ اوٹھا تو ہیں آفا تمہیں کیسے سوکس سو عشق کو حلات کو تمہیں صورت گردن فر کینچ رکھا ہاتھ کو تمہیں رکھ کان ٹک سنا بھی کر دبات کو تمہیں کب عاشقی میں چوتھو ہنرات کو تمہیں اگر تو ہیں یاد پہلی ملاقات کو تمہیں	چاہو نکلیے نہ خرقہ طہات کو تمہیں کیفیتیں اٹھی ہیں یہ کب نقاہ میں اور یہ خرام ناز سو خود باکر ہنشین ہم جانتو ہیں یا کہ دل آشنا زوہ خوبی کو او سکی ساعد سیمین کی دیکھ کر اتنی ہی حرف ناشنوی غیر کو لیے سید ہو یا چار ہو اسجاد فاجو شرط آخر کی یو ساوک ہم اب تیری دیکھ کر
--	---

آنکھوں تو میر صاحب قبلہ ورم کیا حضرت کیا کہا نکر ورات کے تئیں
--

بین کد ہون کی بنو نام  
 ریختہ ہون کی بنو نام  
 چارون کی بنو نام  
 ہجران کی بنو نام  
 س ہجران کی بنو نام

۸۶  
 جو ہیں چارو جارج کلتن میں ایک بار  
 ساوین آکر کر کم زور روئے ہیں  
 لہذا شک انکسین ارباب میں راہین  
 واد کام از سب ہم جو طے ہیں  
 چارون کی بنو نام  
 ہجران کی بنو نام

قطع طریق مشکل بر عشق کا سہا  
 در میر جاترین اس راہ جو طے ہیں  
 جب درد دانا کسانین دلکشنا  
 شادین گل آو دل کم جو طے ہیں  
 بس درد سکر کجا سر کجا جو طے ہیں  
 سو کجا جو طے ہیں  
 کجا جو طے ہیں  
 کجا جو طے ہیں  
 کجا جو طے ہیں





شمع روشن کے منہ پہ نور نہیں  
 یاد رہتی تری حضور نہیں  
 فکر مت کر ہمارے صنیے کا  
 پھر حسینے جو تجھ سا ہوجاں نش  
 عام ہے یار کی تجلی میر  
 خاص موسیٰ و کوہ طور نہیں  
 دامن پہ تیرے گرد کا کیونکر اثر نہیں  
 ہم دل جلوئی خاک جہا نہیں کہ نہ نہیں

شمع خفا کی نورانی ہے اب  
 زخم کربن ہمارے تفسیرہ بیان ہیں  
 جسکی نظر پر ہیں اون فریضے ہی دیکھا  
 جب کہ وہ شمع تکیں میں نام ایمان ہیں  
 غالب تو یہ کہ ہر دم سے دور ہو گیا  
 درکار دان کہ ہیں بیان یگانہ بیان ہیں  
 یاد و سرگرازی اندر سے کہ ہر دم  
 تارک مزا جہاں ہیں یا کج کلامیاں ہیں  
 شاہد ہوں میرے سوا ہر حال سے ہیں  
 حضرت خوں کہ میرے سب سے بڑے ہیں  
 محض خوں بجا یا رانہا یوں تو ہم بڑے ہیں  
 تجھے بجا یا رانہا یوں تو ہم بڑے ہیں  
 ولی کہ ہیں بہت شایع ہیں  
 جہاں مصلحتی ہیں یا جس کی شایع ہیں  
 خدا اس دور میں یا جس کی شایع ہیں  
 وہ میں جہاں اسوہ کی شایع ہیں  
 سلفی و سنی کا شایع ہیں  
 غلط اور نیچے کا شایع ہیں  
 سبائی میں کیا نازی کا شایع ہیں  
 تری جہاں عبادت اور انہیں کا شایع ہیں

عاشق زار چین مرغ گرفتار چین  
 کس سیریدہ کی مرگان ہیں تہ خاک چین  
 عاقبت ناکہ کشان ہی تو ہیں کار چین  
 گل میں کیا ہو جو ہوا ہو تو طلبکار چین  
 سرو ہی ہو گئی وان گرمی بازار چین  
 خون شکر جو انوک سو ہر یک کو ہنوز  
 باخباں ہر خوشونت سو نہ پیش آئی  
 کم نہیں ہر دل پر پلغ بھی مرغ اسیر  
 گل پالیسی تو طیشی خوش انین کہ نسیم  
 کیا جہاں مہر تی ہو دیکھو گل حشر کو میر  
 داغ ہر ایک مرد دل پہ ہر خوندار چین  
 شمع روشن کے منہ پہ نور نہیں  
 یاد رہتی تری حضور نہیں  
 فکر مت کر ہمارے صنیے کا  
 پھر حسینے جو تجھ سا ہوجاں نش  
 عام ہے یار کی تجلی میر  
 خاص موسیٰ و کوہ طور نہیں  
 دامن پہ تیرے گرد کا کیونکر اثر نہیں  
 ہم دل جلوئی خاک جہا نہیں کہ نہ نہیں



[illegible]

باین بزم کس کمر در دست طلب کاره جا در نظر کوی تو به بوم او تارین  
 جوهر سوگدا کس کوی جا به به بسیارین  
 ان لوگون کوی تو به بوم او تارین  
 سوگزی بی تو تو گونم بهر سبب بدین  
 نچار بهر وقت تو منظر بی تو بدین  
 یون کیا کون تویم بی جا تارین سواری  
 عمر گوری بر بانه این که بکون دلا بون

<p>                     مجلس میں تیرے کو کب غیر خوش گو جو                      بی طاقی نہ ہو چاروں طرف سے کو یا                      منصور کی حقیقت شمر سنی ہی ہوگی                      شکوہ کروں تو کس پر کیا شیخ و کیا مہرین                 </p>	<p>                     ہم جیچ انچو اسکرو یوار کینتے ہیں                      تصنیع گھر میں بیٹھے نچار کینتے ہیں                      حق جو کہو ہر اسکو یاں و کینتے ہیں                      تازا وس بلا جان کسب بار کینتے ہیں                 </p>
<p>                     سمجھا تھک اپنی نو سو دریاں میں                      لاوین او کو ہی بعد میری لاش پہ                      گردش فلک کی کیا ہر جزو قلع میں                      جی جاو تو قبول ترا غم ہم جیا کو                 </p>	<p>                     مانا کیا خدا کی طرح ان تبار کو میں                      پھر کہہ رکھا ہر اپنی ہر اک مہر میں                      دیتا ہوں نکاح جیچ مدام آسمان میں                      رکھتا نیٹ عزیز ہوں میں مہمان میں                 </p>
<p>                     عاشق ہر بامریض ہر پوچھو تو میر سے                      پانا ہوں زرد روز برور اس جوان میں                 </p>	<p>                     کرنا کہ کشی کب تئیں اوقات گذارین                      ہر دم کا بگڑنا تو کچھ اب چھوٹا ہوا                      ولین جو کہ ہو جوش غم او تھما ہر تو تار                 </p>
<p>                     فریاد کریں کس کو کہاں جا کو پازین                      شاید کسی ناکام کا بھی کام سنواریں                      آنکھوں سے چا جاتی ہیں دریا کی سحر دارین                 </p>	<p>                     جو کہ کسی کب تئیں اوقات گذارین                      ہر دم کا بگڑنا تو کچھ اب چھوٹا ہوا                      ولین جو کہ ہو جوش غم او تھما ہر تو تار                 </p>

اتنا بابت نہ بنا جب نہ خفتہ ہو  
 چنگی لاق نہیں تان قابل نہ خفتہ ہو  
 رخ تیری پی ای کی تکسین امور ہو  
 سے اگر بابت ہو جب و واجب ہو  
 نے فلک پر راہ چلو تو زمین پر راہ چلو  
 اسے کس محرم کامین شہر کا  
 جو کہ کسی کب تئیں اوقات گذارین  
 ہر دم کا بگڑنا تو کچھ اب چھوٹا ہوا  
 ولین جو کہ ہو جوش غم او تھما ہر تو تار





کھٹکان کی اور  
 نواک وہاں چکی نہیں تھی  
 سونابھوگر تھیں  
 اس دن بڑا ہوا  
 کھٹکان کی اور  
 نواک وہاں چکی نہیں تھی  
 سونابھوگر تھیں  
 اس دن بڑا ہوا  
 کھٹکان کی اور  
 نواک وہاں چکی نہیں تھی  
 سونابھوگر تھیں  
 اس دن بڑا ہوا



الحال من فقر و بخل و تنگدستی  
کتابخانه این کتاب را در دست  
نویسندگان و نویسندگان  
که از این کتاب استفاده کرده اند  
و به این کتاب ارجاع داده اند  
و به این کتاب ارجاع داده اند





[illegible]

ہوا اگر برین گرمین نہیں جو لوہو نواسانی  
 جلیں میں کب کتر کان آنسو کی خوشبو کی  
 غور ناز قائل کو لیو جاہو کوئی پوچھے  
 وہ تخم سوختہ تھی ہم کہ سرسبز بنی حاصل  
 ہوا ہوں غنچہ زہرہ زہر فصل کا تجربہ بن  
 عزم داندہ میتابی الم بیاقتی حرمان  
 بہت روئے جو ہم یہ استہن کھ منہ بہر کجی

دم افسرده کرد و منجمد رشحات ببالان کو  
اس کی چشم کی شوش کو آتش نمی نمیتا کو  
ملایا دین تو جنبک چشم منم مغز لالان کو  
که جام خون دیو بر سحر بر اینر همان کو  
درمان زخم دل سحر چو دیگبار و خضد نکو  
کیا هر مضطرب هر زده گدربا بان کو  
که مارا چو دیو ظاهر کرد اس یازنہا کو  
کلک مہنس سیر و فر کرد مکتیر و غول کو  
چلاتو سونپ کر کسکے تئیں اس صید کا کو  
ملایا شاکی مین را نہ طحسرت سرتقا کو  
ندی بر باد حسرت کشتہ سرور گریبان کو  
کہون اگر تئیں تاجید غم باخو فردان کو  
تہ چشم کمر ویکہ اس یاد کار چشم پر یا نکو

میزان اس وقت هر که مطلع تازه پیکر باطل  
که در فکر سخن ممتی نهین هرگز سخندان کو

سویید و در  
کرتینا بال یک فروش داس  
لود و با فن لاون پیوید یار خوان  
لوس و ابی کابیت اب چکی سویتی  
لباس اس خرابی کابیت اب چکی سویتی  
لو دیو ار کر سکر مین منه پور سو  
سو دیو ار کر سکر محبوب کو ف سو  
لیا کی سل بریز بیا کس معبود شان  
معلم جرم پر تاج دست کافر شان  
۹۵

بیستونم هموار کلمه کمان گویا  
 جلفون گفته دل آزرده هم ادب غنچه را  
 عتد کشفی در جصوت تو در طرفه عاقبت  
 گشتار از سایه پری که در کما تو  
 گویا بی روش راه چایا را تو اسبک  
 ره چایا را دیوار گلستان در کلاو  
 در گل زمین بیل خمر بی چین به دیگون  
 در دست ارطی از تو بی دین یان  
 در سبای بهار تو

[illegible]

نام او از زینت کرم تو  
 او بسبب عشق به نام کرم  
 دوستی اید و بی نام کرم  
 قصه شود و فدا به نام کرم  
 به گمانی به نام کرم  
 چنانچه جان به نام کرم  
 ساری دیکم عشق به نام کرم

بیہوشی سوا فرہو تجھے او سکی گلی میں  
گر ہو سکے اے مسیر تو او س راہ سجا تو

ہم تو ہوں بدگمان جو قاصد رسول ہو  
کیسے ہی بہاری ہو مڑاگو تو پہون ہو  
شاید کہ راہ یار کی ہر خاک پہون ہو  
اک نیم جان کہین ہیں سو وہ جہون ہو  
ورنہ دعا کریں تو جو چاہیں حصول ہو  
اب انسو کماٹی لی ہوئی شو کیا وصال ہو

خط لکھو کوئی سادہ نہ اسکو ملو ہو  
چاہوں تو بھر کوئی اُسا لون اُسی پر  
سر مرہ جو نور بخشہ ہو آنسو نکلو خلق کی  
جاوین نثار ہو تو ہم کس بساط پر  
ہم ان لونین لگ نہیں پڑ تو ہن صبح  
دل لیکے نوٹ دی گئی کی کب کا چاچا گئی

نکاحم اس لیے ہو کہ چاہو ہو سب کچھ آج  
تم ہی تو میرے صاحب قبلہ عجول ہو

ہاں کو اعتماد ہے ہم کو  
او سے کیا دل نضاد ہے ہم کو  
اس قدر تو سوا ہے ہم کو  
شوق حد سے زیادہ ہے ہم کو  
دل سے اک اعتقاد ہے ہم کو

کہتے ہوا تھا دہر ہم کو  
شوق ہی شوق ہے نہیں معلوم  
خط سے نکلے ہے بیوفائی حسن  
اے کس ڈھب سحر و یے کم کم  
شیخ میر مغالکی خدمت میں

[illegible][illegible]



راجہ گلشن ملک و قبائل امرتسار کو  
 جیسا کہ سب کوئی اثر نہ پہنچا  
 جو ان کا کچھ نہ کہیں جگہ کو  
 خاطر میں رکھیں کہیں جگہ کو  
 کہ وہ کوئی جگہ نہ کہیں جگہ کو  
 جانی نہیں کہیں جگہ کو  
 کہیں کی جگہ نہ کہیں جگہ کو  
 کہیں کی جگہ نہ کہیں جگہ کو

[illegible]





[illegible]



کون کتا ہے نہ غیور نہ پتھر ادا کرو  
 ہم فراموش ہوو نہ کو بھی کہہ یو یاد کرو  
 نکر وایسا کہ چر میری تین یاد کرو  
 مرگ مجنون پہ کڑھو ماتم فرما دو  
 تانہ بدنام کہیں جنگل حیا دو کرو  
 کوئی روشن کرو میں کوئی دشا کرو  
 آخر کار محبت کو ٹکاک یاد کرو

سنا یہ گل میں لب جو بہ گلابی رکھو  
 آہ ناخیز رہو خانقاہ و مسجد میں  
 ماتھے میں جام کو لو آپ کو بدنام کرو  
 ایک توجہ گلستان میں بھی شام کرو

رات تو ساری گئی ہستی پریشان گوئی  
 میری کوئی گہری تم بھی تو آرام کرو

کون کتا ہے نہ غیور نہ پتھر ادا کرو  
 ہم فراموش ہوو نہ کو بھی کہہ یو یاد کرو  
 نکر وایسا کہ چر میری تین یاد کرو  
 مرگ مجنون پہ کڑھو ماتم فرما دو  
 تانہ بدنام کہیں جنگل حیا دو کرو  
 کوئی روشن کرو میں کوئی دشا کرو  
 آخر کار محبت کو ٹکاک یاد کرو

اول عشق ہی میں میری تم رونے لگی  
 خاک بھی منہ کو ملو نالہ و سہ یاد کرو

دل صاف ہو تو جلوہ گہ یار کیوں نہ  
 عالم تمام اوسکا گرفتار کیوں نہ  
 مستغنیانہ تو جو کمری ملی بہر سکت  
 عاشق کو فکر عاقبت کار کیوں نہ

کون کتا ہے نہ غیور نہ پتھر ادا کرو  
 ہم فراموش ہوو نہ کو بھی کہہ یو یاد کرو  
 نکر وایسا کہ چر میری تین یاد کرو  
 مرگ مجنون پہ کڑھو ماتم فرما دو  
 تانہ بدنام کہیں جنگل حیا دو کرو  
 کوئی روشن کرو میں کوئی دشا کرو  
 آخر کار محبت کو ٹکاک یاد کرو

کون کتا ہے نہ غیور نہ پتھر ادا کرو  
 ہم فراموش ہوو نہ کو بھی کہہ یو یاد کرو  
 نکر وایسا کہ چر میری تین یاد کرو  
 مرگ مجنون پہ کڑھو ماتم فرما دو  
 تانہ بدنام کہیں جنگل حیا دو کرو  
 کوئی روشن کرو میں کوئی دشا کرو  
 آخر کار محبت کو ٹکاک یاد کرو

کجاست خیمه اوستی که از زمین یک طرف  
 به دامن آسمان می کشد و از طرف دیگر  
 بر فراز کوه ها و دریاها و در میان  
 کوه ها و دریاها و در میان کوه ها و دریاها

صورت تو تیری صحرای خفا صافی شست سحر غرض عشق تیرست مخبون جوشت گدختا هم شکر کین ملواری کینیتا هم ده اکثر نشی که بیچ خالی نمین نبل کوئی حلیو آن سر	ظاهر من بزار تو مستور کیون سینه کسویا خانه زنبور کیون آوارگی بهاری همی مذکور کیون زخمی جو اسکو ماتحه کا هوپور کیون امسا به عشق کا هوپور مشهور کیون
---	--

هر دم ده شمع دست شمشیر کیون اتبو جگر کو بنه بلا کا بدن کیا جاتا تو به کین کو تو ای کا معان حیران بین استدر که اگر لبک جاسته تو نے تو رفترفته کیا سیمکون خلق چون گل کسو شگفته طبیعت کا نوشتا	چم بنه کی به ایسی ہی تقصیر کیون انداز اس نگاه کا پھر تر کیون کنعان کی طرف کو یہ شیکیر کیون پھر منہ ترانو کیلئے تصور کیون وحشت دلا کمان تیرن نجر کیون غنچه بھی کوئی خاطر دلگیر کیون
--	---

ہلو وس ہزار وحشت اسی تو بھی یار ہی اینا تیرے ساتھ جو ہوں میر کیون
--

۱۰۲  
 جوید باغی بھی ہے تو بن چکے ہیں  
 باغ چاہے تو اس سے باز کیے  
 وہ گم ناز ہو تو اس سے باز کیے  
 لگا سے آپ اجل اقرار کیے  
 جو انسا دین تو پوچھا جائے کہ  
 ملا چاہے تو اس سے باز کیے  
 سمنیا سے تو اس سے باز کیے  
 سمنیا سے تو اس سے باز کیے

کجاست خیمه اوستی که از زمین یک طرف  
 به دامن آسمان می کشد و از طرف دیگر  
 بر فراز کوه ها و دریاها و در میان  
 کوه ها و دریاها و در میان کوه ها و دریاها



[illegible]

خواد مارا النیدن سیمیر کو خواہ آپ مورا  
جانے دیار و جو ہونا تھا ہواست یو چہو





جس کے ہاں ہر شے کی جگہ ہے  
 جس کے ہاں ہر شے کی جگہ ہے  
 جس کے ہاں ہر شے کی جگہ ہے  
 جس کے ہاں ہر شے کی جگہ ہے

تری کو جو میں کیسے عاشقوں کا غار کا مرے لگے نہیں ہنستا تو اک صلیب کے پہاڑ تعجب ہے مجھے یہ سر کو آزاد کتنے تری گلگشت کی خاطر نہا ہر باغ و چمن	جو تو گھر سے کہو لکے تو کہیو پانچواں مہلا میں دوں و دریا تبسم تو کو کیستہ سراپا دل کی صورت جس کی ہو وہ کہیستہ پر پٹاؤں سینہ ہے تمام موت گلستہ
---	--

بجائے کہ فلک پر غریبی پہنکے کلاہ اپنی کہی جو اس زمین میں میری کھراہ چرتہ
---

ہم میں مجسروح مابہر پہنچے آگ تھی اتہاے عشق میں ہم بود آدم نمود شہنم ہے شکرا و سکی جفا کا ہونہ کا شور سے طپے حشر ہی پر وہ بس بد نماز ہو چکا اغماض نشینا اوتھی ہیں آج یاروں کی و کیسے بیدم مجھ لگا کہنے میں تو چپ ہوں وہ نہ ہوتا چا	وہ نمک چڑکے ہے مرا ہے یہ اب جو ہیں خاک اتہا ہے یہ ایک و دم میں چہ ہوا ہے یہ دل سے اپنے ہمیں گلا ہے یہ پون بنین جانا کہ کیا ہے یہ چہ چہ چہ چہ کیا ادا ہے یہ آن بیہو تو خوشنما ہے یہ ہے تو مردا سا پر بلا ہے یہ کیا کہوں ریختہ کی جا ہے یہ
---	--

شیر قاضی کے سبب شہید  
 شہید شہید شہید شہید  
 شہید شہید شہید شہید  
 شہید شہید شہید شہید

۱۰۵  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے

دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے  
 دل کا ہر پہلو میں یہ ہمارا گہر ہے

[illegible]



اگر چہ یہ سب کچھ کہہ دیا جائے تو اس سے بڑھ کر کچھ کہنا  
 کوئی شایستگی نہیں ہے۔ لیکن اگرچہ یہ سب کچھ کہہ دیا جائے  
 تو اس سے بڑھ کر کچھ کہنا کوئی شایستگی نہیں ہے۔ لیکن اگرچہ یہ سب کچھ کہہ دیا جائے  
 تو اس سے بڑھ کر کچھ کہنا کوئی شایستگی نہیں ہے۔ لیکن اگرچہ یہ سب کچھ کہہ دیا جائے

کیا کیا نہ زمین تم نے بچا تین	اچھا رہا یا اسے مہر بان آہ
گزری ہے دیکھیں کیونکر مہار	اس بیوہ سے نے رسم نے راہ

قطعہ

تھی خواہش دل رکھنا حمال	گردن میں اس کے ہر گاہ و بیگاہ
اس پر کہ تہا وہ شہر گ سے اقرب	ہر گز نہ پہنچا یہ دست کوتاہ

قطعہ

ہے ماسوا کیا جو میر کہتے	آگاہ ساری سے میں آگاہ
جلوسے ہیں اوسکے شانیں ہری و سکا	کیا روز کیا خور کیا رات کیا ماہ

ظاہر کہ باطن اول کہ احمد	
اللہ اللہ اللہ اللہ	

جو ہوشیار ہو سو تجھ ہو شراب وہ	زمین مسکین ملید ست ہریگی اب زدہ
بنی یہ کیونکی ملی تو ہی یا ہمیں سمجھیں	ہم اضطراب زدہ اور تو جو جانے وہ
کمری ہو جسکو ملا مت جہاں میں ہر من	اجل رسیدہ جفا دیدہ اضطراب وہ
جدا ہوا اس سے تری زلف میں نہ کوئی جگا	پناہ لیتے میں ساتی کی آفتاب زدہ

لگانہ ایک میں تیسرے اوسکی بیت ابرو کو

اس صبر میں نے ان کے لیے سب کچھ کر دیا  
 ان کو سب کچھ کر دیا ان کے لیے سب کچھ کر دیا  
 ان کو سب کچھ کر دیا ان کے لیے سب کچھ کر دیا  
 ان کو سب کچھ کر دیا ان کے لیے سب کچھ کر دیا

ان کی تیری بے رحمی کو کس سے چھپا  
 کون اس طرح کی باتیں کہہ دے کہ  
 شوق کا کام کچھ نہ دے کہ اب  
 یہ تم مشق کا پتہ نہ دے کہ اب  
 راہ اس شوق کی بے باکی سے طوار سنگ

دل کو اب اس کی تیرے اوسکی بیت ابرو کو  
 دل کو اب اس کی تیرے اوسکی بیت ابرو کو  
 دل کو اب اس کی تیرے اوسکی بیت ابرو کو  
 دل کو اب اس کی تیرے اوسکی بیت ابرو کو











[illegible]

سازماندهای مردمی و اجتماعی  
در زمینه های مختلف از جمله  
فرهنگ، ورزش، تفریح و گردشگری  
فعالیت می نمایند.



قریب و بعید ان کے ہر قسم کی غفلت سے بچنا چاہیے  
 اور ان کے ہر قسم کی غفلت سے بچنا چاہیے  
 اور ان کے ہر قسم کی غفلت سے بچنا چاہیے  
 اور ان کے ہر قسم کی غفلت سے بچنا چاہیے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]



میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کے ہاتھوں میں ایک بڑا بڑا گولہ تھا جس کو وہ اپنے ہاتھوں میں دھریں ہوئے تھا۔

جیتے ہیں ملک ہم انکسین ہی لڑتیاں ہیں اب پانڈی لگا ہے تیری سی جلوئی	کسی نوجوڑ خوں کینک وار کینک شہسائی چند ہی تھک چھا کینک ان فتون سے دل ہم کیوں بچا کینک
---	---

دیوان میر صاحب ہر ایک کے ہر نعل میں دو چار شعر انکے ہم بھی لکھا رکھینگے
--

تجربہ سے دو چار ہو گا جو کوئی راہ جاتے گرو لکی بغیر اسی ہوتی بھی جواب ہے مے دن گھوڑے اوٹھ کر جاتی تھو اس گلشن کب تھی ہمیں تنہا مے صنعت یہ پھرن گر جانتے کیوں ہی ہر باد جانیگے تو شاید کہ خون و لکا پہونچا ہے وقت آخر اس سمت کو ملتیتی تیری ننگہ تو ساقی جی وینا دل ہی سے بہتر تصاصیر تہا	پہر عمر چائیکمی او سکو بحال آتے تو ہم ستم رسید ملاہیکو جینے پاتے ابھی پچا ہی ہے بالین سے سرو سکا پہریر تیغ اسکی ہم ملک نو سر ہلکے کاجو کو خاک میں ہم اپنے تین ملا تے تھم جاتی ہیں کچھ آنسو اتونکو آنے پہنے حال خراب مجلس ہم شمع کو دکھاتے اسی کاش جان نیتے ہم ہی دل لگاتے
---	--

شب کو تم اور قصہ انکا درازورینہ احوال میر صاحب ہم تھکوسب سنا تے
--

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کے ہاتھوں میں ایک بڑا بڑا گولہ تھا جس کو وہ اپنے ہاتھوں میں دھریں ہوئے تھا۔

۱۱۵

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کے ہاتھوں میں ایک بڑا بڑا گولہ تھا جس کو وہ اپنے ہاتھوں میں دھریں ہوئے تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کے ہاتھوں میں ایک بڑا بڑا گولہ تھا جس کو وہ اپنے ہاتھوں میں دھریں ہوئے تھا۔

ہونے والا اشل و فتنہ کی دنیا میں ہر ایک کو پہنچتا ہے  
 کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 لیکن جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم نہ ہوگا  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کرے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے بیگم ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے پیوستہ ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا

ملتجی ناچار ہوا چاہیے  
 کسکے طلب گار ہوا چاہیے  
 اسلئے بیمار ہوا چاہیے  
 دل کو گرفتار ہوا چاہیے  
 مرنے کو طیار ہوا چاہیے  
 جلد خبردار ہوا چاہیے  
 دل کے خریدار ہوا چاہیے  
 سایہ دیوار ہوا چاہیے  
 آہ سبکار ہوا چاہیے

حیر سے اب یار ہوا چاہیے  
 جسکے تئیں ہونہ ہونہ سب میں ہے  
 تاکہ وہ ملک آن کے پوچھے کچھ  
 زلف کسی کی ہو کہ ہو خال خط  
 تیغ بلند او سکی ہوئی بو الوس  
 مصطفیٰ پیچو دی ہے یہ جہان  
 مول ہے بازار کا ہستی کے یہ  
 کچھ نہیں خوشید صفت کشتی  
 کر نہ تعلق کہ عید منبر انہیں

یہ سب باتیں تو دنیا کی ہر شے سے محروم ہونے کی وجہ سے کہی گئی ہیں  
 لیکن جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے بیگم ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے پیوستہ ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا

گوسفترجی اب نہیں ظاہر میں  
 عاقبت گار ہوا چاہیے  
 پائل ہو گئی تو بھانا کہ کیا ہو  
 ہم آخر بجا قفس سے رہا ہو گئے  
 آدم کی قدر ہوتی ہے ظاہر ہوا ہو  
 گل را ہوئی ہزار لے ہم نہ واد ہو

یان سر کشان جو صاحب تاج و لوا ہو  
 دیکھئے نہ ایک خشمک گل ہی چمن آہ  
 پتھار دگے بہت جو گئے ہم جہان  
 تجھ بن دماغ صحبت اہل چمن تھا

یہ سب باتیں تو دنیا کی ہر شے سے محروم ہونے کی وجہ سے کہی گئی ہیں  
 لیکن جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے بیگم ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے پیوستہ ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا

یہ سب باتیں تو دنیا کی ہر شے سے محروم ہونے کی وجہ سے کہی گئی ہیں  
 لیکن جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے بیگم ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے محروم ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے محروم کر دے گا  
 اور جو اللہ تعالیٰ سے پیوستہ ہو جائے وہ دنیا کی ہر شے سے مالا مال ہو جائے  
 بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے مالا مال کر دے گا



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

کہاں میری دھی عالم میں پیدا	خدا فی صدیقی کی انسان پرست
-----------------------------	----------------------------

تفنگ و سکی علی آواز پر ایک  
گنتی سب چپہر کو لی گان پر سے

نوبت پہاڑی امیر کی نسبت ابابہم روئے  
دلت تو تنہا کیلئے نہ کہ ہم سے زیادہ ہر  
شاہی و خیم میں جہان کی ایک سے کل بڑی  
و کیلئے ماتم خانہ عالم کو ہم مانند ابر  
ہو جہاں دوس سے یعنی گلی سے پار  
اپنے یون کر نی مقرر ہوئی جب کہ اس

عشق میں تقریب یہ کونہیں در کامیاب  
ایک مدت خبر ہی کا رکھئے ماتم روئے

<p>             و در جگر سے میری یہ بہت سبب              ساقی جو تو صبیح علی تو وہ واہ              احوال پر ہمارے تمہیں کنگاہ ہے              و کیا جو شمع شہر عجب ست گاہ ہے         </p>	<p>             خیال نہیں سپر تجب اشتباہ ہے              ابرو بہار بادہ سہو نہیں ہے اتفاق              سر سے سے ایس کی نگہیں تمہاری نگین              کس کس طرح سے اتنے شجاعت ہے غلامین         </p>
--	--

[illegible]

[illegible]

ہم چو ترین مہر اوسکی کلاش و سکود ہر دین  
 پہنے نہ کیل منہ پیرای اہلستین بھی  
 گذری ہے پارول کی اک لاخیزین  
 جاتا ہے ورنہ غافل عہد تو واسپین  
 ہر ساتھوں ساتھ اوسکی کلا کی افزین  
 آگے ہوا ہے اتنا کیسا ستم کین  
 آئینہ نوین و لونکے جو ہی ہی پرندین  
 ہیں برق نوین گل رسار آتشین ہی  
 رنجیدہ راہ پلجی آرزوہ ہنشین ہی  
 رخصت طلب ہے جان ہی میاں و زمین

کیس کو شادہ روئے چرخین چرخین جہیں بجا  
 آئندہ تو تیرے دامن پونچھے ہر وقت گزرتا  
 کرتا نہیں رعیت تو پارہ گلہ فغان سے  
 ہوں ان مختصاریں میں آئینہ روشتاب  
 سینے سے تیرا دل کاجی کو تو لینا نکلا  
 ہر شب ہی گلی میں عالم کی جان جاہ  
 شوخی جلد ہا اسکی تسکین کیونکی بخشے  
 کیس تو کچھ نہیں ہے سنبھل کے آفت سکا  
 فکیریت نالہت کراچی وردول کہہ دو  
 کسکس کا داغ و کیمین یاد غم تباہین

نیز فلک جهان ملک اسود میسر شود  
ایسا نظر آئی ایک قطوع زمین بھی

گئی چنانچہ اس تیغ کی سر سے جبکی

[illegible]



بہارِ حقیقت کی تہ سے مین جیت  
 کیسے کہیں شہرِ محبت میں تری خانہ خراب  
 کسے کی رخصت پر وار پس از مرگ سیم  
 سبزہ و لالہ و گل بر و ہوا ہچڑھی و  
 دعویٰ خوش و زہنی کہ یہ ہے تہا لیکن  
 جامِ خون بن بنین ملتا ہوا ہمیں صبح کو آ

جس میں ملے نم وید گریان ہوئے  
 کیسے کہیں شہرِ محبت میں تری خانہ خراب  
 کسے کی رخصت پر وار پس از مرگ سیم  
 سبزہ و لالہ و گل بر و ہوا ہچڑھی و  
 دعویٰ خوش و زہنی کہ یہ ہے تہا لیکن  
 جامِ خون بن بنین ملتا ہوا ہمیں صبح کو آ

اپنی ہی نے نچا مکہ پین آبِ حیات  
 یوں تو ہم مسیہ را سی چشمہ پہچان ہوئے

جز تہی تجھی کیا میری ہول کھائی  
 انونین جو کہ تری محو سبک تہمین  
 اٹھای رنگ سجدہ منے بات کی کہتے  
 رکھیں ایسید رانی اسیر کاکل و فتن  
 رہی ہی کوئی خرابات چوڑ مسجد میں  
 سوال میں نے جو انجام زندگی سہ کیا

میسر قدر کی اوس شکل نے میری کہو

لکھنے ایک شاکستہ می جمع کہ طوقان ہوئے  
 گھر کے گھر انکی ہر اس سستی میں بران ہوئے  
 مشقت پر مان میں آتے ہیں شیشیان ہوئے  
 ساتی ہم تو بہ کی کرنے سہ شیشیان ہوئے  
 دیکھ کر نہ کو تری گل کستین گان ہوئے  
 جب سو اس چرخ سیہ کاریہ کے مہمان ہوئے

اپنی ہی نے نچا مکہ پین آبِ حیات  
 یوں تو ہم مسیہ را سی چشمہ پہچان ہوئے

نگاہ چشم اوہر توفی کی قیامت کی  
 نہیں ہے قدر ہزاروں برس کی ملک کی  
 وفا و مہر جو تہی رسم ایک مدت کی  
 مری تو باتیں میں زنجیر حروف الفت کی  
 ہوا منائی اگر شین نے کرامت کی  
 قد خمدہ نے سوئی زمین شرت کی

میسر قدر کی اوس شکل نے میری کہو

بہارِ حقیقت کی تہ سے مین جیت  
 کیسے کہیں شہرِ محبت میں تری خانہ خراب  
 کسے کی رخصت پر وار پس از مرگ سیم  
 سبزہ و لالہ و گل بر و ہوا ہچڑھی و  
 دعویٰ خوش و زہنی کہ یہ ہے تہا لیکن  
 جامِ خون بن بنین ملتا ہوا ہمیں صبح کو آ

۱۱۹

سناؤ دل را دوقدر را غلو  
 چون تو دلفریز کو را به  
 کل بعد می ایام غار و غار  
 کوی غم و غم و غم و غم  
 کیم غم و غم و غم و غم  
 انوشیروان کی کو غم و غم  
 غم و غم و غم و غم

<p>                     ان و نون نکل می ہے آغشته خون تو کو                      عشق میں تیری گذرتی نہیں بن چکے                      صورت اک یہی ہے عمر سب کر دیکھی                 </p>	<p>                     اک روائی ہے جہان عمر غریبانی میں                      رہے ہیں پیش سدا کو سفر کر نیکی                 </p>
<p>                     لگو امی تیرا در برابر ہی کسا کیے                      کینچا تھا آہ شعلہ فشان فرج کبر سے سر                      غنچے سے سدا طرز ہمارے ہوا خدا کے                      تدریج عشق میں ہی نہ کرتے قصور یا                      جون نے تیری نشستی کو اب سے پہنچا                      کیا صرف دل نشین ہو رہا ہے نہ سدا                      پھر شام آئنا کہ کو نکلے گلزاران                      بے عیب نے اتہا کی خدا ہی کی عروبان                 </p>	<p>                     تم نے حقوق دوستی کی سب ادا کیے                      برسوں میں بڑے ہوئی گل چکا کیے                      ہم جو چین میں برسوں گرفتہ رہا کیے                      جو امراض میں ہوتے بلکہ ہم دوا کیے                      ہر چیز بند بند ہی اوسکے جبر کیے                      اعیانہ در حسیا ترحی نہ لگا کیے                      ہر صبح ان سوس برسوں میں ہم ملا کیے                      تم لوگ خبر دے کیے بے وفا کیے                 </p>
<p>                     اب خاک سہی وڑی ہی منہ اوپر دگوں خیمہ                      اس چشم گرہ ناک سے دریا بہا کیے                 </p>	<p>                     برف کو اوتا چہرے سے نہت گیرا                      اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آو                 </p>

یہ تو جو کوئی کو غریبان میں  
 میخانہ و نظر سے سر پہ  
 دیوار پر غریبان سے  
 چنگ لکھتے ہیں غریبان  
 کو اسطے غریبان سے  
 اب تو غریبان سے  
 غریبان سے غریبان سے



کریان هم کادو کیم که یارین  
کی تا با جاکار نکلن لوبی باریان  
مشتاق فخران کیم در باریان  
هر که میسر کیم در باریان  
پیشک نوز علی به مقرران  
کمی به خنده ندانان  
سواد به رنجون تو خور  
کدو در کدو

[illegible]



[illegible]

کیا ایسا نہ ہو کہ اس کو  
 میرے اب و امی پہ چین چاہیے  
 بلکہ کوئی نہی سنتا و میانی  
 چنانچہ اس و امی کو چاہیے  
 کہ وہ نہ کہنی اور نہ نہ کہنی

[illegible]

ہر اشک مرا ہجو و رشھوار سے بہتر	ہر کھٹ جگر رشک عقیق مینی ہے
اب کد کے فراموش تو ناشاد کرو گے	پر ہم جو نونکے تو بہت یاد کرو گے
زندان اگر خستہ دلاں بستیوں جاوے	ملک پاس نہر مندئی فرما دو کرو گے
غیر وں پر اگر کینچو گی شمشیر تو خون	اک ورمی جان پہ پیدا کرو گے
جاگہ نہیں بیان ویسے چہرہ نہ کڑی ہو	کچھ شور مٹی شہر پہ تو مجھے یاد کرو گے
انس وشت میں اے راہ رواں ہر قدم آو	ماتہ جبر سن لہ و نہر یاد کرو گے
گر وکیو گے تم طرز کلام اوسکے نظر کر	
اے اہل سخن میں سر کو اوستاد کرو گے	
خوش سرا انجام تیرے دیو حلد پوشیا ہو گے	ہم تو اسی ہفت سنان دیر خبر دار ہو گے
حبس دل و دوتوں جہان جسکی بساتی ہو	یک نامہ مول ہوا تم نہ فریاد ہو گے
عشق وہ ہے کہ ہوتی جلوئی منزل قرار	وہی ہی سوائی سر کو چہ و بازار ہو گے
سیر گلزار مبارک ہو صبا کو ہم تو	ایک پرواز کی تھی کہ گرفتار ہو گے

[illegible]

دودش میں ہم افروز کیلئے کی رخصت  
 گوشتہ میں بیسیبیا رسا تھکا دھاگیرینا  
 آفروروزی ملک دوجار در زہم بی  
 عالم مری سے تھکا دھاگیرینا  
 دامن دشت سولہا جو دلی بی بی سا  
 چلی روئے کو اب غریبی تھکا دھاگیرینا

نیکوکان نظم شاعران حال پر اتنی  
 پہلو یک میر کو مٹی کو موتی سی پروتا ہے

ہمتاوسکے ظلم سے مجھم چلے نوئے جون لایہ ستان سے ایک پھول جنبش برہو تو وان رہتی نہیں تم جگر کے آیا آخر ہونے کے دیکھئے بخت زبون کیا کیا دکھ ساگہ پیٹے تے گویا عزال	رو سکے ہے تو تو رویان ہم چلے ہم لی یان سے داغ ایک عالم چلے لہجہ تک تلواریان ہم چلے اشک خونی کچھ شرو پر ہم چلے تم تو خوبان جسے جو ہم ہم چلے تیری آنکھیں دیکھتے ہی رم چلے
--	--

مجھ سے ناشائستہ کیا دیکھا کہ میسر  
 آنے آنے کچھ جو آسنو تم چلے

غیر تو سمجھو بیج کیا زلف ہر یار ہے بانگو تہہ بن کہ ہاں آتش میں رازانی جب تہہ بن لکنا تو نہ چاہی ہو نکلا ہاتھ سے راہ حدیث جو تک ہی لکلی کون سکھایا کام اسکا ہر خون فشانہ ہر دم فشری تھی	انہی کتے نوکر کے دلیری صید جرم کو مارا ہے ہر غنچہ لکڑی ہر پھول گل ایک انگار ہے ہے جو کہ تہہ میں اسکو دل کیسے پار ہے رومی سخن پر کس کو دوسرے شمع بڑا عیار ہے چشم کو میری کر دیکھ اب لو ہو کا فوار ہے
--	---

اس کے زلفوں کو سب چھوئے  
 ان کے زلفوں کو سب چھوئے  
 ان کے زلفوں کو سب چھوئے  
 ان کے زلفوں کو سب چھوئے



کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا

ایک دم ہی نمودار ہو	پنجا	یا سفیدی کی یا اخیر ہوئے
یعنی مانند صبح دینا میں		ہم جو پیدا ہوئے سویر ہوئے

مت مل ہل دول کے لڑکوں سے	
میر جی ان سے مل فقیر ہوئے	

تو جھیری اسی صیرت مری انکوں پر کیا کم	جو میں ہر گیشہ و کیوں کہ تیر ہی کہ نیم
کہی ہے موہریشان غم و فاقہ غمیری تونی	جیا کہ حق صحبت کی نہ اس کی کس نام ہے
دور گی و سر کی پیدا ہی پاک دل اسانا	کسو کو کہ میں شادی کیں بکا نہ غم ہے

کہیں شفقگان سے میر مقصد ہو دی ہو حال	
جو زخیم اسکی در ہم ہر ابی کام بد ہم ہے	

جب کہ پہلو سے یار اوٹھتا ہے	در و بے اختیار اوٹھتا ہے
اب تلک ہی مزار مجنون سے	تا تو ان اک غبار اوٹھتا ہے

سے بگو لا غبار کس کام سے	
کہ جو ہو بیقرار اوٹھتا ہے	

کیا مری سرور و انکا کوئی مال پر کیا	سیکڑوں ہم خون گرفتہ ہیں قاتل کی
راہ سکو ہے خدا سحر جان اگر پیو گیا ہے نو	ہو طریقہ مختلف کتنے ہی مفسر ان کی ہے

۱۲۵  
 جہاں تک کہ میں نے  
 جہاں تک کہ میں نے  
 جہاں تک کہ میں نے  
 جہاں تک کہ میں نے

کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا  
 کام میں جو کچھ ہو گا وہی ہو گا

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب  
 جو کہ میری طرف سے لکھی گئی ہے  
 اس میں میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں

لا اعلیٰ ہی جو نہی ہے مجھے آوارگی کیسی کیسی صحبتیں آنکھوں کے آگے گئیں روی گل پر روز شب عشق سے رہتا ہوں اشک خونیں آنکھ میں ہر لاکڑی بٹاتا ہوں	کبھی کیا میرے صاحب بندگی بچا رہی دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا کیا رہی رخصت ہو کر آج بھی یاد دہنہ منت رہی محنت کتنا ہی مجھے پرہیز میں رہی
---	--

مت فریاد کی گناہن سپہ چمنوں کا میسر انکی آنکھوں سے ٹپکتی ہے پڑی عیا رگی
--

مشکل ہے ہونٹوں حسرت کی جھلک کے مرنے کیوں تو ناتق یاری برادر تھی کہتے ہیں گور میں ہی ہیں میں وز باری لاتی نہیں نظر میں غلطائی گھر کو	ہم تو بشر ہیں اس چار چلتے ہیں ملک کی دنیا کے سلسلے ناتق ہیں جیتے ہی فلک کی جاویں کہ ہر المیہ مری ہوئی فلک کی ہم معتقد ہیں اپنی آنسو سی کی ٹپک کی
--	---

کل اک ترہ پنجویں طوفان نوح آیا فکر فشار میں ہوں میرا جہر ملک کی
--

کیسوی وکی میں نے کیوں آنکھ جالگا تداول جو پکا پوڑا بسیار می الم سی ذوق جرات اسکا سکون نہیں لیکن	جو اپنی اچھی جی کو ایسی بلا لگائی دکھ لگنا دو چندان چون چون لگائی بخت اسکی سبکی آنکھ تیغ جھان لگائی
---	---

۱۲۶  
 حالت نہیں ہے میری سبب  
 پر دل سے نکلتی ہیں  
 سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب  
 جو کہ میری طرف سے لکھی گئی ہے  
 اس میں میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں

آئے کہنا ہے میری طرف سے  
 سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب  
 جو کہ میری طرف سے لکھی گئی ہے  
 اس میں میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں  
 جو کہ میرے دل سے نکلتی ہیں  
 اور میری ساری باتیں ہیں



کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا

کیا خراب تعاقب نے اوسکی درنمیر  
 ہر ایک بات پر دشنام و سنگ تھرا آگی

تجھ پر خراب و خستہ زبون غوار چھو خوبی بخت و یکدم کہ خوبان بی وفا ہمنے ہی سیر کی تھی چمن کی پرانی م وہ تو گل لگا ہوا سوتا تھا خواب میں اپنی یگانگی ہی کیا کرتے ہیں بیان لائے تھے شیخون پر ہی خرابی تری نگا	کیا آرزو تھی مہکو کہ بیمار ہو گئے بی بیچ میرے در پر آزار ہو گئے اوشے ہی شیان سے گرفتار ہو گئے بخت اپنی سو گئی کہ جو بیدار ہو گئے اغیار رو سیاہ بہت یار ہو گئے بیٹا لعلی سی اپنی وی شیار ہو گئے
--	---

کسے میں نے کہ جیتی ہوں صد سال تہو میر  
 اسچارون کی تربیت میں بیمار ہو گئے

سنگ آتشیں اس جی سے اٹھائیں گے اکی گزری گی اگر اون سے شہر سی جا معرکہ گرم تو تک ہونی دو خونری کا ہو گا ایسا ہی کوئی روز کہ مجلس کہو جانہ اطہار محبت یہ ہوسنا کون کی	ہو کون تر تو میں کہ اب یار ہی کہیں گے کسو ویرانی میں گم ہو گیا بنیں گے پللی تلووار کے نیچے بہن جا بنیں گے ہتھو ایک دہ گڑھی بوٹہ کو صبر بنیں گے وقت کو وقت یی سب نہ چوسا بنیں گے
--	---

کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا

کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 کبھی دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا  
 اب دیکھتے ہو تو شکر کیا کہان جاننا

[illegible]

افلیم عاشقی کی ہوا اب بکڑ لہی  
شاید کہ احتیاط سے یہ تپ بکڑ لہی  
صورت تبونکی اچھی جو تہی سب بکڑ لہی

واشد چہ اُنکے آہ سے ہوتی ہی دیکھو  
 کہ میری نو دل کے سحر میں جس کے جلا رہا  
 خطا نے نکل کے نقشِ دلوں کے اوٹھا

باہم سلوک تما تو او ساقی تھی بزمِ گرم  
 کاہی کو میسر کوئی دینی جب بیکر گئی

سرو مال و دود و دن کبھن تیرہ رہی ہے  
 نو رشید کی منہ اوپر اکثر سپر رہی ہے  
 آنے میں اس کے لیکن کسب خیر رہی ہے  
 اب اضطراب بھکود و دود پر رہی ہے  
 پر جب وہ اوٹھ چلی ہے ایک دو گری ہے  
 خون آج کل کسوا دہ شمع کمر رہی ہے  
 تپ سے ادھر ہے اکثر میری قطر رہی ہے  
 برسوں سے وعدہ شب صبح پر رہی ہے

سب فزونیستہ ہوں تب کیا کس سے ہے  
 اے سحر کی میری برہمی کے وسوسے سے  
 آگے تو یہی اوسکی طرزِ زور و روش سے  
 ان روزوں اتنی غفلتِ اچھی نہیں اس سے  
 آبِ حیات کی سے ساری خوش ہوئی  
 تلوار اب لگا ہی بیڈوان اس کے  
 وڑسی کہہ جو آتی دیکھا ہوں نے سکو  
 آخر کسان ملک ہم اک و نہ ہو گئیں کے

میراب بہار آئی صحرا میں چل جنون کہ  
کوئی بھی فصل گل میں نادان کہ رہی ہے

[illegible]



[illegible]

تیری گلی سبجی کر کیوں مہر و نہ کلیں  
ہر کوئی جانتا ہی اس اہ میں جن خطر ہے

مے دن گئے کہ آنسو و قوت سے میرا تبو  
آنکھوں میں لخت دل ہے یا یارہ حُکمر ہے

شب شمع پر پتنگ کی آنے کو مشتاق ہے  
سر مار مار سنک سے مردانہ جی دیا  
آشیو سمجھ کے جاے کہ مانند گرد و پا  
بس اے سپہر سحر سے تیرے تو روز و شب  
بیٹھے جو تیغ یار تو بھجکے کہ لڑے  
اک دم میں تو نے پہونک یاد دہان کر

سودا بہوت پ ہو میر کو تو کیری کی چ علیح  
اس تیری دیکھنے کی دوانیکہ عشق ہے

<p>شاید کہ بار آئی ز خیر نظر آئی          جو شکل نظر آئے تصویر نظر آئی          سو صبح کے ہونے کو تاثیر نظر آئی          غنچہ کی طرح بلبل دلگیر نظر آئی</p>	<p>چہچہا ہوا پیمان لے میر نظر آئے          دلی کی نتہ کو چہ اور اراق تصور          مغرور بہت تھی ہم آنسو کی سیر          گل بار کر دی میگا اسباب سفر آئے</p>
---	--

[illegible]











[illegible]

ہر شکل میں  
شہرہ سے شہر سے  
جو بات کہ میں نے کی سو میری  
حافظہ نہیں کر لیں زوجہ مجاز ہے  
کیا ناز کرے ہوا اب ہمیں کیا یاد  
جیب اور استین کر دو رو کا کام  
سارا چڑا اب تو دامن پر آ رہا ہے

جان

از زمین چکانه و دودمان بیگلر  
 از کلاک و اب تو سوانی دور پیوچی  
 از حجت اینکس کج چیدار ما هست  
 از راه اسکی یارب کس اور می  
 از سوسو غزال هر سودا نکین نگار ما  
 از نو تو طعنه و دین طعش کش متدار  
 از چار و تو یو یکا تم اب اک خدار  
 از کوه درم ارازی کوکوتین

تو ہی بیچارہ گدا میسر ترا کیا نہ کور  
مل گم خاک میں یاں صاحب افسر کتنو

عید آئی یان ہمار جو بین جامہ نامی  
سیکڑون طوفان غل میں ہر بزرگان نامی  
ہو قیامت شیخ جی اوس کار گہ کی برہمی  
ہو پرستار و نمین تیر گر پر ہی ہوا دی  
وہ دم فیشہ تیرا یہ ہماری بیدی  
مرگو تو مرگو ہم اوسکی کیا ہوگی کسی

تو گلستان نین سب تو کیسی خرمی  
جی بہار بہار آسوں پھر انداز  
حشر کو زیر و زبر ہو گا جہان سچہ ہر دم  
تجسس و محبوب آتش طبع اگر ساقی نین  
ساند ہو جائیں غلام تو دونوں ہیں یک  
اوس قیامت جلوہ کو بہتر تر مسمی ایو

کچھ پریشانی سمجھو سبیل کی جو اچھوڑ دے میر  
یک جہان برہم کرو زلفوں کی اسکی اور بھی

عشق پر چہ بیان چلائی ہر  
تیری خطا کی خبر کو پاتی ہر  
بات کچھ صبح کی بھی آتی ہر

آه جسوقت سر اٹھائی اگر  
نازبردار لب پر جان جب سے  
اوشب بجز راست کہ تنگ کو

چشم بد و چشم ترا سے میسر  
آن تکمیل طوفان کو دکھاتی ہے

[illegible]

آگے ہی تیرا عشق کرکے پہنچے تھی درود ہی  
 لیکن ہماری جان پر ایسی بھانہ تھی  
 دیکھی دیا آئین کی مین کاروان بہت  
 لیکن کسو کے پاس متناہ و فغانہ تھی  
 آج ہی پہلی کمرہ دینا سے جام تک  
 آج کو پہلی تیرے دھڑکنے کی جگہ تھی  
 اوس وقت سے کیا ہر لمحہ تو جہان وقف  
 عشق جب جہان میں نسیم و صبا نہ تھی

یہ کہیں کہیں کا وہاں بہت  
 پہنچے پہنچے سے پہنچے پہنچے  
 پہنچے پہنچے سے پہنچے پہنچے  
 پہنچے پہنچے سے پہنچے پہنچے  
 پہنچے پہنچے سے پہنچے پہنچے

پہن زینہ و قف  
مہر و مہمانہ قف  
۱۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

جس کا منہ اور ہاتھ نہ ہو

[illegible]



مجنون نہ شوق میں نہ کرب و غم میں  
 نہ شوق میں نہ کرب و غم میں  
 نہ شوق میں نہ کرب و غم میں  
 نہ شوق میں نہ کرب و غم میں

رات گزری ہر مجروح میں تو روتی	انکسین پھر جانیکے اب صبح کو ہو تو ہوتی
کھول کر آنکھ اور ادید جہان کا فاضل	خواب ہو جا گیا پھر جاگنا سو تو سو تو

جم گیا خون کف قاتل پہ ترا میر ز بس	اون فرور و دیا کل ہاتھ کو د ہو تو ہو تو
------------------------------------	---

یعقوب کی نہ کلمہ اخراں تلک گئی	سو کا روان مصر سو کفان تلک گئی
بار و نسیم ضعف سے کل ہم اسیر بھی	سنا ہوا زمین جی کو گلستان تلک گئی
رہنہ زندہ گشت میں مجنون کو بھیج	گر ہم خون کو مار ہو بیابان تلک گئی
گو موسم شباب کمان گل کسی مانع	بلبل وہ چھپے انہیں یاران تلک گئی
کچھ آبلو کر تھے رہ آدر و شوق نہ	سو رفتہ رفتہ خار مفیدان تلک گئی

سپاہ اتنا حبیب بی کو موشوق میں فرمیر	مستانہ چاک شوقی دامن تلک گئی
--------------------------------------	------------------------------

جن جن کو تہا یہ عشق کا آزار مر گئے	اکثر ہمارے ساتھ کے بیمار مر گئے
بہوتا نہیں ہر اوس لب و خط پہ کوئی ستر	عمبسی خوش کیا سبھی بیکار مر گئے
یوں کانوں کان گل فرخنا چہین آہ	سر کو چمک کو ہم بس دیوار مر گئے
صد کاروان وفا ہر کوئی پوچھتا نہیں	گو یا متاع دل کو خریدار مر گئے

سناٹے سے مرے اسے جا بھی  
 سال کھ چپ رہا تو میں بولا

قطرہ  
 کہنے لگا نہ دوا ہی بکند اتنا ہی

۱۳۵  
 میں کہا میر جان بلب سب شوق

تو نے کوئی خبر کو بھیج بھی  
 تمام اسے فہم نہ گئی طبع ہے  
 رنگینی نہیں اس جو فانی طبع ہے  
 ہی ہو تو احوال کو شے میرے  
 بھلا تو ہی کہ یہ کسا فانی طبع ہے

قطرہ  
 اور غنایاں تو رہی لاکھ ویران  
 زاب و پیریشان یہاں طبع ہے  
 شوق کو ہم میں پوچھا جاو  
 ای جان یہ کچھ جانتا ہی نہیں  
 کس کا نام اسے نہیں لگتا  
 مائوس نے نہ کوئی دیکھو  
 فضا و فہم نہ دیکھو  
 شوق نہ تو لگا تو نہ شوق نہ لگا  
 شوق نہ تو لگا تو نہ شوق نہ لگا  
 شوق نہ تو لگا تو نہ شوق نہ لگا

موی جان بزم هم از رخسار دایه  
 صول کام کاد و طافه مان بوی  
 الی نامه بر کوی سیاهی  
 پیمان اول سوزان از نیم افرا  
 بلبل پرده طوفان بوی  
 کلک فوب درون چرخ  
 بهر اول انجام لب لب

کسانک غیر جاسوسی و کینو کو لگا آو کر رکاب جاتا جوی اندر ہی اندر کج گری تر آنا ہی اب هر کوز هر مکر دم آخر یہ رسم آمد و رفت و بار عشق تازه هر اسیری و چنین سیر می دل گرمی کو امید هم نسو سخت ناضی هر عاشق کی یہ فن عشق ہی آو کر ای طغیث حین کی تبار و دلیر کی نسو تکلف علم کو بیجا هر	الی اس بلا و ناگهان پر ہی بلا آو کر بلا و چاک ہی ہو جاو و سینه شک ہو آو کر یہ جی صد و گنیا تما سیر آو تن میں آو کر ہنوزہ جاو میری اور دنیا یوں آو کر و گر نہ برق جاکر آشیان میر احلا آو کر یہ بت نگین الی انچی پوڑ میں گرخا آو کر تو زہد پیر نابالغ ہو تر تہج کو کیا آو کر یہ دولت خانہ ہی اسکا و جسے چلا آو کر
--	--

برنگ بزم و غنچہ عمر ایک ہی رنگ میں گزری سیر میر صاحب گردل میر عا آوے	گونگ اسکو آو می هر عاشق کر نام کر در و خضر و خوب پشین حسین صان کر بڑھو نہیں ناخبا ز بے پاو سکے میر و لمین غبار جسکے ہو خاک امام سے
---	---

اچھیا ہر اگر چہ پکار ہوں مجھ پر کتاب و کر  
 و کر قصر کون بنا تو سنے اسکو خواہ کر  
 سب کہ دیوانی حال میں چاکاں ہو کر  
 سب کہ دیوانی حال میں چاکاں ہو کر  
 سب کہ دیوانی حال میں چاکاں ہو کر

لکھو کیاس اس آزار کی دوا ہی ہو  
 اور سیمان تین مری خانہ میں قابل سیر  
 صدم کدیں تو تک آکر دل ملا ہی ہو  
 سیکے کیونکی کو خیران کر کچھ نہیں مطلب  
 گے جو پادشاهین ہم چاک تو مدعا ہی ہو  
 تر و ہم کین اب بزمین میں ہوں  
 نگاہ غور کر کہ زمین چکر را ہی ہو  
 جو کوئی سیرت و طرح تو تک چہرے  
 جرات اسکو دکھا کر لاکھ لاکھ لاکھ

کسان تک شیب در و ز آہ و درد کی  
 ایک بات کو تو خیر چاہے شیب لیکن  
 پوس اول میں ہار و چکر کی جابی ہو  
 حسین جیوم سرفروغ شکر کی جابی ہو  
 خمر زق و در و ناگرد عشق وصال  
 خمر زق و در و ناگرد عشق وصال  
 خمر زق و در و ناگرد عشق وصال



سید افکنون سر ملو کی تدبیر کرینگے  
 فریاد اسیران محبت نہیں بڑھیں گے  
 دیوانگی کی شور شنیں کلاٹیں کی ٹبل  
 وہ اس سرسحر تو ہو گو کہ یہ سحر کار  
 رسوائی عاشق سر تسلی نہیں جوان  
 یارب وہ بھی دن ہو گیا جو ہر سو چلے  
 شب دیکھ کر کون سا کج بزدل اسیری  
 غصے میں تو ہو وگی تو بھر تری امید  
 دکھانہ مناجاتیوں سو کام کچھ اپنا

اس دل کو تین شکش تیر کرینگے  
 یہ نام کو سود میں ہی تاثیر کرینگے  
 آتی ہو بہا راب ہمیں زنجیر کرینگے  
 ہم حلق برید ہی سو تقریر کرینگے  
 مر جاوے گا تو نقش کو تشہیر کرینگے  
 کھٹان کی طرف قافلہ شکیہ کرینگے  
 کیا یارب اس خواب کی تعبیر کرینگے  
 ہر کام میں ہم جا کر قصیر کرینگے  
 اب کوئی خرابا تو جو اب ہر کرینگے

سید افکنون سر ملو کی تدبیر کرینگے  
 فریاد اسیران محبت نہیں بڑھیں گے  
 دیوانگی کی شور شنیں کلاٹیں کی ٹبل  
 وہ اس سرسحر تو ہو گو کہ یہ سحر کار  
 رسوائی عاشق سر تسلی نہیں جوان  
 یارب وہ بھی دن ہو گیا جو ہر سو چلے  
 شب دیکھ کر کون سا کج بزدل اسیری  
 غصے میں تو ہو وگی تو بھر تری امید  
 دکھانہ مناجاتیوں سو کام کچھ اپنا

سنی کر دے تو نظر نہیں آتے  
 اسیران محبت تم ہماری فرست کر  
 کہ ہم فقیر ہو گئے ہیں اور نہیں کی درگاہ  
 یہ جہل دیکھ کہ ان سچے میں اور ٹھالایا  
 گران وہ بار جو تہائیش اپنی طاقت کر  
 اپنا ہونو گا جو دھانڈا ازل ہی تب  
 بنایا ہو گا جب اس میں مٹے کو دست دراز  
 وہ انہیں پیر کر لیتا ہے دیکھ کر  
 دعوت ہی میں دیکھ کر دیکھ کر  
 جو بوی ملک تو وہ مطلوب ہم ہی  
 ابھی تک وہی ہے کہ ابھی تک  
 ابھی تک وہی ہے کہ ابھی تک  
 ابھی تک وہی ہے کہ ابھی تک

بانیچہ نہیں میرے احوال کا لکھنا  
 اس قصی کو ہم کرتی ہی تحریر کرینگے

دل کی طون کچھ آہ سوز کا لگاؤ ہو  
 روٹتا نہیں ہر باتہ ترا تیغ جو رستے  
 باغ نظر جو چشم کی منظر سب جہان  
 تقریب ہر ذرا کی جی جی جو کی اب

دل کی طون کچھ آہ سوز کا لگاؤ ہو  
 روٹتا نہیں ہر باتہ ترا تیغ جو رستے  
 باغ نظر جو چشم کی منظر سب جہان  
 تقریب ہر ذرا کی جی جی جو کی اب

[illegible]





وطلوعہ  
 اکثر آلات جو اس سے ہوتے  
 آفتین آئین اس کے مقدم سے  
 یکدم وہ یکلین بر جہان جلیان  
 پہنچ نکلی اس آبدی و نور

آواره میرشاید وان خانک ہو گیا ہو  
یک گرد او ٹھم چلی ہو گاہ اسکی رگنہر سو

دعده و عید پیا روی که تو قرار بود که  
فترت کنی بنامی هر که می تو تو بنام  
از بس که پیا رویی تیرم من گلرو  
مینست مرگیا یون که زانجین ساقی

۱۰ غیر میر خجگو کر عثمان نہ مارے  
سے بنو دی کھر نو کوئی چار ہو دی

رہی نہ بختی عالمین دور خامی ہے  
نه اوٹھ تو گسرا کر چاہتا ہوں مشور  
ہزار عیف کمینوں کا چرخ حامی ہر  
نگین جو بیابان ہر گز کرتو کیسا نامی ہر

یوئی ہیں فکرین پریشان میری بارون کی  
حواس خمسہ کر جمع سو نظامی ہے

انجام دل غم کش کوئی عشق میں کیا جانے  
وان آرسی ہی وہ جریان سب چھٹی تیر  
کیا جانیئے کیا ہوگا آخر کو خدا جانے  
ہر حق بطرف اس کی حکمت تو مزا جانے  
گدڑی ہو جو کچھ ہم پر سوا سکی بلا جانے  
صاحب کو خبر کیا ہو لذت و غم و لگی

[illegible]





[illegible]





۱۲۸

بیکلی مارو انجی ہے  
دیکھتے اس کے سالی کیا ہووے  
سکھتے ہم تو مسکے تو جے  
دل گرفتہ شری با ہووے  
عشق کیلے درست اکرنا  
جلیے وہ جس کا دل لگا ہووے  
پیر نہ شیطاں جیو آرم سے  
سنا پراس پو سے بین خدا ہووے  
نہ سنا تے رات یک نا  
عالمبا میب





[illegible]

ملک آٹھویں کی حکومتی نذر و فراتہ و زوکی  
 ہر چیز کی ترقی و قیامت میں سر ہارے  
 رستے میں ترسے ہوئے رستم کی کیست  
 کا بیگ و بار انداز ستاروں کی تہا  
 ظاہر ہے کہ منہ بہرے لیا ہے بتان کا  
 ان ہی چوونین کہ چوونین میں اب چھانوں  
 کن کی روشنی کا بحر اب ہوا  
 ۱۴۶  
 کب کی عورت کی پیشہ پیشہ  
 آتے ہیں جو کہ جس کو اپنے  
 پیا پزیر ہے دل کی تکیہ چھانے  
 خاک اس کے گردن پر چھانے  
 چھوڑا رہے چھوڑا رہے  
 آتے ہیں جو کہ جس کو اپنے  
 پیا پزیر ہے دل کی تکیہ چھانے  
 خاک اس کے گردن پر چھانے  
 چھوڑا رہے چھوڑا رہے





غفلت میں گئی اہم می ساری جوانی  
 ای عاشق کے بارین  
 تھی آبلہ دل کہ ہمیں تھی جوانی  
 پہوٹانہ تو یہ نظر اک بونہ بھی باقی  
 ملت کہ ہمیں اک شہ پر آوارہ جن میں  
 نکلے ہر یہ کسی پوس بال فشانہ  
 بہانی ہر چہ کہ طلب جو ہم میں یہ آن  
 لکنت کہ ادب جگہ اسے بات نہ آتی

جان اگر میوه که کمین  
بسی کسوفی پریشان کشانی  
بی سبب نیت بی جرمیت  
وین نو سحر بین شوم بانی  
هر چه تو دوست بین تو در راه آب  
چون جهان را میان تو دوانی  
در آن پستی

فقطه

کیون نہ ہو و نہ عزیز و اما میسر  
کسے کو سچ میں خواہز بہتا ہر

<p>         بیہوشہ جا چلنے مارہن ہم بھی          تحفہ روزگار بہن ہم بھی          اسمین بڑا اختیار بہن ہم بھی       </p>	<p>         آج کل بقیار بہن ہم بھی          آن میں کچھ بہن آن میں کچھ بہن          منع کر یہ نہ کر تو اس کا صح       </p>
---	---

*(Faint handwritten Persian script)*



چشم سحر کو کج خلقی سے نہ دیکھو  
 نہ جھجکے نہ شکر نہ شکست نہ  
 نہ جھجکے نہ شکر نہ شکست نہ  
 نہ جھجکے نہ شکر نہ شکست نہ

دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا

چہرہ مست نقد وقت نشیہ	آج جو کچھ ہو سو کمان گل ہو
بند ہو تجھ سے یہ کھلا نہ کہو	دل ہو یا خانہ و مقفل ہے
سنیہ چاکلی بھی کام کرتی ہو	یہی کہ جتلیک مغل ہے
قطعہ	
ایک ہاتھ نوین شوق کی تیر ہو	دامن بادیر کا انچل ہے
نگ گریہ بزمین سر کو ڈال کر	دل بھی کیا لوق ووق جھل ہے
قطعہ	
ہجر باعث ہر ہنگامی کا	غیرت عشق ہی تو کب گل ہو

مر گیا کو کہن اسی غم میں	
سہ گھڑ او جہل پہاڑ او جہل ہو	
جاگداز تخی کمان آواز عود و چنگ ہو	دکھو سونا لونکا ان پر دین کچھ ہرنگ ہو
روحو دخال و زلف ہر پیر سنبل سو گزل	اسکین ہونچ چین آئینہ نیرنگ ہے
میسون کو پیر کیا آخر ہو سب عاشر	بعد از ان او کو کہن سہری ترا اور سنگ ہو
آہ ان خوش قاصد کو کہ کہ بر میں لائے	جیکے ہاتھ نو قیامت پر بھی عرصہ ننگ ہو
عشق میں وہ گھر جو اپنا جس میں مجھوں تک	ناخلف سار قیدیہ کا ہاری ننگ ہو

دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا

۱۲۹  
 اسے لگاؤں اور کہا ہی ہوئے  
 اسے لگاؤں اور کہا ہی ہوئے  
 اسے لگاؤں اور کہا ہی ہوئے

دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا  
 دور نہ ہر مریض کیا ہو گیا





جس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا  
 جس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا

خوب تھو و خون کہ تہم کی گرفتار و نہیں تھو دشمن جو جانی جو اتو تہم سے غیر و نہ کی لیے مت تہم کی گرفتار و نہیں تھو ہمارے خاک پر مگر کہ لیکن نہ کیا تو نو اور اگر اکٹھا گرچہ ہم عشق غیر و نہیں تہم کی ثابت و	غیر و نہیں تھو کہ تہم کی گرفتار و نہیں تھو اک سماں سا ہو گیا وہ بھی کہ ہم یار و نہیں تھو ہم بھی اک سرور و ان کی ناز و بردار و نہیں تھو آہ کیا کیا لوگ ظالم تہم کی یار و نہیں تھو قتل کرنا تھا ہمیں ہم بھی گنہگار و نہیں تھو
---	---

اک رہا تھو کا کی صف میں ایک کو گلو و ہو و دل جگر جو میرے دونوں اپڑ غم و نہیں تھو	
---	--

بغیر دل کہ یہ قیمت ہر سار و عالم کی کوئی ہو محرم شہنشاہی ترا تو میں پوچھوں ہمیں تو باغ کی تکلیف سے معاف کرو تنگ تو لطف سے کہ کہ جہاں طلب ہو تو گزرتو کو تو کج دوا کج انجی گزری آہ گھر و ہمیں درد و الم میں فرق کر لیسو	کسو کو کام نہیں رکھتی جنس آدم کی کہ ہر ہم عیش جہاں کیا سمجھ کر ہر ہم کی کہ سیر و گشت نہیں رسم اہل نام کی رہی ہر بات سری جان بد کہی آدم کی جہاں جو ادن فی بہت کی تو کج و فاکم کی کہ صبح عید بھی یان شام ہر محرم کی
---	--

قص میں میر نہیں جوش داغ سینے پر ہوس نکالی جو ہم تو بھی گل کو موسم کی	
---	--

جس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا  
 جس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا

۱۵۱  
 غلام حرم جسے کسو کی زبان سے  
 اب غم کو بھی نالگی سوزش جلا  
 کہ جہاں سے آئی وہ کس درد و دمان سے  
 اس غم کی کتاب میں اس داستان سے  
 آنے کا اس جہنم میں سبب بیگانی سے  
 چون برق ہم تڑپ کر کر آئینہ ہوئی  
 اب ہم کہہ رکھی کہ کہ عیش و تہن  
 انہی غم کوئی جہاں ہمیں  
 انہی غم کوئی جہاں ہمیں  
 انہی غم کوئی جہاں ہمیں  
 انہی غم کوئی جہاں ہمیں

اس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا  
 اس کا جو در جام بیوتا  
 جان چا غم و ملام بیوتا  
 دامن چا غم و ملام بیوتا

از دیدن ترس و دلشسته شدنش  
 او را لب تشنگی و کینه چهره داشت  
 اس جلد چاه و بوی فتنه زانوقت  
 عزمش بر تنگ چال نکلایین بود  
 به چال یاری و سوده بازی کی بات کی  
 بقدر آتش تباها که کرم سوم کل  
 سینه یین آفتاب زبون تو را  
 آب دلو آه کونی درن می دسا  
 ۱۵۲  
 غم سیر راه مین از کالی نجات کی  
 سجده اس آستان کایا پر وفات کی  
 کافر بود تو کی محبت مین میر جی  
 مسجد مین آج آفر تو قشقه در بود  
 غم سیر راه مین از کالی نجات کی  
 سجده اس آستان کایا پر وفات کی  
 کافر بود تو کی محبت مین میر جی  
 مسجد مین آج آفر تو قشقه در بود

107



[illegible]

دل پہ فون کی اک گلابی سے  
 جی ڈھک جاسے سب سے  
 رات گزری گئی کس خرابی سے  
 کھلتی کم گئی کس خرابی سے  
 اس کی آنکھوں کی غم جانی سے  
 بے وقوفی غم جانی سے  
 داغ ہوں اس کی بے ندرت سے  
 کام سے عشق میں بہت بد میں سے  
 ہم میں غم جانی ہوں سب سے  
 دن دردی میں جو ہم شام کر گیا

۱۵

ہمارے ابرو ٹھہر کر چو گیا ہے  
 مصائب اور غم پر دل کا جانا  
 ہمارے خاک پر بھی رو گیا ہے  
 عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

مر نہ سو کیا میری صاحب ہو ہوش نہ کیا کرے  
 جی نہ پاتھ ادھما گئی پرستو دل نہ ادھما گئی

کیا کیا بیٹھو بڑ بڑ تم پر ہم سے بنا کر  
 ادھی نقاب سے باریب سے تکلف سے  
 کب کب تم نے نہ نہیں فی جونی عین غمی  
 صبح وہ آفت اٹھ بیٹا تہمت نہ کیا فصد  
 اندری یہ دیرہ درائی ہوں نہ مکر نہ کونم  
 آگ میں غم کی ہو کر گدازان جسم ہوا سیلی  
 محروم ہو کر نہ کی بھی حد ایک آخر ہوتی جو  
 خضر چوہل جاتا ہو گا ہو آپ کو بولا غم نہیں

چکوا تین دھما گئے گھر گھر دوہن گھر گھر  
 جب مگر اس راہ سے ہو کر نہ تم سے جیو کر  
 تم ہو یونہی جان کر گھر و تلوہ میں گھر گھر  
 کیا کیا فتنو سر جوڑی بلکو کر ساو ساو گھر  
 آسک میں ہمسے ملا کر گھر پر خاک میں ہو ملا کر گھر  
 یعنی بن شعلہ ہو کر خوب ہی ہم جی تار گھر  
 کشتے اس کی تہم گھر تین کب گھر گھر  
 کھو گھر گھر اس راہ کو نہ کا ہو کو پانچ گھر

اک روز جی دل میں تو اس کے چہرے  
 گزرتی ہو جی مضطرب حال میں  
 ہم نے زمین بھی بہت ترانہ کہہ کر  
 غم کا غم نہیں جی کا کہہ کر  
 غم کا غم نہیں جی کا کہہ کر  
 غم کا غم نہیں جی کا کہہ کر  
 غم کا غم نہیں جی کا کہہ کر



کیا بعد مرگ یاد کرد و نگذاشت  
سوار با جفائین مین جب تک حیا کیا

اب وہ جسک طیش سر تر پتا ہر تشنہ لب  
مدت تک جو میر کا لو ہو پیا کیا

بتیا بیوت کے جو رس مین جیکم مر گیا  
اگر آہ سرد و غم حشر مین کج جا  
ہو کر فقیر صبر مری گوار پر گیا  
جلتا ہو مین سنون کہ جہنم ٹھہر گیا

تیری ہی رنگز مین یہی جبار ہا ہر شوخ  
سنیو کہ میر آج ہی کل مین گزر گیا

کیا خط لکھو مین و فرس فرصت نہیں ہی  
سب کو خط لکھو پوشیدہ قاصد کج جاتا  
لکھتا ہوں تو پھر یہی کتابت ہی ہی  
چلا یہی یار کمر کو چے کو پھر جس پر چپا لگا

تمام شد دیوان اول میر تقی



۱۵۶  
جن مردان کو انجمن دین بین عین خان کو  
سم کرین بین کرین خان کو  
مقصود در علی کا ولی کا  
کے قصود کے پوری راز کا حصول کا  
قطعہ



دیوان دوم

بسم الله الرحمن الرحيم

ہر ذی حیات کا ہر سبب جو حیات کا  
 بکھرے ہر ذلت اس رخِ عالمِ فردِ پر  
 در پردہ و دی معنی مضمونِ نون اگر  
 ہر تحصیل خاکِ سہرا جزا و فو خطان  
 مستلک اس حشرِ عشق کی جانِ مینِ قدرِ مگر  
 اشجارِ پود وینِ خامہ و آبِ سہ سجار

جانب بر جہت عالم برین کے اصول کا  
وہی ہوئی ہوئی شش کا کہ جس پر سوا تصور  
بہار کے حسن کیا ہے جس پر کیا  
چوہہ متعجب نہیں کہ جو کہ  
نہاں اور اس کے عین کے کہ  
عزت علی کی قدر علی کی محبت جو وہ  
مورہ کہ اور وہ علی کی محبت جو وہ  
پایا کی کو جو جو کہ اور وہ علی کی  
جس نے متعجب کیا کہ وہ کی وہ کی



کب بندگی کی میری سیر سی بندہ کر لگا کوئی  
 تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت  
 گردن کشی کیا حاصل نماند بگو لو کہ  
 اس گریہ خونین کا ہر ضبط تو بہتر ہو  
 یہ نقش و لون پر سر جان کا نہیں اسکو

رکنا قدم پہنکو قدم کب تک سم ہو  
 شخصیت ایسی کسی تھی ختم ہل کب  
 نور اتون کو دوش نبی پر قدم کو رکھ  
 رام خدا میں ادون زدو بار پھر بھی تھیں  
 نسبت نہ بندگی کی ہو جسکی دانست

فکر نجات میر کو کیا مع خوان ہے وہ  
 اولاد کا علی کو محمد کر آل کا

وقت سونہیں خالی جانوں کا کپاجانا  
 ہم جاہ و چشم یا نکا کیا کہہ کر کیا جانا  
 یہ بھی چرا کوئی غور شیو غلط پیا کر  
 کب بندگی میری سی بندہ کر لگا کوئی  
 تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت  
 گردن کشی کیا حاصل نماند بگو لو کہ  
 اس گریہ خونین کا ہر ضبط تو بہتر ہو  
 یہ نقش و لون پر سر جان کا نہیں اسکو

مخلوق آدمی نہ ہوا ایسی چال کا  
 تما مشورت شریک حق لایزال کا  
 چوڑا نہ نام کہے میں کفر و ضلال کا  
 ہمہ بود منہ تو دیکھو کسوا شمال کا  
 رفنا مجھ پر حشر عین دیکھ ہی چال کا

کب حضور مسیحانی مرست کا نرا جانا  
 خاتم کو سلیمان کی انگشت ریا جانا  
 منہ صبح رکھا جانا پھر شام چپا جانا  
 جانری خدا اسکو میں تھکوا خدا جانا  
 آخروہ جرات نکلا ہم جسکو تہلا جانا  
 اس شوت میں سر کاڑی چون سیل جانا  
 اچھا نہیں چہرہ پر ہو کا مہا جانا  
 عاشق کو حقوق اگر ناتی بھی شام جانا

کب بندگی کی میری سیر سی بندہ کر لگا کوئی  
 تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت تہنا نہ دیت  
 گردن کشی کیا حاصل نماند بگو لو کہ  
 اس گریہ خونین کا ہر ضبط تو بہتر ہو  
 یہ نقش و لون پر سر جان کا نہیں اسکو

چو خطا کردی که در راهی که میروی  
 رفتار و طور و طرز و روشی که میروی  
 پیکار و کوشش و کوشش و کوشش  
 هم دل زده ز کشته عشق و کشته عشق  
 کشته عشق و کشته عشق و کشته عشق  
 عزت بی بعد و لذت بی آرامش  
 مجلس بین جب خفیف کیا چه آرامش  
 آنم که پیمین تو نه چایست تا هر سحر  
 راه مصعب عشق بین یار و نصیب یار

شکاید کباب گر که گمبیا کبوتران فر  
 خوشی مزاج از بس یایوس باویر بین  
 جس با تهمین رهاکی اوسکی مکر همیشه  
 سبب میج کی یہ باتین بین شاعر و کی در  
 طرز نگاه اوسکی دل لیگ کر سبب سونگ  
 نم واقف طریق بر جاتی نہیں ہو  
 کچھ ہی معاش ہو یہ کی ان ذرا شک  
 ملک ترک عشق کو گمبیا بہت ہو کر ہم  
 واعظ کو یہ چاہن ہو شاید کہ فریبی کر

خامه اور اچھر کر ہر اوسکی گلی میں پر سنا  
 رنگے جو خمیں جنگل اپنا ہوا ہو گھر سنا  
 اس ہاتھ مار کر کاسر پر تہہ ہا جو کرسنا  
 باریک ورنہ زک سوکب ہر اس کرسنا  
 کیا مومن ویرین کیا گبر اور تر سنا  
 یان راہ دو قوم ہر اب رو کا سفر سنا  
 جب تون ہمارا جی دیکھنے کو تر سنا  
 آدھ ہا نہیں رہا ہر جہاں ہم رخ فر سنا  
 رہتا ہر حوض ہی میں اکثر چرا گھر سنا

۱۵۸

در  
 در

انداز سے ہر پیداسب کچھ خبر ہو اسکو  
 گو میرا سر دیا پٹا ہر سبب خبر سنا

جبران بن اس کو کچھ خبر ہو اسکو  
 یہ بھی خامہ با تو دل طلب ہو کر  
 آنکھیں جو پورین تیری تو فوجی کا کر  
 عالم عالم کہ نہیں تو سب ہو کر  
 اس صاحب بن چین کچھ خبر ہو کر  
 اس صاحب بن چین تو تیرا کب شب ہو کر  
 کدلی ہی اپنی دن بین تو تیرا کب شب ہو کر  
 کدلی ہی اپنی دن بین تو تیرا کب شب ہو کر

تیغ شرم سواسکے مرا سر جدا ہوا  
 قاصد کو دیکھ کر خد نہیں کچھ چہا نہ ہو  
 وہ تو نہیں کہ شک تھی ہر نہ تھک کر  
 جبران رنگ باغ جہاں تہا بہت رکھا

شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع  
 شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع  
 شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع  
 شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع

شکر خدا کہ حق محبت ادا ہوا  
 جانا ہر اتوجی ہی ہمارا چلا ہوا  
 نکلے ہر کوئی محبت دل اب سو چلا ہوا  
 تصویر کی کلیکی طرح دل نہ دھا ہوا



جانی نہ خدا اس گمشدہ چراغ کی  
تقصیر جان در زمین ہونے کی  
گر مٹی چراغ کر سی نہیں وہ مریخ میں  
وہ آگ ہو رہا ہو خدا جانے غیب نے  
اتنا کسا تماشہ شری و گریہ ہونے کا  
اب گنتہ گنتہ جانیں طاقت نہیں رہی  
تنگی لگا ہو کر فوہم اپنا ہی ہر گری  
کی چشم تو فریاد باز کہ کو لاد رہا  
کیا کیا زبان میرے کہنے میں عشق میں  
دل ہاتھ سے دیا ہو جدا سر جدا دیا

جانی نہ خدا اس گمشدہ چراغ کی  
تقصیر جان در زمین ہونے کی  
گر مٹی چراغ کر سی نہیں وہ مریخ میں  
وہ آگ ہو رہا ہو خدا جانے غیب نے  
اتنا کسا تماشہ شری و گریہ ہونے کا  
اب گنتہ گنتہ جانیں طاقت نہیں رہی  
تنگی لگا ہو کر فوہم اپنا ہی ہر گری  
کی چشم تو فریاد باز کہ کو لاد رہا

دل ریزہ حذت کی طرح میں اٹھا دیا  
جب تیج وہ بلند ہوئی سر جھکا دیا  
اب دل فسر دگی سے ہون پر بجا دیا  
میری طرف سے اس کا تین کیا لگا دیا  
سو تو نے ماری مار کر آ کر بجا دیا  
ملک ملک چلی صبا کہ دیا سا بڑھا دیا  
کڑھنے نے لکے جی کو ہار کر کیا دیا  
کس مدعی خلق فریاد کو جگا دیا

سیرین خیال کو گریہ کی طرح  
ان رشتہ کو کوئی وار عشق کا  
پورا جان کرنا آرزوہ کار  
کو تو نے جان کرنا آرزوہ کار  
ہونا نہ میرے کشتہ وفا نہ  
سیرین خیال کو گریہ کی طرح  
ان رشتہ کو کوئی وار عشق کا  
پورا جان کرنا آرزوہ کار  
کو تو نے جان کرنا آرزوہ کار  
ہونا نہ میرے کشتہ وفا نہ

سبتو نگراں کہ تہا ہی آزار عشق کا  
بر پر دگی بھی جاہ کا ہوتا ہے لازم  
زندہ نے سیکھ لوں مری کو گرہا ہو کر  
خواہان مرگ میں ہی ہوا ہون گنا  
منصور نے جو سر کو لایا تو کیا ہوا  
جیتا رہا ہو کوئی بھی میرا عشق کا  
کہلتا ہی ہر زمانہ یہ اسرار عشق کا  
جو زمانہ میں ہی تھا جو گناہ عشق کا  
جی منچر ہی ہے ہر جو خیر ار عشق کا  
بر سر کہیں ہوا ہو سزاوار عشق کا

کب اوسلطان مہر عشق نہ پاگی جھکو  
دل تہمزدہ کس وقت اس میں جانا  
ماتان آگاہ کا ہر دم فریب نہ دیکھ  
ہم ایک دم میں وہ بے دیگس  
نہادش کو تو ہم پر دل پر کو خوب غالی کر  
ہر دم کہیں کوئی نہیں گلا نہ  
جرات اسکو دے جانی اور نکل چڑھا  
ہوا ہون تنگ بہت کوئی دینے نہ لچو  
لہجی کو ہاتھ ادا کر دھک لیا نہ

کب اوسلطان مہر عشق نہ پاگی جھکو  
دل تہمزدہ کس وقت اس میں جانا  
ماتان آگاہ کا ہر دم فریب نہ دیکھ  
ہم ایک دم میں وہ بے دیگس  
نہادش کو تو ہم پر دل پر کو خوب غالی کر  
ہر دم کہیں کوئی نہیں گلا نہ  
جرات اسکو دے جانی اور نکل چڑھا  
ہوا ہون تنگ بہت کوئی دینے نہ لچو  
لہجی کو ہاتھ ادا کر دھک لیا نہ

سیرین خیال کو گریہ کی طرح  
ان رشتہ کو کوئی وار عشق کا  
پورا جان کرنا آرزوہ کار  
کو تو نے جان کرنا آرزوہ کار  
ہونا نہ میرے کشتہ وفا نہ  
سیرین خیال کو گریہ کی طرح  
ان رشتہ کو کوئی وار عشق کا  
پورا جان کرنا آرزوہ کار  
کو تو نے جان کرنا آرزوہ کار  
ہونا نہ میرے کشتہ وفا نہ

کب اوسلطان مہر عشق نہ پاگی جھکو  
دل تہمزدہ کس وقت اس میں جانا  
ماتان آگاہ کا ہر دم فریب نہ دیکھ  
ہم ایک دم میں وہ بے دیگس  
نہادش کو تو ہم پر دل پر کو خوب غالی کر  
ہر دم کہیں کوئی نہیں گلا نہ  
جرات اسکو دے جانی اور نکل چڑھا  
ہوا ہون تنگ بہت کوئی دینے نہ لچو  
لہجی کو ہاتھ ادا کر دھک لیا نہ





۱۶۱  
سپاسگزاران محبت میں قدر خالص  
بد و خیر کی نین، ہر دل سے گذار کا  
اس لطف کی نہ غفلت نہ لگنا کہو  
کھینچ کر نہ غفلت نہ لگنا کہو  
کو تارہ تھا خفا جو رہا غم یا زکا  
حی ہر وہاں سب ہر گز نہ شتاب  
دارانہ اپنے ہاتھ سے ہر دراز کا  
کشتہ چون یارین تو تر و تازہ حیف  
نہ بلکہ اگر کسی دین باطن کا  
لا نہ ہر گز

هم پادشاه کون جواس معرکه کینج | کسکه ترازو یار کاتیرنگه

ایسا فقیر جو نابھلا کیا ضرورت تھا

و دون جهانين مير عيش رو سيم پرا

مجلس میں سنہ پنجم یکایک اور چل چلا

گل کو چین میں جامی سے نکل پڑا

کہنے لگا کہ یون ہی کوئی دن سوچیں

بابونین اور بیج زمین گیہوی کو بل پڑا

ملنے میں اوس ملک کو نہایت غلط

دیکھی جو اسی شہر تو یہ لڑکا مچل اٹھا

مذکورہ سیری سوخنی کا جو حل پڑا

پہونچ کر کوئی اوس تن بزرگ کا طرف

مین جو کہا کہ اگ سے ملے ہو دگر بیچ

بل کیونکہ گناہیہ کہ گناہیہ ہوا ان

تتم اختتام اگر چه مزاجون میں کہ ہو ایک

پہا نہیں جو انکھ سے آنسو ترے لیے

سراسر کے پانوں کی زمینیں دہشتی ستم ہو چکی ہیں

گرمیش غلام نیچر سکاو گل پڑا

چهره تمام زرو زر ناب ساهوا

لچر آب وید فرات خوننا سبیلو

ابرو فرنگ گنہیں تو تانا سہا سہا

مجلت ۵ سرو جزو مجین است

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲

شاید جنگ که اضمحلال یک تخت بود

وہ دن کہ تو کہ اشک و چہر کا و سا کیا

مدن کیا تھا یا رہنے قدر ناز و بلند

[illegible]

بخون میری کون اب اسے چکا  
 نمودن سے آتش و بیا کا  
 کردن کی رخصت درم شکو  
 م سوسن دیلا شورا س بینوا کا  
 وہ ترک دست کسی خیر نہیں رکھا  
 کہ میں شکار زمین یون جگہ نہیں رکھا  
 بدو آنکھ جو پوتی سے اس کی دیکھ  
 ہوا حال تو بد نظر نہیں رکھ

۱۶۲  
 رہے نہ کیونکہ یہ دل باختر سدا  
 کہ کوئی آوے کمان میں تو نہیں  
 جنون کی دم میں ہر خاتہ اور دیوانہ  
 ہونا کہ جاہ گاہ از نہیں  
 کہیں ہیں ایک ہیست رنگ اور چاک کا  
 ہزار جیت کہ میں بال و پیر نہیں رکھا  
 تو کوئی زور سے نہ ختم ہوا  
 کہ طبع عشق میں جگر سے نہیں  
 خدا کا اندر سے یہ اختیار نہیں رکھا  
 جو خوب دیکھو تو میں چاہے نہیں  
 جو کوئی شک لب و زخم نہیں رکھا  
 جیسا جیسا ہر جگہ سے نہیں رکھا  
 کیا اسے جانے کا ہے نہیں رکھا  
 قدم در تھامے نہیں رکھا  
 ہر جا دور اسے نہیں رکھا  
 ہر جا میں نہیں رکھا  
 ہر جا نہیں رکھا

میں تو اس سے بڑا ہوا  
 بیا تو در صوفی خانہ سے  
 کہیں اس نغمہ کی گونج  
 نہیں سنو وہ دہرائی  
 اور جو کچھ کہی  
 انہوں نے  
 لکھا کہ

طرہ افش خیر گلستان سے دل		مقتبس یان سے شعلہ طور کا	
مرگے پر خاک سے بے کبر و ناز		منت جب کو سر کو سو مفرور کا	
شیکرے کو قدر ہے اسکو نہیں		تو نے جب کا سر سر فقور کا	
ہو کھڑا وہ تو بری سی ہے کڑی		تہہ کھلے تو جیسے چہرہ حور کا	
دیکھ اوسے کیونکر ملک پہنچ نہو		آنکھ کے آگے یہ بکھتا نور کا	
چشم بہت سے کھو رہتی نہیں		کچھ علاج مح میر اس ناسور کا	
نظریں طور رکھ اوس کم ناکا		بہر و سا کیا ہے عمر بیوفا کا	
گلوں کو چیر ہن ہن چاک سارے		کہلاتا کیا کہیں بند اوس قبا کا	
پرستش اباسی بت کی جو ہر سو		رہا ہو گا کوئی بندہ خدا کا	
بلا میں قادر انداز اسکا نہیں		کیا یکہ جنازہ جسکو تا کا	
بجا ہے عمر سے اب ایک حسرت		گیا وہ شور سر کا زور پا کا	
مراوا خاطر دن سے تھا و گرنہ		ہر ایت مرتبہ تھا اتہاس کا	

ہر جا دور اسے نہیں رکھا  
 ہر جا میں نہیں رکھا  
 ہر جا نہیں رکھا  
 ہر جا دور اسے نہیں رکھا  
 ہر جا میں نہیں رکھا  
 ہر جا نہیں رکھا



[illegible]





برای جلد یکم





[illegible]

چاہے میرے گزریے اس کا نام  
سر بسیر کیسی ایک وہ پرکار  
حیرت زدگی کی سر منج چین  
سب ایسی بھری بھری کب سے  
جا رہے شور و فلک کی طرف  
بسکہ میں اس غزل میں شعر بند

درجی شور مزاج شیب مین ہے  
میرا تنگ جوان ہے گویا

ان تحقیق نمین کہ کامیلاں خواب پر تہا  
اون بروز و سترہ کرب میری جبین در تہا  
آن خوب و ناز کا کچھ لطف کم ہے مجھ پر  
تیشے سے کوکین کو کیا طرفہ کام نکلا  
عصمت کہ اپنی وان تو روزی ملک میری  
کل ہم وہ دونوں یکجا ناگاہ ہو گئی تھی  
ہوش ڈر گئی سبوش ہو کر سے اس کو

بالین کی جاہ و شہبازان سنگ مر مر تہا  
تیغ و سنا کر مہم پر اکثر مرا جگر تہا  
یکم ورنہ اس جاہریون ہی کا گذر تہا  
اسے تو ناخوشیوں میں طو کا بنہ تہا  
افرش ہوئی جو مجھ پر کیا عیب میں شہر تہا  
وہ جیسو برق خاٹف میں بیسے ابر تہا  
مخ چمن گرید اک مشت بان پر تہا

کمالی است که به این دنیا می بیند و این جهان را  
 به شوق نمی خورد و با قوت و قدرت  
 در این دنیا می بیند و این جهان را  
 به شوق نمی خورد و با قوت و قدرت  
 در این دنیا می بیند و این جهان را  
 به شوق نمی خورد و با قوت و قدرت

دامن یک اسفزونین  
 خاک بی بگری اگر سونا سپید  
 ز بوی زینج هم گریب  
 چرخ یک کیون یو عاشق  
 سیمای دل

۱۶۷

[illegible]



[illegible]





[illegible]

[illegible]



امام ادراسی که از رویه کرد زبیر و کبابیا  
روان سیاه او را می جانی نهین نظر  
یوسف زنند که است با حق بلایا  
می دیکر کا می ایست عشق قبول  
این آنگ سز اول گردن گرج چالا  
کودردون که آخر نیست در کبابیا  
کرده سینت سوخته کبابیا  
کی بودیت







در سون کبریا کی است نگاه بر روی او  
 کی دن جدا غیبت است بگو طلب یک  
 جو کام میجر بی زنی سو آب سو سطح  
 آب جهانی کو چو ننی بگو طلب یک  
 سب در درو شدت کاس دل بی عمل دل  
 هم جزو فلک کون مشعل بنین بر یاب  
 یک چو نیون کو یک پادون کس دل و دل  
 ۱۷۹  
 کجاست که بجا اسکال تاب بنین  
 کیا بگویند چون بین کس برون  
 تشویش بختی بجا آه خنک دل  
 اس کجاست که بجا نیست اس کجاست  
 کجاست که بجا نیست اس کجاست  
 شمع کاس مسجد بین بین اس کجاست  
 طوفان میر و زور اس کجاست  
 نماند کس طبع اس کجاست  
 نماند کس طبع اس کجاست



[illegible]

دل و دست جلا بہ مکان یک  
 بن زمین از کما سومان گی  
 ہون اشکونی از ہی سا

ایک ہم اسٹون نہ جان لگ  
 بہرست تلاش میں اسٹا  
 قطعہ

اب جو عیسے فلک پہ سنا وہ بی  
 شوق بین راغون فلک جہان لگ  
 شوق بین راغون فلک جہان لگ

عجب کیا جو اس زلف کا سایہ دار  
 بہر چراغون کو بھی پریدار

نہیں میرے ستانہ صحبت کا باب  
 مصاحب کرد کوئی ہشیار سا

حیران ہو خطہ خطہ طر عجب عجب کا  
 کہتے ہیں کوئی صورت یعنی ان  
 نسبت درست جسکی اس موسوی پا  
 افسوس پر نہیں تو انصاف دوست و نہ  
 سودائی ایک عالم اسکا بنا پر دیکھ  
 منہ او سکھ منہ کا اور پشام و سرکھون

جو رفتہ محبت واقف ہو اسکی مہربا  
 یہ وجہ ہو کہ عارف منہ دیکھتا ہو سبکا  
 ہر در ہم اور ہم حال سکر در و شب کا  
 شایان لطف دشمن شایستہ غنیمت کا  
 ہر چند عزتی ہے وہ خال کھنکھ کا  
 اب ہاتھ ہو دیا ہو سر رشتہ یلین کا

کیا آج کل سواد سکر یہ بر تو جی ہے  
 منہ اون نو او سطرف ہو پیرا ہو میر کب کا

سیکھوون بیکسوں کا جان گیا  
 واسے احوال اس جفاکش کا  
 داغ حرام ہو خاکین جی ساتھ  
 کل نہ آفرین ایک یاں تیرے

پر یہ تیرا نہ امتحان گیا  
 عاشق اپنا جھوہ جان گیا  
 جی گیا پر نہ یہ نشان گیا  
 آج سو سطرف گمان گیا

کس در دست عشق کو بار بار بیکسوں کا جان گیا  
 اس نورق میں ہم جہاں جہاں بیکسوں کا جان گیا  
 ہوا جو دیکھتے ہیں تو توڑاں بیکسوں کا جان گیا  
 دل تو جہاں کی اور اشارت کی بیکسوں کا جان گیا  
 سچا افسوس کو جو بیکسوں کا جان گیا  
 اس میں بیکسوں کا جان گیا  
 جب تو کیا خیال کیا گیا

سوز درون سے تمام کیاب شوق ہوا  
 ہر تاسہ جو کوئی اور کہتے ہیں حق ہوا  
 دل میں رہا نہ کچھ تو کی بیکسوں کا جان گیا  
 یہ شہر جہاں تمام لڑتے ہیں سنس ہوا

۱۷۸

کس در دست عشق کو بار بار بیکسوں کا جان گیا  
 اس نورق میں ہم جہاں جہاں بیکسوں کا جان گیا  
 ہوا جو دیکھتے ہیں تو توڑاں بیکسوں کا جان گیا  
 دل تو جہاں کی اور اشارت کی بیکسوں کا جان گیا  
 سچا افسوس کو جو بیکسوں کا جان گیا  
 اس میں بیکسوں کا جان گیا  
 جب تو کیا خیال کیا گیا



کوتی کو خوش ندرت بادگر این ندرت  
نقصیل حال میری تھی با عشق ندرت  
اک دن زبان بدو گلاب کی لعل خوار  
ہوئی جو علی از زبان نیند ریز  
کیا جانور رفتہ کی ہو تال تیرا  
دیکھا نیم صبح ان ایام مال  
اب مجھ میں گلی کو کمر نیند  
کے نقش کو بھی اس فشان  
کوتی کو خوش ندرت بادگر این ندرت

[illegible]



[illegible]

کیا میں ہی جو چشمک انجمن ہون عشق کو  
اس دم فرمایا کہ کمال کا بیان کرے  
کیا زہر چشم بارگاہ کوئی بیان کرے  
جس طرح نگاہ کی اسکو سلا کرے  
ہر چند شرمیم کمال مستعد نہ تھا  
پاس خزن کو بھی سن کر لگا کرے  
میں جوانی میں سے پرست رہا  
گردن شیشہ ی مین دست رہا

حکمت و پیکار و سر و مال جس گھر میں سرکار  
 کہو تو دیر میں ہو غمیں کہو بھون کہیں  
 غم فراق سے پھر سو کہہ کر بھو اکا نکلا  
 اسیر گرد میں ہو جان و حق ہو جان و  
 ہمیں کہ چل کر سر خو گرد میں آگ میں ہو شکر  
 قریب خط کا نکلا ہوا سو خط موت  
 بتا کر کہے کارستا او سو بہلاؤں راہ  
 کسو سر مل چڑھک وہ تو سر بہت و شر  
 شکستہ بالی لب بستگی پرانگی نجا  
 تلاش دل نہیں کام آتی اس رخسار  
 مہر پر خاک مل منہ پر یا نذر پہننے

دو سی شمل روی طاق بلند پر  
کوهی کمان کوچیک

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک  
بڑے بڑے درخت کے نیچے بیٹھ کر  
اپنی کتاب پڑھتا تھا۔

در میخانه بین مرگ  
حال مدوح و اربست  
در پیچ و خم غمین  
سخت و نامید  
در خفا سوچ و کوی  
بکند که نیخانه دست  
سوی یک گویا جوهر  
از روی بین ایست  
عجب کوی بلند  
قد بان



اندر کون کون کی چیزیں ہیں جو دنیا میں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں

اس میں کون کون کی چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں

۱۴۳  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں

یہی جنس ل کی گران قدر تھی	دل جب تنگ تو خریدار رہتا
بہت رو کر ہم شہنم دگل کو دیکھ	کہ چہ پان پین بھی کہیں پیار تھا
مجھے اک دل چاک کیا شانہ سا	کسو زلف سے کچھ سر دکا رہتا
گیا میر پان سے کرو گے جو یاد	
کھو گے کہ مشکین عجب یار تھا	
دل گیا مفت اور دکھ پایا	ہو کے عاشق بہت مین بچتا یا
مر گیا تپہ سنگار کیا	نخل ماتم مرا یہ پہل پایا
پیشب ہجر سر کر رہے پری	ہو سفیدی کا جس جگہ سایا
مہمن مین میر اسے گل متاب	
کیون شگوفہ تو کہلنے کالایا	
چاک کر سنیہ دل مین پہنک دیا	کینچے ایذا ہمیشہ کسی بلا
تھو جینا رکے خدا اوتبان	مر گئے ہمتو کرتے کرتے وفا
سب گئی ہوش و صبر و تاب تو ان	دل سے اک داغ ہی جدا نہوا
اوٹھ گیا میر وہ جو بالین سے	
پھر مری جان تجھ مین کچھ نہ رہا	

جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں  
 جو دنیا میں ہیں ان کو کون کون سے چیزیں ہیں





卷之六

[illegible]





قطعه

گندز در میوه و خوردن رات آگ مین  
 هر سوز و لیس و زندگی اینی همین عذاب

جو کو تم سو ہے بجا صاحب  
سادہ زہنی عین نکتہ چین تم  
نذیرا جرم ملک بتوں کے تئیں  
بندگی ایک اپنی کیا کم ہے  
مہر افزا ہے منہ تمہارا ہی  
خط کے پھینکے کا تمہو کیا شکوہ  
سپر گین آنکھیں تم نہ آن پہرے  
شوقِ رخِ یاد لب غم دیدار  
ہول جانا نہیں غلام کا خوب

کس نے شعر میں سر پر نکلا  
کیوں پھر ہلے کیا کہا صاحب

عجب صحبت کیونکر صبح انہی شام کو آئے  
ہزاروں خواہشیں مردہ فی سراسر نکال آئے

در این کتاب که در دسترس است  
و در این کتاب که در دسترس است

من یومیر کلاس عزال بر بی بسوز تو تامل  
دیکم خالی جا گشته پراو سوا کمال

ازین فراموشی که برون دکنان ما  
بجین لایک سمین با کون تقارن

بن کاران عقول و کلامت انوار  
شبان یک بیان ظهور می نماید

هر گیاهی بین دل و عاقل  
چون زنی چاشنی است در دهان

خاتمہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات  
بولتے جوان ہیں جہان بہر کو مسافر  
اس فریبہ کی ناگفتنی جو گہات کی بات  
ہم سمجھتے ہیں یہ شادی و طامات کی بات  
بال بھر کر یہ فریبہ کہیں ہیں انکی بات

فصل ششم در ذکر آن غایت نه کلمه  
سنگ آواز سنگ بار هو می خاموش  
منه ادر از سخن زیر لبی غمی که ساخته  
اس لب شمع هر چه چاکه طشی سرین شور  
یہ کس شفته کی جمعیت دل تہی منظور

گفتند و صفیون و اس ماه کی گزرا و میسر  
سایهش افزای کرون او کی گزوات کی بات

سوائف کھم ہر دل آزار یا بہت  
لگتی ہیں تیری آنکھیں میں پیار یا بہت  
کرنے لگوں جو توستہ نگار یا بہت  
یوں ہو میں نہیں تو یاد میں پیار یا بہت

هم خوشبختی که می شود دلداران بهت  
دیکمین تو کیا و کما می افراط اشتیاق  
جنتیک با طوطی حرفهای تهنیت می سکین  
آزار می تو عشق که جاتا می سهول جی

شکوہ خراب ہوئی کاکیا چاچو بہن میر  
ایس تو اور عزیز بہن میان خواریان بہت

شوشتر و میرزا کا نقشہ و ماکتبات  
سینہ کی انجی عن بیباکیا کرتا ہوتا

یاد ایامی که من کلام را کراتها را  
کلام کیا تنها جیب و دامن معجز و پیش از جنو

کیا اعتبار کر رہی  
 سو شوق میں آتش کش کا  
 چلی بھی طبری کرات لافس و شوقی  
 کیا کوئی زلفت یا بر صفت و سخن  
 کہتی تو صمیم طوطی بہت اس  
 بہ منہ پر آجی بانی کر کر انصاف  
 بیلبل کو جو غنچہ کر کیوں میں گنج  
 کہتے ہیں یوں ہی کیا زلف کا رنگ  
 کہ تو کہہ دے جو بلوہ آئینہ شام  
 جو کس کا کس سال میں آئینہ شام  
 پڑی اگر کس کا کس میں آئینہ شام  
 پڑی اگر کس کا کس میں آئینہ شام



[illegible]





[illegible]





یان نادر کشی سو کید دیکهتا نه بین  
 کج اس حین میں شہری کلکی کلاہ تانہ  
 جب مہ ادر سوز کلا اجا ناوہ گهر سوز  
 رکھتا ہر داغ دیکھیں دیشتبہ تانہ

ایذا ہی کینچ کا چوبہ تھے عشر کی ہو  
اسطرح مر تو رہو اور میر آہ تا چند

تجربہ بن احوں نو مبارکے مانند  
 پہونچے شاید جگہ تک آتش عشق  
 کو دماغ او سکی رہ سدا ڈھنڈ کا  
 کوئی نکلی کلی تو لالہ کی  
 سدا کو دیکھ غمش کیا مینے  
 ہار کر شب گلے ڈھسوا سکے  
 برق تڑپ ہی بہت دے نہوئی

۱۶۲

اُون ز کینچی تھی صید کہ میں تیغ	برق ابر بہار کے مانند
اوسکے گھوڑ کو آکر سے نہ ملے	ہم بھی دبے شکار کے مانند
زخم کما بیٹھ جگر پر مست	تو بھی مجھ دل فگار کے مانند

[illegible][illegible]

جی ہوں گیارہ کیسے چھوڑا  
عصر کے علامہ سے کیسی  
غلطی رہی باز اطفالانہ کی  
سب شہر مکیو نہ کیا یاد  
وہ یاد فراموش کیا رہا  
کچھ نوکر ہوں کی عمر دیکھا یاد  
اے میں ناگام خواہ یاد

1913

[illegible]





[illegible]

三

کیا سر جو کار ہو میرا اس غزل کو سنکر  
 بار تو نظر کو ٹلک اے مہربان زمین پر

اب ہو گئے ہیں آخر بیمار تیری خاطر یہ سب تم اٹھائے اے یا تیری خاطر جاتی ہیں کلیر و جامی باز تیری خاطر میں جی سے اپنی گدازا سو بار تیری خاطر قشقی لگا کر سپنے زنا تیری خاطر سب فنج نیچ کی ہے ہوا تیری خاطر سو سو میں سینے کہینچی تلوار تیری خاطر پیسے لئے پھر میں ہوں زردار تیری خاطر	کیا کیا تیری کہینچی آزار تیری خاطر غیر فکری بیدار غمی بیتابی جہاں داعی کیا جانیر کہ ہے تو کی جنس شقیقت اکبار تو نہ کر خاطر نہ مکی میسری میں کیا کہ آہ کافر دین کو اکار دین فر گودل دھسک ہی جاوے تو نگہیں بل بلی ایک آن تیری اے ایدر جھکے نہاے کیا چیز تو تیار تو مفسس میں دانت تیر
تجھے دوچار ہونا پھر آہ بن نہ آیا دی جان میر جی فرنا چار تیری خاطر	اس صبا گر شہر کو کوکونین ہو تیرا گزار خاک دہلی سے خدا ہو کیا یکبارگی منصب بیل غنچ خوانی تھا سو نوی آبر

کیو ہم صحرا نور دین کا تمام حال زار  
 آسمان کو تھی کہ درت سونکا لایون غبار  
 شاعری رانغ و زغن کا ہو دھو دھاب شعبار

۱۹۵

[illegible]



ابو اسحاق بن یونس بن ابی اسحاق  
ابن اسحاق بن یونس بن ابی اسحاق  
ابن اسحاق بن یونس بن ابی اسحاق

اس باغ میں جہاں جنت کی باتیں ہیں  
 ہر دم بخود رہی رہی کی باتیں ہیں  
 گل سارے ہیں یہاں کی باتیں ہیں  
 کافر کو بھی یہاں کی باتیں ہیں  
 جہنم کی باتیں یہاں کی باتیں ہیں  
 اس باغ میں جہاں جنت کی باتیں ہیں  
 ہر دم بخود رہی رہی کی باتیں ہیں  
 گل سارے ہیں یہاں کی باتیں ہیں  
 کافر کو بھی یہاں کی باتیں ہیں  
 جہنم کی باتیں یہاں کی باتیں ہیں

مرنے پر جان دے تیرے میں وارنہنگان عشق  
 ہر میرے راہ و رسم و یار و وفا کا پورا

جی لگ رہا ہر خار و خس شیان کی اور  
 سنہ کر کوئی سوئی کہو ہر جہان کی اور  
 رہ جا تو رنگی دیکھ کر گل اس دستان کی اور  
 دیکھنا نہ کر غصہ کس خستہ جان کی اور  
 جو تو چین میں دیکھ کر گلاب انکلی اور  
 لاو و اسکو کینچ کسو ناتوان کی اور  
 رہ تو ہن کان سب کو اسی بد زبان کی اور  
 اب دیکھتا نہیں ہر کوئی اس مکان کی اور  
 جاتا ہوا کثر اتبوغبار آسمان کی اور  
 چکی جو جب سو برق سحر گلستان کی اور  
 وہ کیا یہ دل لگی ہر فغان میں کہ فرنگان  
 رنگ سخن تو دیکھ کہ حیرت سر بلخ میں  
 آنکھیں سی کھل ہی جائیگی جو مرگیا کوئی  
 کیا جو خبر ہو رقص رنگین عمر سے  
 یان تاب سحر کسکو مگر جذب عشق کا  
 یارب جو کیا مزا سخن تلخ یار میں  
 یادوں بیتی جگہ یا کہ تپہ فیض  
 آیا کسے مگر خاطر جو زیر خاک

کیا حال ہو گیا ہر تر و ختم میں میرے کا  
 دیکھا گیا ہر ہر تو نکل و س جوا کی اور

نئے طور کیے نکالی دھب اور  
 ادا کچھ سے انداز کچھ ناز کچھ  
 مگر اور تھے تب ہو کر ہوا اب اور  
 تہ ذل سے کچھ اور زیر لب اور

۱۹۸  
 اس باغ میں جہاں جنت کی باتیں ہیں  
 ہر دم بخود رہی رہی کی باتیں ہیں  
 گل سارے ہیں یہاں کی باتیں ہیں  
 کافر کو بھی یہاں کی باتیں ہیں  
 جہنم کی باتیں یہاں کی باتیں ہیں

اس باغ میں جہاں جنت کی باتیں ہیں  
 ہر دم بخود رہی رہی کی باتیں ہیں  
 گل سارے ہیں یہاں کی باتیں ہیں  
 کافر کو بھی یہاں کی باتیں ہیں  
 جہنم کی باتیں یہاں کی باتیں ہیں



اب کیلکیم جی مین ترک شکر  
رادیف زای

[illegible]





دہ شوق تو نہیں جان ایسا دل تو ساکھو جان  
 کہتا ہوں کوئی غلام ایسی بلی خواہش  
 میری ہی تھی تین کنگہ ہاتھوں کے ہمیشہ  
 کہتا ہوں دل کہ ہم ایک دوسرا کی خواہش  
 ہم پر اور اور کہتا ہوں جو دھنسا ہمیشہ  
 خونی رہا کہی کہی کہی جان کی ہمیشہ  
 کیا اعتبار دانی تین گل نہیں ہر دو گل  
 مجھ پاس تو ہوتا رہا کی سارا ہمیشہ

کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک  
 کہتا ہوں کہ جان غشت ہوئی ہر شک

اس کو ہوتی نہ ہم دو چار کا کاش  
 تلخیان جا کر گوروارا کاش  
 چل پڑی بات پیش یاد کا کاش  
 شش جبت اب تو تنگ ہو ہم پر  
 مرتوی ہی تو ترے ہی کوچے میں  
 ان ہونگی گل کی سحر دل ہے بھرا

اس کو ہوتی نہ ہم دو چار کا کاش  
 تلخیان جا کر گوروارا کاش  
 چل پڑی بات پیش یاد کا کاش

بے اجل میسر اب پڑا مرنا  
 عشق کرتی نہ اختیار اسے کاش

کیا کیو کیا کہیں میں ہم تجھ سے خواہش لے ہاتھ میں تھک صیاد چل چہن نے کچھ گنہ ہر دل کا جو ہم چشم آسمین حالانکہ عمر ساری مایوس گذری تیر غیرت سحر دوستی کی کسک سے جو دراز ہم ہر روز کیونکر خالی ہوں آرزو سے اوتھی ہر صبح ہر یک آغوش ہی کی صورت ہر رنگ جلوہ گر ہو ہر جا وہ غیرت گل یکبار بر نہ آو اس امید دل کی اگر تو نہیں سب بننا میری نہ اتنی	ایک جان و صد تھنا کی دل ہر خواہش مدت سحر ہی میں سہی سہرا خواہش رکھتی ہر جھکاؤ اتنا برا اختیار خواہش کیا کیا کہیں میں ہر شک امید و اختیار خواہش رکھتا ہوں یاد کی کس سارا دیا خواہش شیوہ یہی تمنافن و شعرا خواہش دریا کو یہ کس کا بوس کنا خواہش عاشق کی ایک یاد کو گید کر قرار خواہش اظہار کرتی کہ تک یوں بار بار خواہش رکھو گی یا رنگو پایاں کا خواہش
--	---

عشق کی نہ چاہی ہے نہ شہ  
 دل کامرانی ہے نہ شہ  
 زیدی شہ کی کوئی نہ شہ  
 خانی خانی کی کوئی نہ شہ  
 خانی خانی کی کوئی نہ شہ



کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

قصہ جگر تو شیخ کو لچیل	کبھی جانے کو یہ بھی جڑ بے شرط
قلب یعنی کہ دل عجب زربے	اسکے نقادوں کو نظر بے شرط
حق کو دینے کو چاہئے ہے کیا	یا نہ اسباب فرہر بے شرط

دل کا دنیا ہے سہل کیا اسے میسر	عاشقی کر نیکو جگر ہے شرط
--------------------------------	--------------------------

کرتے نہیں بین اوس سر نیا کچھ خطاط	ہوتا تھا اگر کو کون بین ہی باہم خطاط
ملک گرم میں ملون تو مجھی سر باخنگ	اور دن کے تو دجی اور سے ہر دم خطاط
ایسا سو کہ شیخ و خا دیوے ہشتین	ابلیس جگر کر ہے کوئی آدم خطاط
بیگانگی بھی سر چلی جاتی ہے بخصو	اکتا جریون تو یار سر کیا خطاط

کس طور اتفاق پر کر محبت اوس سرور	ہے میسر بید باغ و قیامت کم خطاط
----------------------------------	---------------------------------

تیری عورت شام گرم زمین آج جاوے	ہو چیل ایسی کہ نہ اپنا نہ نہ کہلا کر جمع
کیا جاوے تو میں تجھ پر سب سے کہتی	مگر میں بیان کا ہر توجہ جیت مجلس کے
کسے نہیں ہوتا قطع زنگانی کا شوق	سر کشا کو گلی میں جمع میں گہا کر شمع

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا  
 کسی کو بھی نہ دے کہ جس کو دے گا وہ اس کو دے گا

[illegible]



هو و ساس معلوم است اين كتاب خال  
بر اين كتاب ابتدا ساس عشق بر  
فان باين ساس و فانيا خال  
از كوني كوني ساس و فانيا خال  
نام اب به ساس و فانيا خال  
سلسله عباد ساس و فانيا خال  
ول جلاله ساس و فانيا خال  
فان ساس و فانيا خال

باز منی فطری  
اب کارشون  
پایه در دست  
نه نه نه  
بلند بلند  
کسی یقین  
او ایسا  
یکایسته

۲۰۶

۲۰۶

تربت میسر پر چلے تم دید  
اتنی مدت میں وان رہا کیا خاک

و خوشانی پامری آتکسون هی مین سپر پرمیر  
یعنی هر دم اوسکی زیر پا هر شیر گریه ناک

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



روزگار کے ہر لمحہ میں ہے  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں

<p>تو ہم میں اور بین مست و کس کو دل          مرتے ہیں اسکے واسطے یوں تو ہنستے          پتے کو اس چمن کے نیندیں دیکھتے ہیں گرم          بہت چیز کی کہ جس کو خدا مانتی ہیں بہ          فردوس کو تو ہی نہ کہ اشاد دیکھتے نیندیں          کیا سہل جیسے اتنا ٹھانیٹے ہیں کہ</p>	<p>ہو تو میں فتنہ سازی دریا نگو لوگ          کم آستان ہیں طہر سے اس کام جانگو لوگ          جو محرم روشن ہیں کچھ اس پر گمان کوگ          خوش اعتقاد دیکھتے ہیں منہ پر ستار کوگ          کس ورجی سیر چشم ہیں کوئی تبا کوگ          عیہ شوق پیشگان ہیں لہی کمان کوگ</p>
--	--

میتے ہی ہے ہر بند محفل کو رنج  
 گویا کہ میسر محو میں میری زبان کوگ

<p>کیا عشق غار سوز کو دلیں چہی ہوا          گلشن بہر ہے لالہ دل سے اگر تہ بہت          پاؤں میں پیرے ہیں پہلو پہ تمام          جل جل کے سب عمارت و خاک ہو          اب گرم و سرد دہر سے کیسا نہ ہیں          کیونکر نہ طبع آتشیں وکی ہوین جلا          کب لگ سکے عشق جہان سوز کو ہوا</p>	<p>اک سار تو بن بدن میں کھر سکتے ہو ہوا          پیراں بغیر اپنے تو بہا میں لگی ہو آگ          ہر کام راہ عشق میں گویا دلی ہو آگ          کیسے نہ گواہ محبت نے وہی ہو آگ          پانی ہو دل ہمارا کہہ ہی تو کہہ ہی ہو آگ          ہم شست و شوی حکم رکھیں وہی ہو آگ          ماہی کی نیست تاب سمندر کا ہی ہو آگ</p>
---	---

ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں

۲۰۷

اب از در کتب ہو اہلون بیستہ ہر سہیل  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں

ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں  
 ہر لمحہ میں ہے روزگار کے ہر لمحہ میں

دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے

اسل بروکمان پر جو قربان ہیں ہم	ہمیں کو نشانہ تاقی ہیں لوگ
یہ سیا کوئی شور شب سے سرے	قیامت اذیت اویٹاتے ہیں لوگ

ان آنکھوں کے بیمار ہیں میرے	بچا دیکھتے تھے کو اتنے ہیں لوگ
-----------------------------	--------------------------------

**روایت لام**

یار اگر ہے اہل تو ہے کام سہل	ماہر ہے آسان ہے دشنام سہل
کیا نکلتا ہے کسو کا نام سہل	جون نگین میں کے جگر کا وہی بہت
کسے پایا آہ یان آرام سہل	خان دی یاروں نے تب آنکھیں
کیا نگاہوں میں ہوا باد سہل	مدھے ہو چشم شوق یار کا

نہنے دیکھ ہو گا پلین میر کا	مکھو تو آیا تھر وہ خام سہل
-----------------------------	----------------------------

دیکھو یہ بستیوں میں زور آزمائی دل	پوشیدہ کیا رہی ہے قدرت کا دل
وے راہ کب کھاؤ بے سہاؤ دل	ہے تیرہ یہ بیا بلان گرد و غبار سب
کیا خاک میں ملی ہے میری صفاد دل	اندوہ غم سے اکثر رہتا ہوں میں مکدر
ہائیکہ سان جنہیں ہے کچھ آشنا دل	پیش آئے کوئی صورت منہ نور تو غیر

دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے

دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے

دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے  
 دیکھو اسے کھانا کھا رہا ہے  
 دیکھو اسے پانی پیا رہا ہے  
 دیکھو اسے سو رہا ہے



سحر کیا جانی کیا ہو شب ہی حال  
 کسو تو طرح ہم سے ہی بسلا مل  
 محبہ اللہ کداعت لامل  
 نہ یان طالع رس نہ جذب کمال  
 ملائم چاہئے تہا یان کا عامل

غنیمت جان فرصت آج کو دن اگر چہ ہم نہیں ملنے کے لایق لیا دلہ نے جام بارہ کف پر وہی پہنچے تو پہنچے آپ ہم تک ہوا اول عشق کی سختی سے ویران	سحر کیا جانی کیا ہو شب ہی حال کسو تو طرح ہم سے ہی بسلا مل محبہ اللہ کداعت لامل نہ یان طالع رس نہ جذب کمال ملائم چاہئے تہا یان کا عامل
--	---

پس از مدت سفر سے آئے ہیں میر گئیں وہ اگلے باتین تو ہے جاہل
---

روایت میم

چمکے پوچھو سبک ہے ہیں ہم سو کہ غم سے ہو فی مین کاٹا سے وقفہ مرگ اب ضروری ہے کیونکہ گرد و سلا قہ بیہ سکے کون پہنچے ہے بات کی تہ کو اونٹ دینی کتا تب بوسہ لب نقش پائے رہی ہیں کس آنکھوں	عشق کے مے سے چمکے ہیں ہم پیر و لونین کشک ہے ہیں ہم عمر طے کرتے تھک رہے ہیں ہم دامن دل حبشک رہے ہیں ہم ایک مدت سے بک رہے ہیں ہم اور سخن پر ایک رہے ہیں ہم کسی یون راہ تک رہے ہیں ہم
---	--

سحر کیا جانی کیا ہو شب ہی حال  
 کسو تو طرح ہم سے ہی بسلا مل  
 محبہ اللہ کداعت لامل  
 نہ یان طالع رس نہ جذب کمال  
 ملائم چاہئے تہا یان کا عامل  
 ۲۰۹  
 سحر کیا جانی کیا ہو شب ہی حال  
 کسو تو طرح ہم سے ہی بسلا مل  
 محبہ اللہ کداعت لامل  
 نہ یان طالع رس نہ جذب کمال  
 ملائم چاہئے تہا یان کا عامل

سحر کیا جانی کیا ہو شب ہی حال  
 کسو تو طرح ہم سے ہی بسلا مل  
 محبہ اللہ کداعت لامل  
 نہ یان طالع رس نہ جذب کمال  
 ملائم چاہئے تہا یان کا عامل

[illegible]

جدال دیر کی زبان سنیں گمان تک میر  
آنسو حرم کو چلو اب تمہیں خدا کی قسم

اب سوکھی ہی جاتی ہو سب شست ہوئی  
صیاد و بار اہکی سو بھنگا گیا دین میں  
کس طور کوئی تجھے مقصود کرے حاصل  
کیون سر پہ چھونا حق ہم بخت سیاہی کو  
جون ابر میں دوتا سا جون برق تو نہستا  
کیا کہو تو جو محل یاں گرم حکایت ہے  
مطلق نہیں گنجائش اب وصلو میں ہے  
سیر شستہ ہستی کو ہم دیکھو تاتو لستے

تا چند ره بیگانه تو یون و مرغ غم اس مه کا  
چساقی نو گهی نیر می ای میسر ملبس ظالم

محررم سے کسور و برہمن لاکھنوی اہم	بیوجہ غضب نہی کا پوجیدہ صاحب ہم
تدبیرین کرین اپنی تنہا روزنوں کی	افراط سے اندوہ کی ہوں پیرج ہم

[illegible][illegible]



[illegible]

من است کوئی است این صبر و عاقبت تمام  
فدای اسمی نام بر

کب تک ہینگے پلو لگاؤ میں سے ہم  
 تلو اڑکتے کمانی سجدہ میں اس طرح  
 قزاق تک یہ سر جو نہ پونچا تو یاس  
 ہوتا ہے شوق وصل کا انکار سوزیاد  
 چہا جی جو پیشہ تھی کرے نورماہ پر  
 یہ شوق صید ہونی کا کہیہ کہ آپ کو  
 تکلیف دروول کی نہ تھک ہو گلو کو  
 اڑتی ہے خاک شہر کی گلینہیں اب جہا

سہریں گلیں کو ہو سے رہنے لگیں  
 یہ رنگ پنا و یکس اروت سے ہم

نہ مل میرا بکے امیرون سے تو

ہوئے ہیں فقیران کی دوست سے ہم

یہ درد اب کب کیج گے کشو نہ میں سے ہم

فریادی ہونگے ملنے لگو جو جس سے ہم

مدت لگے سے ترے دامن میں سے ہم

کب تپسے دل دھکا میں تیری پسین سے ہم

دیکھئے عجب سفیدہ تیرے تہین سے ہم

وکلا یادید کہ میں میا رویں سے ہم

یہ بات روز کتے سے ہمیشہ میں سے ہم

سونا لیا ہے گود میں ہر کر وین سے ہم

آوارہ گردی اپنی کھنچی میر طول کو

اب چاہینگے دعا کسو کو غزلت میں سے ہم

رولف نون

مدعی مجھ کو کڑے صاف بڑا گھوڑا

چپکے تم سنتے ہو بیٹے اسو کیا کہ تو میں

کب تک ہینگے پلو لگاؤ میں سے ہم  
 تلو اڑکتے کمانی سجدہ میں اس طرح  
 قزاق تک یہ سر جو نہ پونچا تو یاس  
 ہوتا ہے شوق وصل کا انکار سوزیاد  
 چہا جی جو پیشہ تھی کرے نورماہ پر  
 یہ شوق صید ہونی کا کہیہ کہ آپ کو  
 تکلیف دروول کی نہ تھک ہو گلو کو  
 اڑتی ہے خاک شہر کی گلینہیں اب جہا

عشق عجا سے چاٹن جھٹکے  
 شور اس بلای جان کا جان میں کمان  
 اس عہد کو جانیئے اگلا سا عہد  
 وہ دراب نہیں وہ زمین آسمان  
 سلا دوسرے اس کاروان میں  
 دیکھا اک غلبے کا بات کتے  
 کب تک ہینگے پلو لگاؤ میں سے ہم  
 تلو اڑکتے کمانی سجدہ میں اس طرح  
 قزاق تک یہ سر جو نہ پونچا تو یاس  
 ہوتا ہے شوق وصل کا انکار سوزیاد  
 چہا جی جو پیشہ تھی کرے نورماہ پر  
 یہ شوق صید ہونی کا کہیہ کہ آپ کو  
 تکلیف دروول کی نہ تھک ہو گلو کو  
 اڑتی ہے خاک شہر کی گلینہیں اب جہا



اے دل تو خط لکھ کر اپنے دل میں لکھ کر دے  
 کہ میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا  
 میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا  
 میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا

کوئی بجلی کا ٹکڑا اب تلک ہے | پڑا ہو گا ہمارے آشیان میں

پہری ہے چھتا ہے خاک لے میر  
 ہوس کیا ہے مزل آسمان میں

نہیں تجل محل دلبر امین غریبان کوئی شب روز گریان اوجھاتے ہاتھ کیوں نو مید کو کتے ہے ہر کوئی اللہ میرا کفن میں ہے نہ پناہ بدن و کیہ اور ہر جانیکو آمد ہے تو ہے لیکن بلاتہ دار کبر عشق نکلا ملے برسوں وہی سیگانہ ہے وہ	گھر پہنچا بسم آب لب امین ہمیشہ کون رہتا ہے سر امین اگر پاتے اثر چپ ہم دغا میں عجب نسبت ہے بندہ میں خدا میں پیچھے لوہے میں ہتیروں کی جا میں سیکپائی سے ہے باد صبا میں نہ ہمنے انتہائی استرا میں منہر ہے یہ ہمارا جی شان میں
--	---

اگر نہ شک ہیں جیسے پر کاہ  
 اور سے ہیں میر جی لیکن ہوا میں

مہر کے نظر کو اس کے برہنہ میں  
 گل پھول سے کب اس گلستان میں

کچھ ہوا تو ماری اول پہنچو ہم کفن میں  
 لانی بہا ہما کوز اور مری جن میں

از نے جو اس طول سے ہمارے لے کھلائے  
 شہ از از کہ کتاہنا جا و صحران  
 شہ از از کہ کتاہنا جا و صحران  
 شہ از از کہ کتاہنا جا و صحران

۲۱۶۴  
 اے دل تو خط لکھ کر اپنے دل میں لکھ کر دے  
 کہ میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا  
 میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا  
 میں نے تجھ کو کبھی نہیں فراموش کیا  
 اور نہ ہی کبھی تجھ سے دور ہوا

دل کو یاد داتا ہو وہ چکا سا رہتا ہو  
 بویا پوشوں ہی میں سچا ہو جاتا ہو  
 جا کر کوئی نہ کہ اپنی دل کو سلاتا ہو  
 دیکھو یہ انکسوار میں کھڑا کھڑا ہو  
 یعنی اس تنگ عدم سہی شہر تاتا ہو  
 کیونکہ تم انکسوار ہوتا آجکل جاتا ہو  
 جلوہ دیدار کی تاب کب لاتا ہو  
 دور اسوہ کیسا کیسا گہرا ہو

دل کو یاد داتا کسو خوش پسکتیں  
 ہر دم طلش سر اسٹی میرے جگر تیں  
 پھر ہی بساؤ گے اس اجڑی نگر تیں  
 کس کس طرح سے باندھتی ہیں اس گن تیں  
 مے اتلک ہی آتے ننگ نگر تیں

مدت ہوئی کہ اپنی خبر کچھ نہیں  
 کیا جانے کہ میر گئے ہم کدھر کتیں

کیا کون دل بخود تو دیر میں تہو  
 داغ ہوں کیونکہ میں ریشہ رجب تب  
 ہر میل و طفل بازی کوش کرتا ہوں  
 ہوں گھر سچم میں دیدار خواہاں  
 آج بے ہوتا ہوں پا کر کچھ جیسے جاب  
 ایک گم گم تہی دی ہے محکوم روزگار  
 ہے کل عشق پر بھاتی دل کی دلیل  
 آسمان معلوم ہوتا ہو در کی کچھ ایک

دل کو یاد داتا ہو وہ چکا سا رہتا ہو  
 بویا پوشوں ہی میں سچا ہو جاتا ہو  
 جا کر کوئی نہ کہ اپنی دل کو سلاتا ہو  
 دیکھو یہ انکسوار میں کھڑا کھڑا ہو  
 یعنی اس تنگ عدم سہی شہر تاتا ہو  
 کیونکہ تم انکسوار ہوتا آجکل جاتا ہو  
 جلوہ دیدار کی تاب کب لاتا ہو  
 دور اسوہ کیسا کیسا گہرا ہو

دل کو یاد داتا ہو وہ چکا سا رہتا ہو  
 بویا پوشوں ہی میں سچا ہو جاتا ہو  
 جا کر کوئی نہ کہ اپنی دل کو سلاتا ہو  
 دیکھو یہ انکسوار میں کھڑا کھڑا ہو  
 یعنی اس تنگ عدم سہی شہر تاتا ہو  
 کیونکہ تم انکسوار ہوتا آجکل جاتا ہو  
 جلوہ دیدار کی تاب کب لاتا ہو  
 دور اسوہ کیسا کیسا گہرا ہو



[illegible]

دل پریشانی جوئی ہو کبیر گل کو رنگ  
 ایک شمشک ہی چلی جاتی ہو گل کی میری  
 خوار تو آخر کیا ہو گلیوں میں تو فی مجھے  
 خال و آماشک نشان آن نکلے تو پہ  
 کعبہ جانو نہ میں کشتیج مجھ کو آنا سو  
 اب کی بہت حرف کر جو اسی جی اچھی مرا  
 پر دعا ای میر مت کر لو اگر ایسا کروں

دل پریشانی جوئی ہو کبیر گل کو رنگ  
 ایک شمشک ہی چلی جاتی ہو گل کی میری  
 خوار تو آخر کیا ہو گلیوں میں تو فی مجھے  
 خال و آماشک نشان آن نکلے تو پہ  
 کعبہ جانو نہ میں کشتیج مجھ کو آنا سو

اب کی بہت حرف کر جو اسی جی اچھی مرا  
 پر دعا ای میر مت کر لو اگر ایسا کروں

کیا کو فتن اور ٹھائیں سحر انکو در غم میں  
 کو قفس منہ کو نوچ فرماو سر کو چیرے  
 اہل نظر کسو کو ہوتی ہے محرمیت  
 کلفت میں گذر سیاری مدت تو زندگی  
 تر چاہئے از فوت دل ایل ایک دم میں  
 یہ کیا عجب ہے ایسی ہوتی ہیں لوگ تم میں  
 آنکھوں کے اندر ہی تم تو مدت ہو حرم میں  
 آسودگی کا منہ اب کیسے گئے ہم عدم میں

کرتے ہیں میر ملکہ و اعطی حس و م کا  
 کیا یہ بھی آگئے ہیں یوں چ لو کی دم میں

عشق میں جی کو صبر و تاب کمان  
 سبکی دل ہے کے تماشا تہر  
 اس سے آنکھیں لکین تو خواب کمان  
 برق ہیں ایسے اضطراب کمان

ہاں کی نماز مجھ کو رہا تو جانی نہیں ہے  
 چلتا ہوں میں جی اب شمشک میری خشت  
 چوں کہ میں نے دل تو تو کو کس کو کس کو  
 ایک ایک پہنچا دیا ہے تو تو کو کس کو کس کو

دل پریشانی جوئی ہو کبیر گل کو رنگ  
 ایک شمشک ہی چلی جاتی ہو گل کی میری  
 خوار تو آخر کیا ہو گلیوں میں تو فی مجھے  
 خال و آماشک نشان آن نکلے تو پہ  
 کعبہ جانو نہ میں کشتیج مجھ کو آنا سو  
 اب کی بہت حرف کر جو اسی جی اچھی مرا  
 پر دعا ای میر مت کر لو اگر ایسا کروں  
 کیا کو فتن اور ٹھائیں سحر انکو در غم میں  
 کو قفس منہ کو نوچ فرماو سر کو چیرے  
 اہل نظر کسو کو ہوتی ہے محرمیت  
 کلفت میں گذر سیاری مدت تو زندگی  
 تر چاہئے از فوت دل ایل ایک دم میں  
 یہ کیا عجب ہے ایسی ہوتی ہیں لوگ تم میں  
 آنکھوں کے اندر ہی تم تو مدت ہو حرم میں  
 آسودگی کا منہ اب کیسے گئے ہم عدم میں  
 کرتے ہیں میر ملکہ و اعطی حس و م کا  
 کیا یہ بھی آگئے ہیں یوں چ لو کی دم میں  
 عشق میں جی کو صبر و تاب کمان  
 سبکی دل ہے کے تماشا تہر  
 اس سے آنکھیں لکین تو خواب کمان  
 برق ہیں ایسے اضطراب کمان  
 ہاں کی نماز مجھ کو رہا تو جانی نہیں ہے  
 چلتا ہوں میں جی اب شمشک میری خشت  
 چوں کہ میں نے دل تو تو کو کس کو کس کو  
 ایک ایک پہنچا دیا ہے تو تو کو کس کو کس کو



دوستی کے ہوتے ہیں ان کے کمان جا کر  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات  
 دیکھتے ہیں یہ دوستی کی بات

بہس اس نکلے جانے سے  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم  
 اضطراب و غم و غم و غم

۲۱۷  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے  
 چاہیے

<p>دیکھتے ہیں کیا ڈھلکتے اشک میر          بیٹھے موتے سے پروتے عشق میں</p>			
<p>کرتے ہیں جو کہ جی میں مٹا فی ہین              مین تو خوبان کو جانتا ہی ہوں              جاہیں اوس گلی میں گر رہنا              پوچھ اہل طرب سے شوق اپنا              اتوا منہ دگی ہی ہے ہر آن              قیس فرما دے وہ عشق کے شو              دل پریشان ہوتے ہیں تو خوش و کو              مشک سنبھل کمان وہ زلف کمان</p>	<p>خوبرو کے بات مانے ہیں              پر مجھے یہ ہی خوب جانے ہیں              صغف و بیضاقتی بمانے ہیں              مے ہی جانے جو خاک چھانے ہیں              وے نہ ہم ہیں نہ وے زمانہ ہیں              اب مرے عمر میں فسانے ہیں              عشق میں جکے جی ٹکنا ہے ہیں              شاعروں کے یہ شاعرانے ہیں</p>	<p>عشق کرتے ہیں اوس پریر دے              میر صاحب ہی کیسا دوا نہیں</p>	<p>آپ اوس جس کو ہیں ہم ہی حیدر نہیں              مانع فروں کا ہر شک وہ کو چھین              ایک کے ہی وہ بک حال میں آیا کہہو</p>
<p>اپر کجانی کی جسکے لیے بازار نہیں              آدمی ایک نہیں اوسکے ہوا دار نہیں              لوگ اچھی تو بہت یار کہ بہار نہیں</p>	<p>بہت زیادہ نہیں اوس کو دین ان              آدمی ایک نہیں اوسکے ہوا دار نہیں              لوگ اچھی تو بہت یار کہ بہار نہیں</p>	<p>بہت زیادہ نہیں اوس کو دین ان              آدمی ایک نہیں اوسکے ہوا دار نہیں              لوگ اچھی تو بہت یار کہ بہار نہیں</p>	<p>بہت زیادہ نہیں اوس کو دین ان              آدمی ایک نہیں اوسکے ہوا دار نہیں              لوگ اچھی تو بہت یار کہ بہار نہیں</p>

بہت زیادہ نہیں اوس کو دین ان  
 آدمی ایک نہیں اوسکے ہوا دار نہیں  
 لوگ اچھی تو بہت یار کہ بہار نہیں

[illegible]





[illegible]



کتابخانه ملی ایران

[illegible]

اس جہن میں ہوا میں کیا کیا ہیں	گوئیسم حبیبی گاہ سمووم
چپکے چپکے دعائیں کیا کیا ہیں	شور ہے ترک شیخ لایسکن

منتظر دین قصہ دل اے میر  
شہر تن مین بھی جائیں کیا کیا ہیں

فراق آنکہ لگنے کی جا ہے نہیں  
 لگے عشق کا بد و خلقت سے ہے  
 محبت جہاں کے تہاں ہو چکے  
 دکھائے کئے یار اوس رخ کا سطح  
 وہ کیا کہہ نہیں حسن کے شہر میں  
 چین محو اوس رو کو خوش کا ہے سب  
 ایک سے ایک آشنا ہے نہیں  
 غم دل کو کچھ انتہا ہے نہیں  
 کچھ اس وگ کی بھی دوا ہی نہیں  
 کہیں آرسی کو خیا ہی نہیں  
 نہیں ہے تو رسم وفا ہے نہیں  
 گلی ترکی اب وہ ہوا ہے نہیں

نہیں دیر اگر میر کعبہ تو ہے  
بہمائے کوئی کیا خدا ہے نہیں

ول لیکو کیسے جہنگڑی مجا کو مین +	ید وضع یان کے لئے کے کیا خوش حاکم
گبرانو گتیا ہر کر کے کستین جانیں	کرتی مین جو وفا میں دن کے صبا میں
کیا قدر تری سخن کہ بیان ہی صحبتیں تمیں	نہز بات جایزہ ہو سر ہریت پر صلحی مین

[illegible]

۲۲۲  
 کلمات

بیٹھا او سکی خاطر میں نقش  
 نہیں تو اس کے دل کوئی عشق میں  
 ملے ڈالے ہے گلایا یہیں  
 کب رو گیا رب خوشی عزیز  
 ہوئے اس گلے میں تو شایا یہیں  
 ان کے اور شایا یہیں

جوانی دوانے کے بابا عیسیٰ  
مستحق لایا سستی  
مستحق بیجا



[illegible]

[illegible]



در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم

روایت و او

لامیرا اور یار بساں ایک خوش گم کو بیٹا قتی میں شب کی پوچھو نہ ضبط میر پو لا پلا نا تنگ ہرگز درخت خوش سہے روزگار میرا ایسا کہ یارو ہر چند ہی سخن کو تشبیہ در سخن نزدیک ہے کہ جاوین ہم آپ آب و	قدرت سے اسکو دلی کل پیر اور ہر کو ناتو نہیں لکھو کہما و انتون تلے جگر کو ہر سون پتو کہ دون ہون لال سن کو شکل ہے فرق کرنا تک شام سو کر کو باتیں می سفر تو تم بینکے و گم کو ملتے ہیں دستوں سے جاتی ہو سفر کو
---	---

کب چیرا بر و سیا بر سا کو کہ اندھیری ہے  
 جیسے کہ روتے ہیں دیکھ سہ چشم تر کو

نہ مائل آرسی کارہ سرا پاورد ہو کار تو یہ پیشہ عشق کا یہ خاک چنر ایشک صحر غبار او نہ کو گاتیر می رن کر طبع سے علائہ دل کا کہوا ایشک و فتر ناتہ تیر	نو گلچین باغ حسن ظالم زرد ہو گا تو ہزارے بیو فاجون گل چن پرورد ہو گا بساں گرد باو آخر بیابان گرد ہو گا تو نجر و کی جبرید و نہیں قلم سافر ہو گا تو
--	--

نہ ایک دم صبح تک ہی آگے لگتی دیکھ دل جلتا  
 یہی پیر میرا سسر گرم آہ سرد ہو گا تو

۲۲۵  
 اس دنیا میں ہر ایک کی فانی ہو جاتی ہے  
 اس دنیا میں ہر ایک کی فانی ہو جاتی ہے  
 اس دنیا میں ہر ایک کی فانی ہو جاتی ہے  
 اس دنیا میں ہر ایک کی فانی ہو جاتی ہے

در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم  
 در این عالم عشق را بهر جا که می بینم

[illegible]



کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے

اس خلق کا شوق ہے کہ وہ اپنے دل سے  
 کچھ نہ کہے کہ وہ اپنے دل سے  
 کچھ نہ کہے کہ وہ اپنے دل سے  
 کچھ نہ کہے کہ وہ اپنے دل سے

<p>طول رکھتا ہے درود میں                  ہو جو مجھ بادہ کش کے عرس میں تو                  دیر رہنے کے جانیں یہ چین                  مجھ دوانے کی مت ہلا زنجیر</p>	<p>لکھنے بیہوش تو خط ترسل ہو                  جب کہ قافلے شیشے کو قتل ہو                  بوسے گل ہو صفیر بیل ہو                  کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر غسل ہو</p>
--	---

<p>منکشف ہو رہے حال میں                  کاشک تک یار کو تامل ہو +</p>
---

<p>سب حال سے بخیر ہیں بان تو                  اس تن پر نشا رکھتے لیکن                  برباد دے کہیں سراسر                  کیا اسکے گئے ہے ذکر دل کا                  کیا کیا عجز خواہر ہونے                  چنے لگے منہ تھارے لیکن                  کیا اسے رکھیں امید ہیود                  یہ طالع نارسا ہی جاگین +                  مت حیرت میں مگر کو مشاؤ</p>	<p>برہمزد وہ شہر ہے جہاں تو                  اپنے ہی نظر میں ٹہرے جان تو                  رہتی تہیں شمع سان زبان تو                  ویران پڑا ہے یہ مکان تو                  ہونے دواسے اسے جوان تو                  صحبت کا سے بے ہو وہاں تو                  پرتا ہے خراب آسمان تو                  سو جاے تلک اسکا پاسبان تو                  رہنے دد غریب کا نشان تو</p>
---	---

۲۲۷  
 غم فانی کو کوئی نکل  
 دل کو لے کر گیا تو  
 ہاں چھ شام تو ہے  
 ایسا نہ کہ کام ہی  
 ہو کوئی بادشاہ کوئی  
 اپنی بلا سے بے خبر ہو  
 بہت کی بہت کی  
 ہاں چھ شام تو ہے  
 ایسا نہ کہ کام ہی  
 ہو کوئی بادشاہ کوئی  
 اپنی بلا سے بے خبر ہو

کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے  
 کسی کو دیکھ کر نہ کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لنهتدي لہ  
ما كنا لنهتدي لہ  
ما كنا لنهتدي لہ

۲۴۸

پروٹا و سار خبیثے جگر میں نہ تیر ہو  
پرو گزریہ کہ توفانیں گو کہ پیر ہو  
افتادہ تر جو مجھ سے مراد ستیکہ ہو  
ایسا سلوک کہ کہ تدارک پذیر ہو  
اتنے سے قصد بہ تم ہی قیامت شیر ہو  
حجر خانان خراب کا یہ بدل مشیر ہو

ز نمار اپنی آنکھ میں آنسو نہیں رہے  
 ہوتی ہیں میگردی کی جوان شیخ جی  
 کس طرح آؤ خاکست سوسین آؤ شون  
 حد سے زیادہ جو رستم خوشنمیں  
 دم بہرہ شمس و لیننگو نیا کی پیل  
 ایسا ہے اسکے گروسی آباد بکیر

انصاف کرئی کہ میں مخلص حقیر ہو

تسلیم دے کے واسطے یہ کہم بغل کے پاس

یاد وقت خاص حق میں سر کچھ دعا کرو  
تم ہی تو میر صاحب و قبلہ مفتی ۴۰

کراستان کے جو خیون اپنے کسی اسکے واسطیوں کو  
کبوتر تک تو آباری ہمارے دلی کشمکش  
بہت پی پی گئے سترے میں انکے نہیں کو  
وگما دیوں کے ہم خوشترین اسکے  
وگما یا تہی گجرہ تر صورت گرجین کو

علی دیر کیوں اس صبیہ افغان پر لبیک کو  
 کہے و سو ساقی سارا خصوصیت پر کیا  
 بی جا نہیں بلکہ ایک گونہ پر مجھے  
 نہ لکھیں یا رکھو محض ہمارے خونِ باق کا  
 فرحتِ نہایتی و یکم کوئی شکل پر اسے

یہ ہے کہ اب عالم بسنے کے لئے  
پڑوسیا یہ ہیں جو ان کے لبوں پر  
چرخون بجا اس گل کی آرزو ہو  
کلیں چاہتے ہیں کہ کیا سحر  
اس کے لبت لب باسکت کہ کیا  
زاجین عقبرو ہو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



کیا چیز خدائے عز و جل نے تو دل و جان سے  
 دینا چاہا ہے کہ جس نے اس کو دیکھا ہے  
 وہ اس کی عظمت سے حیران رہتا ہے  
 کیونکہ اس کی شان و شوکت  
 کوئی زبان نہیں بیان کر سکتی  
 اور نہ ہی قلم اس کی بزرگی  
 کو لکھ سکتا ہے۔

جیش بھی اسکا اگر ہو شون کو تو کوئی و وفود ہی میں سب ہو گا مکان نام خواستم میں تم نامور تو ہوئے زلف اور خال خط کا سودا میں یاران رفیقہ ایسے کیا دور تر گئے ہیں بازاری ساری و ہری کتھن ہن راز بیٹھے	یوں اپنے طور پر تم بائیں بہت بنا لو سن رکھو کان رکھ کر یہ بات سنی و الو پر ایک دو کو یوں ہی لہ مار ڈالو یار و بی تو سر سے جلد اس بلا کو ٹالو ملک کر کو تیر گامی اس قافلہ کو جالو جنگو بہین کہا تم منہ پر مت نکالو
--	--

یوں رفتہ اور تیز د کب تک ریا کر دے تم اب ہی میرے صاحب اپنے تئیں سنبھالو
--

اتنا کمانہ جسے تم نے کہو کہ آؤ یہ چاند کر سٹو ملو چیتے نہیں چپا کے دو چار تیر بار اس کو بلی ہر دوری ہو شرم آنکھ میں تو بہاری جاز سہ اب آؤ ہو تھاؤ ہر لحظہ جی گھٹو ہے تھی سحر یا نگہ تھی ہم آؤ کیو تھو ہو لے بار کو گئی سو گندری جی ہر پہ آؤ میں کیا	کا میکو یوں کڑو ہو وحشی سر بیٹھ جاؤ ہر چند اپنے منہ کو برقع میں تم چپاؤ تم کینچ کینچ غلو اس پل پر نہ لاؤ مت کر کہ شوق چشمی آشوب ساؤ ڈھاؤ سپر طعن کیا جو اگر آدیا ہی تم نہ پاؤ اس جادوگر کو گویا پھر بھی تنگ کیاؤ آئندہ میرے صاحب ل مت کہیں لگاؤ
---	---

پیراہن صلیبی خزان خیران  
 سے نہیں ملتی خزانہ کوئی  
 جو شک جہان قاتلین کو  
 دیکھا کہ رنگ آن کر ہم دیدہ ہو  
 دیکھا کہ گل سے چک جانی ہیں  
 اس باجکی گل سے صاحب نظران  
 مشکل بن جائے ان کے صاحب کوئی

۲۲۹  
 دیکھا کہ بہت یاروں نے شفق سے رنگ  
 دیکھا کہ جب راہ سہاگم نہ سفر میں  
 لایق نہیں تھیں کہ میں ناسزا  
 پر تری ہمارے کون کی سزا  
 چکا رہی بی جہن نہیں تباہی کو  
 لب بستہ بیٹھے رہتے تھو ہو مدد کو  
 پیغام بر تو یار و رفیق میں ارادے کیا  
 کیا جانوں جاؤں میں بلو فانی  
 اب نیک دیدہ عشق میں ہلا کو  
 اب بیکار ہو کوئی ہمارا رام  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک

کیا جانوں جاؤں میں بلو فانی  
 اب نیک دیدہ عشق میں ہلا کو  
 اب بیکار ہو کوئی ہمارا رام  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک  
 اب غلامی یا نصیب تو تم ہو خاک

کتابت علیہ و علیہ  
تاجان میں طبع پر گزیدہ  
مترجمی پائیدہ  
مترجمی پائیدہ



و در کتابهای مذکور

عنايت از لي و خود دل ملا مجسمه کو  
تنگ شراب ضعیف اندام غم بوساتی  
چهار سینه کوئی مرد داسا که تکیا نشو

۲۳۱

بنیاد جبین بام کرمانشاه  
 دست کشته بین در آید از زنده دانی  
 بیاد دهم دکان سر ز کوه  
 بیاد دهم دکان سر ز کوه  
 جان کوئی کیون زود او  
 آتش بونا زمین ده دو  
 بون تو نالان زید و او  
 گوش زد گل کی نہیں ہو نام  
 دل لوان جامیون کو دیار  
 اسلحہ پر در در چکل پیا  
 تا چند ستار قیامت  
 وہ چند سا جو نکلے تور  
 احوال کی خبری سری ہو

گل میں و سکر با جا کو کوئی سوری لب سوال نہاک ہو کر کیو کہو لون زمانہ یار نہیں اپنی بخت سواتنا جفا و جور و ستم او سکے آپ ہی ستر ہزار موسم گل تو گئے اسیری میں	وہی توجا و سر و دواج بس سو کی آئی ہو ہزار صبر و محبت میں بنیوائی ہو کہ مدعی سوا و سر ایکدن لطائی ہو جو انچر حوصلے میں کچھ بھی اب سائی ہو دکھائی دکر کر سوئی ہی یہ اب ہائی ہو
--	--

چکے دانتوں سوا و سکے ہوئی ہر و کش میر  
 حجب نہیں ہر کہ بجلی کی جگ ہنسائی ہو

ہوتی کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بیل کو میں نو سراپا و ہناتما تہی شوخ و زب مستی آن آگاہو نسو نکلی ہر اگر دیکھو خوب جیسی ہوتی ہر کتاب یک شق ناقص	صبح کربا و سولگ لگنوند سنے گل کو پگڑی کو بیچ سہر باند ماتھا و ڈٹا کاکل کو خلق بدنام عبت کرتی ہر جام مل کو نسبت نام اسی طور ہی جیسو کل کو
--	---

ایک خط ہی میں بل سارو نکل جاتی میر  
 بیچ اوں لف کو دڑتھی دکھا سنبل کو

اب سیری کر بچیں تو دیکھتے گلشن کہو ہم بھی اک سید را س صید کہ میں ہن پر	تہا ہا رہی چین میں کر صبا مسکن کہو کہتے ہیں آتا سید ہر وہ شکار گلشن کہو
---	--

دل لوان جامیون کو دیار  
 اسلحہ پر در در چکل پیا  
 تا چند ستار قیامت  
 وہ چند سا جو نکلے تور  
 احوال کی خبری سری ہو  
 اس پامی وہ کہ ہر بوی گل ناز  
 یان آئین سنڈی زینین لگتی خراب ہو  
 میں کان کو اکر کتا ہون تیرا شرب ہو  
 ہو لو کتا کتا ہون تیرا شرب ہو  
 گل پگڑی ہر بوی گل ناز  
 گل پگڑی ہر بوی گل ناز

جب نامہ بابک ہو تو نصیب  
 لطف شرا بید سرتیاب ہو  
 جب بویہ جام ہانہ بین تیرا قیامت  
 جس جگر بویہ عین تیرا قیامت  
 جس جگر بویہ عین تیرا قیامت

اور نصیب باقی ہو



[illegible]

[illegible]



اردیف بیامی

مکن نہیں مریض جنت بہار سے  
 آئے تھے جو وہاں سے گلیاں دینے لگے  
 ہر کوئی میرا دوسرا گلیاں دینے لگا  
 ہم مست بھی ہو دیں گے آخر میں جلاست  
 ہشیاری کے برابر کوس لڑنا نہیں ہے  
 شوق وصال ہی میں جی کپ کی گھبرا  
 یا آنکہ ایک دم وہ ہم سے جدا نہیں ہے  
 ہر صبح اٹھ کر دیکھتے ہوں مٹکون میں کئی

نہ شہری ایک بھی چشمک بسانتی نگہوں میں  
 نکل آئی ہو کہ سر چاند سے یہ کیا طرح کی ہو  
 یہ جگہ تنگ کر میں رکھا روز شمار اور  
 بہت رویا نوشتہ پر میں ایندھن کیا کھدو

مبادا کاروان جاتا رہے تو صبح سوتا ہو  
 بہت ڈرتا ہوں میں اکھیر تیری ریزو ابی

آنکھیں نہیں بانی کہلے تو ایدہر نظر بھی ہے  
 گو شکل بھائی کی سرخ تین کینچا  
 اس منزل دلکش کو منزل نہ سمجھے گا  
 مجہ حال شکستہ کی تاج بندہ بیو قری

یہ کیا کہ ہمہ نوچے نے چاک کر دینے  
 کہ عرض جو کچھ تجھ میں اکھیر ہنر بھی ہے

دور میں اسکا گورنار کو ہم آ رہے  
 اوس آفتاب جس کو ہم داغ شرم میں  
 اب جس کو حسن خلق یہ پہو پھر میں لوگ

میری سو اس میرا کچھ عا نہیں ہے  
 دینا فلک کا سہا ہے اب جی بہت جا رہا  
 اس برفضا قفس میں مطلق ہو رہا ہے  
 اس برفضا قفس میں مطلق ہو رہا ہے  
 اب چاہے گا کسو کو ہر اوس کو کینچی  
 منہ جی نہ میرا دیکھا ایک آہ ہے  
 اس درد عشق کی کیا آتش افروز ہے  
 اب آتش افروز کی کیا آتش افروز ہے  
 عیش کی گھنٹا کو کچھ نہ تھا نہیں ہے  
 دینا جی نہ میرا دیکھا ایک آہ ہے

جی رات دن جنہوں کی کہیں نہیں کیا رہا  
 ایسے ظہور پر بھی وہ منہ کو چہا رہا  
 اوس بیوفا سر ہم بھی بہت آسار ہے





جان نہا کی سویدار ہوئے زوئے  
 کاروان جاتا رہا ہم ہمارے سوئے  
 بوی گل پیش از رخ گلزار است زخمت ہو  
 ہم سم کش ادور و اسات سوئے زخمت ہو  
 جی در خون دہ در مقصود یک پادشاه ہو  
 بیگمست میر صاحب جان کو تیرہ ہو  
 اسیر زلف کر کے قید سے گندار ہو  
 پندار کی ہر دہ صراط پندار ہو

جوش خروش تہ تیغ ہم لگے کنارے یہ ناز خوب رویاں بندہ بین ہم تہاں چشم زنی عین شگوبوں نہین ہن ہن جی و گئے ہم آخراں حسرت کو مارے آرام و صبر و نون مدت ہوئی سداں ہم برسوں رعدا سا بیتاب ہو پکارے جون ابر کسکے آگ و دامن کوئی ہمارے	بیہوش بین رخ کو تو ریا کو تو گھبریز لاؤ نہین ہو مطلق سر تم فرو خداے کوئی تو ماہ پارہ اس بھی رواق ہیز لگ کر گلے نہ سو اس منہ پر منہ زکما عتیابی ہر دنون کو خویابی ہر شبونکو آفاق میں جو ہر تو اہل کرم جو سنتے جل بھڑوب تو بہتر ماں تدرق طفت
--	--

سنے تو عاشقی میں کہو یا ہر جان کو بھی صد قرین میسجی کو در دہونڈ تو ہین در
--

کیا کیا نہاں کہتے بان پاؤں آگے ہر قسم اس کالی کو تئیں گر ہوا گے جیسے کسو کی زخم پر تیرا کیو آگے تختہ مگر کنار کی کوئی بہک جاگے جانور و ایسے حور پر سی ہلا گے گل ایسے منہ کو آگے ہلا کیا ہلا گے	اس بات بر اثبات میں کیا دل صبا لگو حرص ہو س تو باز تو دل تو خوب لگو تلخ اتوا پر جی کو ہی لگتی ہر اس منط کسو نہ پر کشتی تباہ ہو کوسال کی ایسے لگو ہر جہاں بہت سا لگو کرش وہ ہی جہن فسروز تو بلبل ہر ساخو
---	--

جان نہا کی سویدار ہوئے زوئے  
 کاروان جاتا رہا ہم ہمارے سوئے  
 بوی گل پیش از رخ گلزار است زخمت ہو  
 ہم سم کش ادور و اسات سوئے زخمت ہو  
 جی در خون دہ در مقصود یک پادشاه ہو  
 بیگمست میر صاحب جان کو تیرہ ہو  
 اسیر زلف کر کے قید سے گندار ہو  
 پندار کی ہر دہ صراط پندار ہو



[illegible]

قسط ۱۰  
 در این باب از کتب معتبره نقل شده که در این باب  
 در این باب از کتب معتبره نقل شده که در این باب  
 در این باب از کتب معتبره نقل شده که در این باب



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

وقتِ اخیر اچانکہ کوجہیا کے بیٹے  
یعنی کہ عاشقی مین ہم گھر جلا کر بیٹے  
سجڑ کر اگر آخر قشتہ لگا کر بیٹے  
بازاری سب کانین اپنی بڑا کر بیٹے  
مجلسِ اٹھ گیا وہ شہسہم جوا کر بیٹے  
یون چاہیو کہ سر کو ہر دم جہا کر بیٹے

مرکز ہوئی سہی ہو کو صورت نہ آد کہا کر  
عزت نشین ہو جب لہذا ہو گیا  
جو کفر جاتو تمہو عشق تباں کو دہوی  
شور متاع غویں اس شوخ کا ہاتھا  
کیا انہی اور اسکی اب نقل کر کر صحبت  
کیا جا ز تیغ اسکی کب ہو نیز عاشق

قطر

مسند بہ نازکی کی چیمپوری جڑ پا کر بیٹھے  
خار و خشک ہی کیون برہونج پا کر بیٹھے

مہو نوکی سیج پر جو بیدیاں اٹھ  
کیا غم ادھر زمین پر برگ و ساز کوئی

وادی قمیس کو پہر آ کر نہ میر صاحب  
مرشد کو دھیر پردی شاید کہ جا کو عیسی

پر جانیں جو گئی ہیں سوہ پر غبار ہے  
 مدت ہوئی کہ انہما میں انتظار ہے  
 آگروہی مجھ کو تیرا بہت اعتبار ہے  
 اوس ترک صید نہ تا وہ تو شکار ہے

جانورین قتل کہہ ستر اختیار ہے  
ہم آپ سہو گئے سوا لہی کمان گئے  
بس وعدہ وصال سہو کم و مجبور فریب  
سرتابی او سہو طائر قدسی نکر سکے

[illegible]

ان بی بی نادون کو تو بیان گلشن مجھ کو  
 کہ تو دل خوش بیان بجا کو منگلان غم  
 کہ تو دل خوش بیان بجا کو منگلان غم  
 کہ تو دل خوش بیان بجا کو منگلان غم

[illegible]



[illegible]

قطر

دل بہ ہوا دل بہ ہوا دل بہ ہوا  
دل بہ ہوا دل بہ ہوا دل بہ ہوا  
دل بہ ہوا دل بہ ہوا دل بہ ہوا

چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا

جگر سب جل گیا لیکن باقی نہیں رہی  
مبادا اس آتش میں خود کو مخالف کچ لگا دیو

کوئی بھی میرے درویش سی دیون دور بہر تاجر  
ملکس درویش سحر چل کر جھک کر عداوت کو

کیا خور ہو طرف یار کر دشمن گہری سر  
سبز ان چین ہو دین برابر تری کیوں کہ  
بہت یار کہ ہوا راجت کی خطرناک  
ایک ن میں عنائیاں تیری تہی ہن سو  
زنجیر تو پاؤں میں لگی رہنے ہمارے  
جب لب تری یاد آتی ہیں آنکھوں میں ہمارے

عشق آنکھوں کو شے کیو کیا غیر چہی ہے  
پیدا ہو محبت تری مرگیاں کی تری سے

کچ کر دھڑکے دوانے کی  
دل کا اوس کنج لبس دیو پریشان  
وہ جو بہر تاجر مجھے دور ہی دور  
تیرے نہیں نہ تہوش آتش شوق

دھوم ہے پہر بہا آنے کی  
بات لگتی تو ہر ٹھکانے کی  
ہے یہ تقریب جی کو جانے کی  
تھی خبر گرم او سکے آنے کی

چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا





چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا  
چہرہ سب پیا دل غم بہا



[illegible]





<p>  </p>	<p>  </p>
<p>  </p>	<p>  </p>

ہزار بار گنتی مہرین میسر کرتے ہیں  
انہوں نے زندگی کا وہب نیا نکالا ہے

بے مروت و فاجر وہ کیا رسم و فاجانہ  
 دل در گرو کر جان کر چہ تھانہ سر کسے کو  
 بہ خوش اپنا تو اپنی مین بر ساعت  
 کچا اسکی ہندی مٹی اسن غمین گدزی ہے  
 کیا سینے کے جینے کو نہیں سکھاتا ہوں  
 مین مٹی ہی لیا ہوں دروازہ کی اسکو تو  
 اپنی ٹھین ہی کسانا خالی نہیں لذت سے  
 یوں شہرین ہیمہ رازدار ہندی مین  
 کیا جانوں کہ مور کے رازدار و پیکر مشکبہ

آگاہ نہیں انسان احمد میر نوشتے سے  
کیا چاہیے ہے یہ جو طالع کا لکھا جانے

[illegible]

چرخ چرخ بیاور  
 دست سحر و جادو بیاور  
 خدایا که در این عالم  
 انصاف و عدل و احسان  
 در هر جایی که تو می  
 آسایش خندان و غم  
 جنتی که در آن تو



دل شتاب سن عم شست و او نهما یا چای  
 یه قیامت اورجی پر کل گویا یه  
 خانه ساز دین جو جو در خط سونیه نه  
 کام کیا بالی بهما جو چتر شه سو کی غرض  
 اتمه کاپر خافقه و افروست مغرور بین  
 کیاریون هی مین پیر و یگیاسا گویا  
 یه ستم تازه که انپی ناکسی پر کر نظر  
 جی نمین ربهتا رنگ ناچار بگو اسکا  
 گاه برقع پوش هوگر هوپر انگه که کرو

جیکو بچار کینکے تو جا کینگے عشق مین  
 هر چند میر صاحب و قبله مین منکر

ایکدن تہ کر بساط ناز جا یا چای  
 دل خس و خاشاک گلشن سو لگا یا چای  
 زینت کی خاطر جسو مسجد کو دنا یا چای  
 سر پرک دیوار ہی کا اسکا یا چای  
 ست نازا یدیر او سو کیلار یا چای  
 اینر تو تراکی سو کم کل کا یا چای  
 جن سو بگو اچا یدیر او سو بنایا چای  
 گر تو پو تضعف مین ہی روز جا یا چای  
 تملکو ہوسر نہ ہر صورت چسپا یا چای

وہ بھی تو ملک دست فتح انچو کی جاتی قد میر  
 زخم سار بر ایکدن اسکو د کما یا چای

عشقین نیست ہوئی خفت کی تہمت ہوئی  
 عکس اس بودہ کا تو متصل رہتا صحیح

آخر از جہان دی یارون فویر صحبت ہوئی  
 دان چہر کیا جانون آئینگی کی کیا صورت ہوئی

گذر اس جی سا سو کو تہشتین  
 شوق دل بیا نا قانون کا لکھا جا  
 اوس تملک آہی پو پنے کی اگر طاقت ہوئی  
 کیا فدا ست ایک میدان تہا بیان عشق  
 جان سو سہا سہا سہا سہا سہا  
 یون تو ہم جا پڑی عاقبت عالم بین  
 کی پو قدرت خدایا کہ تہا بیان عشق  
 کوئی زو جہت ہی من عشقین اپنی  
 سکاس بیماری جانگاہ سو فرقت ہوئی  
 بے زبان ہو کر تین جلو سو چہر جہت ہوئی  
 سو کمین حشر کو گریبات کی رخصت ہوئی  
 ہم نہ کئے تو کہ نقش اسکا نہیں نقاش ہوئی  
 چاند سارا لگ گیا تہ تیغ من نقاش ہوئی  
 اس غل پر شام سو فویر فویر ہوئی  
 لکھو کہ مین معلوم کیست کیست کیست  
 لکھو کہ مین معلوم کیست کیست کیست  
 لکھو کہ مین معلوم کیست کیست کیست  
 لکھو کہ مین معلوم کیست کیست کیست

۲۲۹

اے گلشنِ عشق سے تو واقف نہیں ہو کر  
 کیسے کہیں یہ کونسی دلی ملا کر  
 جہانِ دنیا کی ہر بات کو یہاں سے  
 اویں بت کی کیسے شکایت راہ و روش کی  
 یہودی میں ۲۵ سو کی ہے تازگی  
 کہم آگے ایک دن وہ سینے سے لگیں  
 تیس ہمارے پتی تہاں شب بیدار  
 ۲۵  
 کیا چال یہ نکالی ہو کر جوان  
 اب جب چلو ہو دو گلو ہو کر  
 زمین ہو جاوے دیوانِ یونانی ہو کر  
 سہو کوئی جانِ دیوانِ یونانی ہو کر  
 سب سے پہلے میری دعا کر  
 کتنی زلف سے معالج میری کی ہر وقت  
 کتنی زلف سے کس کو خط کرنے کی ہر وقت  
 کتنی زلف سے کس کو خط کرنے کی ہر وقت  
 کتنی زلف سے کس کو خط کرنے کی ہر وقت





۲۵۲





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۲۵۶



[illegible]

۲۵۸  
 سارا جهان راہ میں لایا اور ان کے  
 سب سے کما پیڑگی شرف سب بجا پیکر  
 و کشن پوچھ کر سب کو چلا کر  
 جاشن لگا کر سب سے کما پیکر  
 کیا خان مان رہا ہے کما پیکر  
 وزیر طبیعت اسکا لئے اشتیاق ہے  
 آریا نظریہ کو چلا کر سب سے کما پیکر  
 آریا نظریہ کو چلا کر سب سے کما پیکر



[illegible]

[illegible]



سب سے پہلے خدا کا نام لے کر پڑھو  
 جو کچھ کہو اور کیا کرو اسے  
 خدا ہی بخیر کرے اور برکت دے  
 اور جو کچھ نہ کرے اور نہ دے  
 اس سے بڑا کون ہے اور کون سا  
 خدا کا نام لے کر پڑھو

کیا تمہیں یاد ہے کہ  
 تم نے کہا تھا کہ  
 میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے

۲۶۱  
 کیا تمہیں یاد ہے  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے

جیسے دیکھا اور سیکھتا ہے  
 اس خرابی کو چشم رو میہ پانی ہوئے

جنوں کا عبت میرے مذکور ہے کہ چشم خونبار کو چشم تم فلک پر جو مہ ہے تو روشن ہے یہ گداشاہ و دونوہین دل باخستہ قیامت ہی ہو گا جو رنج حجاب ہم اب تو انون کو مرنا ہے صرف ستم میں ہمارے قسم پر تمہیں نیاز اپنا جس مرتبے میں ہے بیان ہوا حال نہ سے کا گو کہ خراب	جوانی و دانی ہے مشہور ہے خدا جانے کب کا مینا سو رہے کہ منہ سے تری نسبت دو ہے عجب عشق بازی کا دستور ہے نہ بے مصلحت یا دستور ہے مین وہ کہ حینا بے منظور ہے کہ و صرف جتنا کہ مقدور ہے اسی مرتبے میں وہ مغرور ہے خدا کے ابھی اسکے مہور ہے
--	---

گیا شاید اس شمع رو کا حینال  
 کہ اب میرے منہ پر کچھ نور ہے

آج کچھ بیجا ہے وہ بھی میں ہی جلتا نہیں سدا اول سے	کیا ہے مست شراب ہی وہ بھی دور مجھے کہا ہے وہ بھی
--	---

کیا تمہیں یاد ہے  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے  
 اور تم نے کہا  
 کہ میں نے تم کو  
 سزا دی ہے

[illegible]



اس سنگسار و ہر مہینہ کی نفس کی

اک قافلہ سے گروہ ہمارے نہ ٹک اویسے

حیرت ہے مگر اپنے تئیں ہم کہاں رہے

کیا سال بیان کر عجب طرح پڑی ہے  
کیا فکر کروں میں کہ ٹہلی آگے سر کروں  
ہوش بیک انجم طوں اس مہ کو اشارا  
کیا اپنی شہر ریزی کہیں بلکوں کی صفت کے  
دو دن گئی جو پروں لگی بہت ہی آں کہیں  
ایسا نہوا ہو گا کوئی واقعہ آسکے  
کیا نقش میں مجھوں ہو کر تیری نغمی عشق  
جاتی ہیں چلے متصل آنسو جو ہماری  
کہیں پتا ہے نہیں ہے قدم شہر ہر گز  
گل کا تو ہیں افراسی عشق میں اس کے

وہ طمع تو نازک ہے کہانی یہ بڑی سچی ہے  
یہ گاڑی مری راہ میں بیڑا لڑی ہے  
دیکھو تو مری آکھہ کمان جا کر لڑی ہے  
ہم جانتی ہیں ہم یہ جو یہ باڑی بڑی ہے  
اب بیان نہیں مہلت کوئی کئی لڑی ہے  
اگر ہوش دل ساتھ مری چلتے گری ہے  
ایسے کی بھی تصویر تو پیران لڑی ہے  
ہر تازگہ آگہو نہیں موتی کی لڑی ہے  
یہ سسٹ کمان تھہر کر کئی لڑی ہے  
اب باتہ مراد دیکھو تو یہ لڑی ہے

وہ زلف نہیں منعکس ویدرہ تھیں

اس کجربین اشعار سے زنجیر پڑی ہے

[illegible][illegible]

۲۶۳  
فراست غنچه است او سواد منتهی را  
و این کون بوی نایب و بر گل طرب  
یعنی جبر الکیا مستطاب لکسی ایضا  
پادشاه بهجت سفیر لکسی ایضا  
موزال که فی بین هم چون می بار  
ع ام رده جو اوفت و یسار  
لا وقت سه دره فانی بن بسان  
بی تهم قل بود عینی انین ملک با  
نیز این اسناد فی ایضا

[illegible]

کلمہ کے لئے اس میں ہر ایک کو ایک ایک کلمہ دیا گیا ہے  
 اور ہر ایک کو ایک ایک کلمہ دیا گیا ہے اور ہر ایک کو  
 ایک ایک کلمہ دیا گیا ہے اور ہر ایک کو ایک ایک  
 کلمہ دیا گیا ہے اور ہر ایک کو ایک ایک کلمہ  
 دیا گیا ہے اور ہر ایک کو ایک ایک کلمہ دیا  
 گیا ہے اور ہر ایک کو ایک ایک کلمہ دیا گیا  
 ہے اور ہر ایک کو ایک ایک کلمہ دیا گیا ہے





[illegible]



کتابخانه  
۲۶۷  
کتابخانه



بسم الله الرحمن الرحيم

ریوان سوم

میرے ہر مانگے فرم کر تو میں ایسا نہ کیا  
اوس سرزد کی خبر ہی ہوئی اور عشق دینے  
ضبط تھا جب تک چاہت نہ ہوئی تھی ظاہر  
انتہا شوق کی واک کی جو صبا سے یوں چھے

خاک ناخیز تھا میں سو مجھ پر انسان کیا  
تو نہ کس خانہ مطبوع کو ویران کیا  
اشک نہ بہ کر مر چہرہ پر طوفان کیا  
اک کہن خاک کوئی اُن فریشتان کیا

محبکوشا نکند و میسر که صاحب بین نے  
در دغم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا

دین و دنیا کو انسان مانتا ان میں سے کیا یا محبت کیلئے یہ بارگراں میں سے کیا

اس فن میں نظر ہی کا پل ہوتا ہے  
 کہ تاجون بھی نہیں بل نام و ننگ آیا  
 کہ گرم گرم کی بی بی کا جس میں دل کی گئی  
 فانی ہونے کا گرم خون ہو سنا

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

کیا کام کیا ہے  
اس جان کی جو کون کو اسو  
چاہتا تھا چاہے ہر دم جاں  
بھراں تھی کہ کوئی بیات نہیں لگا  
اوقات ہر اک یہ بھی کہ وہ بھی اناتھا  
پہاں عنبر وں کی کہی شکر نظر میں  
اتنا سبھی تمہیں کہ کیاں شکر و شکر  
یاں آج جو کہ چو یکیا سو کھینک  
کیو کہ کھینک کھینک کھینک  
یاں خاک میں ملتا تھا لوہے میں  
جو



یونان و ناصح  
 حسن عزرا  
 یونان و ناصح  
 حسن عزرا  
 یونان و ناصح  
 حسن عزرا





[illegible]

اگر دوماہ نفل کم کر دلی آدمی  
 تو رنگ کے موہتین کا یہ کوشش جو  
 حریف پر معاف صدف در نہ ہم پور  
 جو ہی شمس کوئی اور بی غلظت  
 نہ پتھر دن کو چور کو دیا رہیں  
 زمانہ علم کو دیا رہیں  
 گویا ہر کوئی سطح پر رہیں  
 عین ہی کشتہ ایسا کوئی ہر

کبریت منطعن لیا محکوم لایا  
جب تک نہ گئی جان مجھو صبر نہ آیا  
گر خاک سر بنہ کوئی پڑمرده آگیا  
اس قدر قیامت کا ساہنکار اڑھایا  
کیوں میں در محبت کی محبت نہیں کھلایا  
پر گالیان اتنی دین انھوں کہ خر جھایا  
آنکھوں کو تیرے خوب سما جھوڑ کھایا  
کب شب لب یارب تھی مری زینہ لایا  
رات اسکی خیالات سر ہر ہین قضایا

مجنہ زاری کی گری باز اسے پایا  
بتیاب تیغِ مستم و مرہا میں  
جانا فلکِ دون کہ سرسبز ہوا میں  
اس رخِ زیبست صورتیں کو کی گزیریں  
ست ماہِ سخنِ دہو کہ بہر آہی تو کمزور گا  
ہر چند کہ تنہی پہنچو کی جانے تر بحرِ لب  
گردشِ مین را کرتی ہین ہم دید مین  
کس دوزیہ اندوہ جگر سوز تھا آگ  
ازن جی کو اجڑی ہو جگر مین کٹی ہو

کیا کہیہ دماغ اسکا کہ ملکشت مین گل میر  
گل شاخون نہ جہک نہ تہو پر منہ نہ لگایا

تَبَّكَ نَكْمُون تَلَمَّ سِيرِ اَتَر تَلَمَّ اِهْ اِهْ  
خَضْرَابِ سِي كَهْتَا اَتَشْ كِهْ مَوْتَا

جب گل کہی ہر اختر تین پیر کی روبا  
تحقیق کروں کس حقیقت کے نشو و نما

[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کیا جو اب ان میرے سوا لونا  
 نہ کہ کچھ نہ آہر نہ ملا  
 دم نہ لے اسکی زلفوں کا مارا  
 میر کاٹا جیے نہ کا لون کا  
 احوال نیو چو کہ ہم ظلم رسیدون کا  
 دیوانگی عاشق کی تجھو نہ باسی ہے  
 عاشق ہر دل اپنا تو گلگشت گلستانین  
 ناچار گئے مار ہر میدان محبت میں  
 پتے کو کٹر کھوس ہوتی ہر مہین حشت  
 کیا کیا نہ گیا اوس بن صبر اور صانع دول  
 کر تو ہیں پس رسائی ل شاد گلی تک کر  
 سو میر وہ ملنا ہی اب ترک ہو حیران کا  
 ہاتھ ملنا کام ہر اب عاشق بد نام کا  
 سیر کو قابل ہر ہونا پین میر کو نام کا  
 اس میں کچھ نقصان ہونا سا مگر نام کا  
 صبح تک جاتا نہیں ہر مہینہ آ یا شام کا  
 سطح جو ہاتھوں میں آ کر خ گلفام کا  
 کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرہ آفاق ہون  
 ہجر کی راتیں بڑی چوٹی جو تکہ بین  
 روحوں ذریعہ میں اسکو تو ہر روتا ہون

کیا جو اب ان میرے سوا لونا  
 نہ کہ کچھ نہ آہر نہ ملا  
 دم نہ لے اسکی زلفوں کا مارا  
 میر کاٹا جیے نہ کا لون کا  
 احوال نیو چو کہ ہم ظلم رسیدون کا  
 دیوانگی عاشق کی تجھو نہ باسی ہے  
 عاشق ہر دل اپنا تو گلگشت گلستانین  
 ناچار گئے مار ہر میدان محبت میں  
 پتے کو کٹر کھوس ہوتی ہر مہین حشت  
 کیا کیا نہ گیا اوس بن صبر اور صانع دول  
 کر تو ہیں پس رسائی ل شاد گلی تک کر  
 سو میر وہ ملنا ہی اب ترک ہو حیران کا  
 ہاتھ ملنا کام ہر اب عاشق بد نام کا  
 سیر کو قابل ہر ہونا پین میر کو نام کا  
 اس میں کچھ نقصان ہونا سا مگر نام کا  
 صبح تک جاتا نہیں ہر مہینہ آ یا شام کا  
 سطح جو ہاتھوں میں آ کر خ گلفام کا  
 کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرہ آفاق ہون  
 ہجر کی راتیں بڑی چوٹی جو تکہ بین  
 روحوں ذریعہ میں اسکو تو ہر روتا ہون

کیا جو اب ان میرے سوا لونا  
 نہ کہ کچھ نہ آہر نہ ملا  
 دم نہ لے اسکی زلفوں کا مارا  
 میر کاٹا جیے نہ کا لون کا  
 احوال نیو چو کہ ہم ظلم رسیدون کا  
 دیوانگی عاشق کی تجھو نہ باسی ہے  
 عاشق ہر دل اپنا تو گلگشت گلستانین  
 ناچار گئے مار ہر میدان محبت میں  
 پتے کو کٹر کھوس ہوتی ہر مہین حشت  
 کیا کیا نہ گیا اوس بن صبر اور صانع دول  
 کر تو ہیں پس رسائی ل شاد گلی تک کر  
 سو میر وہ ملنا ہی اب ترک ہو حیران کا  
 ہاتھ ملنا کام ہر اب عاشق بد نام کا  
 سیر کو قابل ہر ہونا پین میر کو نام کا  
 اس میں کچھ نقصان ہونا سا مگر نام کا  
 صبح تک جاتا نہیں ہر مہینہ آ یا شام کا  
 سطح جو ہاتھوں میں آ کر خ گلفام کا  
 کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرہ آفاق ہون  
 ہجر کی راتیں بڑی چوٹی جو تکہ بین  
 روحوں ذریعہ میں اسکو تو ہر روتا ہون

کیا جو اب ان میرے سوا لونا	نہ کہ کچھ نہ آہر نہ ملا
دم نہ لے اسکی زلفوں کا مارا	میر کاٹا جیے نہ کا لون کا
کیا حال محبت کو آزار کشیدون کا	احوال نیو چو کہ ہم ظلم رسیدون کا
صد بارہ جگر سہی ہر ہم جامہ درخون کا	دیوانگی عاشق کی تجھو نہ باسی ہے
جدول کو کنار سی کی نوبادہ دیدن کا	عاشق ہر دل اپنا تو گلگشت گلستانین
پایانہ گیا چارہ کچھ اوسکی شہیدن کا	ناچار گئے مار ہر میدان محبت میں
کیا طور ہر ہم اینو سانی سو رسیدون کا	پتے کو کٹر کھوس ہوتی ہر مہین حشت
رونق گئی بشری ہر ہر نور سہی دیدن کا	کیا کیا نہ گیا اوس بن صبر اور صانع دول
کر تو ہیں پس رسائی ل شاد گلی تک کر	سو میر وہ ملنا ہی اب ترک ہو حیران کا
ہاتھ ملنا کام ہر اب عاشق بد نام کا	سطح جو ہاتھوں میں آ کر خ گلفام کا
سیر کو قابل ہر ہونا پین میر کو نام کا	کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرہ آفاق ہون
اس میں کچھ نقصان ہونا سا مگر نام کا	ہجر کی راتیں بڑی چوٹی جو تکہ بین
صبح تک جاتا نہیں ہر مہینہ آ یا شام کا	روحوں ذریعہ میں اسکو تو ہر روتا ہون

کیا جو اب ان میرے سوا لونا  
 نہ کہ کچھ نہ آہر نہ ملا  
 دم نہ لے اسکی زلفوں کا مارا  
 میر کاٹا جیے نہ کا لون کا  
 احوال نیو چو کہ ہم ظلم رسیدون کا  
 دیوانگی عاشق کی تجھو نہ باسی ہے  
 عاشق ہر دل اپنا تو گلگشت گلستانین  
 ناچار گئے مار ہر میدان محبت میں  
 پتے کو کٹر کھوس ہوتی ہر مہین حشت  
 کیا کیا نہ گیا اوس بن صبر اور صانع دول  
 کر تو ہیں پس رسائی ل شاد گلی تک کر  
 سو میر وہ ملنا ہی اب ترک ہو حیران کا  
 ہاتھ ملنا کام ہر اب عاشق بد نام کا  
 سیر کو قابل ہر ہونا پین میر کو نام کا  
 اس میں کچھ نقصان ہونا سا مگر نام کا  
 صبح تک جاتا نہیں ہر مہینہ آ یا شام کا  
 سطح جو ہاتھوں میں آ کر خ گلفام کا  
 کچھ نہیں عنقا صفت پر شہرہ آفاق ہون  
 ہجر کی راتیں بڑی چوٹی جو تکہ بین  
 روحوں ذریعہ میں اسکو تو ہر روتا ہون

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



[illegible]

پیشین خط

تفاوت در میان

اشک و خون که چهره مبارک

نسخه خطی

شیر و روغن میوه

[illegible]

وہ وقت سے پہلے

اور سچ  
میری گلی ہے

۱۰۰

۲۷۹

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

صفری کی ولادت

بسم الله الرحمن الرحيم

عاشقانه و امیر

اسباب

باب فی بیان طایفہ

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم

فی الزمان

منازل

من ارشد به این

بجلی سحر کی مٹلی آنی تھی امان سے  
اس نہ بن تو اپنہ دیکھ میں سپر ہوئی

[illegible]

<p>کیا فہم کیا فراست ذوق و بصیرت منزل کو مرگ کی تا آخر مجھ کو پہنچن</p>	<p>تاب و توان و طاقت یہ کہ گئی نہ رہ بہیجا ہو میں نے اپنا اسباب بہشت</p>
---	--

وینا میں جن و خوبی میرا یک عیب شمی ہے  
 زندان و پارسیان جس پر کہیں نظر سب

<p> شیدو نہیں شکے ٹوڑے زنجیر میر صاحب  مہر سپنتے تو وہ تیغ کینچ نہ سکتے  کینچتے نہیں کہاں اب ہے ہواؤں کے  کب ہیں جوانی کی سی اشعار شور آوے </p>	<p> اب کیا مری خون کی تیر میر صاحب  اپنا گناہ اپنی تقصیر میر صاحب  باو سحر لگی ہے جوان تیر میر صاحب  شاید کہ کچھ ہوئی میر اب میر صاحب </p>
---	--

تم کس خیال میں ہو تصویر سہی ہو چسپ ہو  
کرتی ہوں لوگ کیا کیا تقریر پیر صاحب

سبب انش سوزنده کسی بود که اب  
پرتی برادر می خاک بھی شستاق کسوس

یہاں سے لے کر تھیں کہ وہاں تک  
کہ وہاں سے لے کر تھیں کہ وہاں تک

[illegible]



و این کتاب را در روز دوشنبه هجری ۱۰۸۵ قمری  
در شهر تبریز به خط میرزا محمد علی  
نویسید و در روز پنجشنبه ۱۰۸۶ قمری  
در شهر تبریز به خط میرزا محمد علی

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account.





وہی کہ باستان میں کسی جہوں فنونِ حرم کی جو  
روشنی و اکرام کی جاویں مع شوق و میلان



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

سر کا گھر ہم اسکے قدم کئے لمو کر مدت سے مثل شب ہے ہر اتیرہ روز گار پتھر لکین ہیں آنکھیں میں نفی نقشب کے طور جسکی جہت سے میرے نزدیک پہنچی ہم آنکھیں ہماری منہ چلین ہیں جس بغیر	میں نے ہی اسکی طرف کالہ طرف ہونو آتا نہیں وہ غیرت ماہ اس طرف ہونو پڑتی نہیں ہے یار کی راہ اس طرف ہونو پڑتا نہیں وہ آنکھو وہ اس طرف ہونو وہ دیکھتا ہی کہ نہیں ہے اس طرف ہونو
---	---

برسون سے میرا نام محبوبوں سے بڑھتا میں روتا ہوں آکے ابر سیاہ اس طرف ہونو
---

روایف سین

گلامت توڑ اپنا اسے جس بس کہ سوز دل کی نہ کہنے پائی اسے گل و گلزار سے کیا قیدیوں کو نہ ترسا ویکایک مار و الو بہت کم دیتے تھے بادل و کما کسو محبوب کے ہو گور پر گل چین کے غم میں سینہ و رخ ہر مہر	نہیں اس راہ میں فریاد رس بس جہان بولے لگا کئے کہیں بس سہیں داغ دل میں کینہ نفس بس کرو گے کب تک ہم پیر بس رہے ہم ہی تو روزی میں بس ہمارے خاک کو پونا خوش بس بہت نکلی بہاری ہیں بس
---	--

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

۲۸۷  
 عہدِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

روایف سین  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت





ہم نہ سمجھی را بطان لغو خط ان تہو خطا	ہو تو بین برنور خط یہ ہو گیا یہ کیا خط
کتنے ہو گیا کیا لکھا ہے خط میں مجھ کو میرے	کب لکھا کتنے ایسے سب جہوئہ افترا بھی خطا
رویف طامی مجھ	
جو وہ ہے تو ہے زندگانی سے خط	مرا عمر کا ہے جوانی سے خط
نہیں وہ تو سب کچھ یہ بولطفت ہے	نہ کھائے میں لذت نہ پانی سے خط
کہا درود رات کیا میرے	
اتھا یا بہت اس کمائی سے خط	
رویف عین	
اگرچہ اس تشیخ ضاکی تہو شمع	پانی پانی شرم مفروض ہوئی جاتی شمع
ہے مری ہر اک غزل پر اجتماع	خائفہ میں کرتے ہیں صوفی سماع
وجد میں رکنا ہے اہل فہم کو	میرے شعر و شاعری کا اجتماع
نیم سہل چوڑ دنیا رحم کر	اس شہکار انگن گاہی گما اختراع
پلہ خضر عاید ہوا میری ہے آواز	ورنہ اسے سبکو پنپا ایتھاع
باروش میں ہو گیا اس کے سبب	ہے متاع دوستی ہی کیا متاع

مجنون کو میرے اور سی کیسے دیکھنا



میں نے اور کچھ نہیں کیا سو اگل  
کچھ لطفہ چونسے رنگ و بار کا  
سجھا کر رشک باد سے اسکی قبا کی  
چپان لباس نہ بنے میں اسقدر  
ہم طرح کسی کے ہونے کو  
طرح اسکی

三

۲۹۱

[illegible]

چاک دل ہے انار کے سے رنگ  
خام میں ہے ہوا می گل کی موج  
تاب ہی میں رہے ہوا سکن زلف  
کیا جو افسردگی کے ساتھ کھلا  
برق ابر بہار نے بنے لیے  
کنجہ خیر کہ میں مین مامون  
عمر کا ہے سب رنگ جاتا ہے  
برگ گل میں نہ دلکش ہو گے

اس بیابان میں مسکروں کے

ماتوان اک عیار کے سے رنگ

رویت نام

<p> اکہی ہزار رنگ گلستا نہیں ہے گل  بیل کوناز کیوں نہ خیابان گل پیہر  کب تک خنائی پانوں اسکے یہ بیکلی  ناچار ہو چمن میں نہ رہے کون ہوں جب </p>	<p> یہ اس پیر اپنے توجی کو نہ بھاؤ گل  کیا بانو خبے چہاتی یہ پیر کہہ کر  لگ جاؤ یک پس میر کہیں گنہگار گل  بیل کہے سے اور کوئی دن نہ گل </p>
--	---

[illegible]

[illegible]



سونده الی کیسے ہو سارے قوم  
 میں بہت بڑی قوم کا نام لیا  
 ہاتھ زدہ کسی کو خط لکھ کر  
 لکھ کر کسی کو خط لکھ کر  
 قلمی قوم کو خط لکھ کر  
 پیرائین کو خط لکھ کر  
 ان کی یہ کہیں کو خط لکھ کر  
 ان کی یہ کہیں کو خط لکھ کر

کون کی محبت کو ہم لے کر آئے ہیں تو کوئی بھی جاننا نہ  
 ہو کہ وہ کون سی ہے بلکہ وہ تو سب سے بڑی ہے  
 لہذا ہم نے اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے

مستبث تو ہے کہ یہ کوئی اور کی ہو

وکیہ اشک سرخ بولا سے رنگ در لایے  
 ہین میر منہ پر آنسو یاروتے ہو لو تم

رویف فون

ہم کیلے سب کو ہم آتش میں لے کر آئے ہیں ہم سب کی گئی تھیں عالم اسباب میں ہیں	سندھی سانسید ہرین میں ہی کیلے ہیں ساتھ اپنے نہیں اسباب مساعرت
خفا سے چلنے کو تیار ہیں ہم خواب میں ہیں کشمکش نگاہ میں سوجھ بوجھ کی گلاب میں ہیں	غفلت دل سے ہم گزریں ہیں سوچو جو عشق کی ہنگامے جو گزشتہ پیری میں وہی
پاس اس طور کو بھی عشق کو آداب میں ہیں دل جلو پر توغ سے تری متاب میں ہیں	دور کیا اسو ہو بھی ہو غبار پناہ وہ ہے فراغ مہ تابان سو فراغ کلمے +

ہم ہی اس شہر میں ان لوگوں سے ہیں خانہ خراب  
 میر گم بار جنوں کی رہ سیلاب میں ہیں

اگ بٹھا خاندان بندوں کو گم ہوئے جانوں جگر ہو گئے ہی مگر ہی گم ہیں کہ اور جانوں	کے تو ہمیشہ رنگ تصوف کچھ کہتا ہوں نہیں ہوں اور بنا کر گل سے منہ لگاؤں
کمان تک یار کو جو ہو جاکر ہر گنہگار گم ہوئے ہیں وہی گم ہوئے ہیں وہی گم ہوئے ہیں	گیا بڑا خطر اب لڑ گیا بھگت سبک آفر گم ہوئے ہیں وہی گم ہوئے ہیں وہی گم ہوئے ہیں

کون کی محبت کو ہم لے کر آئے ہیں تو کوئی بھی جاننا نہ  
 ہو کہ وہ کون سی ہے بلکہ وہ تو سب سے بڑی ہے  
 لہذا ہم نے اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے

۲۹۴

روچا فون کا سبب جلیجین کمان  
 غصے پانی پو کے کر کا بے ہوشان  
 دست و دامن حبیب غمش اپنے ہوشان  
 چول میں اس باغ خوبی سے ہوشان  
 عاشق خوشنویں باغ خوش فانی ہوشان  
 باغ آتش و جان لیلی کمان مجنون کمان  
 باغ آتش و جان لیلی کمان مجنون کمان

کون کی محبت کو ہم لے کر آئے ہیں تو کوئی بھی جاننا نہ  
 ہو کہ وہ کون سی ہے بلکہ وہ تو سب سے بڑی ہے  
 لہذا ہم نے اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے  
 اور اس کو سب سے پہلے ہی جان لیا ہے



۲۹۵  
منظر ہو ایک دم تو تدارک ہی ہو یک  
منزل ہو یعنی تدارک نہ ملتا تو دیکھو  
دل جگر علیہ رین ہے ہم افروختہ  
کمان سے گولی نہیں ہماری تیر میں  
میں ہی اے تیر میں تو تبارک مروت ان کو نہیں  
ترباب تو تیر میں سلطان شکستہ حال ہم  
کسو قیوم سے شاید کہ جنت ان کو نہیں  
وید ہر دو دل سے ہم پر کلام کر  
ظلمہ دم غمت تو انہیں

گیا اندوہ مجھ کو دوستان رشتہ کا  
میرزا بہتہا عجوبی بہت پر اپنی پیش و پامان

تساو و فتنہ ملنے کے گون کبھی ورنش کے  
کیا کہیں ہمیر صاحب سے ہوئی مفتون کہان

عشق نے حواریوں کو لے لیا یہ کبھی کبھی ہے پھر  
ہر تبت بن مرگشتہ والا لالہ سب کو چھوڑ کر  
دل لشکر میں لے گیا سب اپنی دھڑ دھڑ سے چھین لیا  
بہنو داسکی زلف و رخ کی کامیابیاں کو اپن کر  
نقش کا کون دوسیدہ گرم طلب میں پڑ گیا  
برو اگر شمشیر سرور پہ پہون نہ مارن

پانوں کا آلودہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ پانی کے ذریعے سے  
جراثیم آب آلودہ ہونے کے پانوں کو پینے میں

جیج ہوئے نہیں خواہ اس کہیں  
 دیکھ دو اشک سے نکلی ہڑ اس  
 باد خوشبو ہی آئی ہن وان سے  
 جس جنو میں کہیں ہے سر چراک

جاہل یان سے جو ہم اوداس کہیں  
 اوسوں بھرتی نہیں ہے پاس کہیں  
 کوئی چھپے ہے گل کے پاس کہیں  
 ٹکڑی ہو کر گیا لباس کہیں

[illegible]





اب اس کے لئے جو دنیا میں رہتا ہے وہ دنیا کی باتیں کرے اور اللہ کی باتیں نہ کرے۔  
 اب اس کے لئے جو دنیا میں رہتا ہے وہ دنیا کی باتیں کرے اور اللہ کی باتیں نہ کرے۔  
 اب اس کے لئے جو دنیا میں رہتا ہے وہ دنیا کی باتیں کرے اور اللہ کی باتیں نہ کرے۔

چلتی ہیں قیہ سو کر لگتے ہی میسر و لکو  
 پالیں ہیں دلبر و نکلی سب سے نرالیان ہیں

<p>رقمگان میں جہان کے ہم ہی ہیں                  شمع ہے سہند کیسے برباد                  ہم کو محبوب کو عشق میں بت بوجہ                  جس چہن ار کا ہے تو گل تر                  نہیں محبوبوں سے دل قوی لیکن                  بوسہ مت دے کسو کے در پہ نسیم                  گوشہ اس در سے دور پہلو ہیں                  وجہ بیگانگی نہیں معلوم                  مر گئے مر گئے نہیں تو نہیں                  اپنا شیوہ نہیں کجے یوں تو</p>	<p>ساتھ اس کا روان کے ہم بھی ہیں                  کشتہ اپنی زبان کے ہم بھی ہیں                  تنگ اسخندان کے ہم بھی ہیں                  بیل اس گلستان کے ہم بھی ہیں                  یار او سن تو ان کے ہم بھی ہیں                  خاک اس ستان کے ہم بھی ہیں                  پاس تو پاسبان کے ہم بھی ہیں                  تم جہان کے ہو وان کے ہم بھی ہیں                  خاک سے منہ کوڑ مانکے ہم بھی ہیں                  یار ہی میسر جو بانکے ہم بھی ہیں</p>
---	--

اس سری کے ہے پار سائی میسر  
 معتقد اس جو انکے ہم ہے ہیں

فی گردش ہے اسکی ہر زمان  
 غلغل سا ہے دماغ آسمانین

ملاوے میں رہی جی جی کا غارت میں  
 چنچ کی فونٹ کی پٹی پٹی کا شادین  
 عاشق کو مار دے تو ان کا غارت میں  
 کدو گر دے لیکن جو کدو کی عمارت میں  
 کدو گر دے لیکن جو کدو کی عمارت میں  
 کدو گر دے لیکن جو کدو کی عمارت میں

۲۹۷

ایک بولا اساتہ ہے بی تربت فتن و لایا  
 دل کو مال نظر دان تو مٹی مشول پناہ میں  
 کیا ہو تو بدار بنان کامنا لیا تہا سدا  
 خطوت بریطن واد فو لکھ لکھ لکھ لکھ  
 خطوت بریطن واد فو لکھ لکھ لکھ لکھ  
 خطوت بریطن واد فو لکھ لکھ لکھ لکھ

غلام اس کی ہر زمان  
 غلام اس کی ہر زمان  
 غلام اس کی ہر زمان  
 غلام اس کی ہر زمان  
 غلام اس کی ہر زمان  
 غلام اس کی ہر زمان

۲۹۸



کتابخانه  
موزه و مرکز اسناد  
سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران





[illegible]

[illegible]









[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]



<p> سب کسا کو جگر تیر و پلکوں کی گاڈ گاڈ  آنگو نکا جگر بنو سو ہتیا کی کم نہیں  کشتی چشم ڈوبی سو رہی بحر اشک میں  سینے کو ان پر زخم سو خاطر ہو جمع کیا </p>	<p> ہم سینہ خستہ لوگوں سو رہیں آنکھیں نہ لگاؤ  پل مار تو رہی پیش نظر ماستی کا ڈباؤ  آئی نہ پار ہوئی نظر عاشقوں کی ناؤ  دل ہی کی اور دیا تھی بہن سو ہو کا بہن </p>
--	---

[illegible]



<p>شوکرین لکھو گی بہن جب چلے سبہ راہ تو یہ خرام ناز سے ظالم ملک اپنی چال دیکھ</p>	<p>آکھیں جو بہن تعین ہو مقصود ہو جگہ واقع ہوشان بندگی کو قید قبلہ کیا</p>
<p>بالذات ہر جان میں وہ موجود ہر جگہ سر پر کہیں جہاں کہ ہر سپرد ہر جگہ</p>	<p>موتن پہن نہ سوختہ جانوں کی ہر نمود میں فی لکھنؤ خوش اندام خوب لیک</p>

لکھنؤ کی ایک عورت نے اپنے شوکرین کو لکھو گی بہن جب چلے سبہ راہ تو یہ خرام ناز سے ظالم ملک اپنی چال دیکھ آکھیں جو بہن تعین ہو مقصود ہو جگہ واقع ہوشان بندگی کو قید قبلہ کیا موتن پہن نہ سوختہ جانوں کی ہر نمود میں فی لکھنؤ خوش اندام خوب لیک

رہدلیف یای

تیر غزل کی بستی میں نہ مہرا  
جنگل میں نکل آؤں گے وہاں بستی میں آئی  
خوابش ہو چو دل کی دلدل سے ہر طرف  
میں دفن ہو کر دل سے تعلق بہت ہی  
سیکڑے نہ ہوتا تھا اسرار غشت کو  
عاشق کی ہر وجہ پر عشق کی رسانی

۳۱۳

کھول کا بہت چونا جوقوب  
عالم کو تمام اس میں کھلے کر  
کھڑا رہا یا جب تب وہ بھی قاریا  
مفلوک رہی اب ہم ہر صفحہ پر  
غوی سزاوار کی صفحہ میں باغیوں  
غوی بنی دیکھی سب بنی شکاری

وہ دلف بنی دیکھی سب بنی شکاری  
کیا عجب وہی ہوس کی دلف بنی  
ہر خط و خورانی ہر آن ہر عانی  
عاشق کی جو ہر طرف ہر طرف ہر طرف

میں کوہ شہنشاہ کی بستی میں نہ مہرا  
جنگل میں نکل آؤں گے وہاں بستی میں آئی  
خوابش ہو چو دل کی دلدل سے ہر طرف  
میں دفن ہو کر دل سے تعلق بہت ہی  
سیکڑے نہ ہوتا تھا اسرار غشت کو  
عاشق کی ہر وجہ پر عشق کی رسانی

اس جو سر شہو کا لٹکا گیا سوچتے  
راز محبت بنا رسوانہ اس قدر  
جب دیکھو لگ رہا ہو در کی طرف سے  
جاتا نہیں کہا چو لگ خواب دیدہ  
گر ہو نہ اشک فشان خانہ خراب دیدہ  
ہو جیسے کہنے ویسی دلت کا باب دیدہ

دورخ میں صیر ہون میں یا رہشت نورین  
جان ہے ستم رسیدہ دل ہر عذاب دیدہ

ادھر بہت کر گناہ تیر زجا بیٹھ  
اثر ہو تا تو کب کا ہو سہی چکتا  
پہر لگا ہم سے کبتک درو غلام  
یہ تیر رو سے ترکش یوں چلا بیٹھ  
دعا تو صبح سے اب یا تمہ ٹھا بیٹھ  
کہو تو گھر سے اٹھ کر پاس آ بیٹھ  
نکر دیوار کا مجلس میں تکیہ  
بہت پہر تو یوں تیر چو تیر ہے دشمن  
تلاش اپنی نہ کم تھی جو وہ ملت  
بارے موت چو سے موت نہ لگا بیٹھ  
انہیں دو سید میان تو ہی سنا بیٹھ  
بہت میں دیکھ کر آخر رہا بیٹھ

مخالف سے نہ مل بیٹھا کر اتنا  
کسین لے میر صاحب کو جہا بیٹھ

کیا کہیں غیبی نظر کرے غصہ کہا سنو  
کس طرح غیبی ہو کیا لگا جاتا رہا  
اور مجلس چن ریو دیکھ تو شرمنا سہو  
ساتھ ہو سکھ دل لگا ہو جس کسو کا ہو

کیا کہیں غیبی نظر کرے غصہ کہا سنو  
کس طرح غیبی ہو کیا لگا جاتا رہا  
اور مجلس چن ریو دیکھ تو شرمنا سہو  
ساتھ ہو سکھ دل لگا ہو جس کسو کا ہو









[illegible]





معارف کبار با لب جناب  
 یونان کس عسکر غنیمت کی غنیمت  
 یونان کس عسکر غنیمت کی غنیمت  
 یونان کس عسکر غنیمت کی غنیمت

اپنا اپنا ہے ذرا بیٹھ ہم کو	بوسہ کچ لب ہی بہاتا ہے
آتش عشق بسکے دل کو لگی	شمع سان آہیں کو کھاتا ہے
دیکھتا ہے تو ہی بسم پردہ	ہم سے آکھونکو کب ملاتا ہے
سیری تو ہی ہلک سے چوڑ لگا	اور وہ اس پر منہ چپاتا ہے

میر صناعت ہے ملو اوس سے	دیکھو تو باتیں کیا بناتا ہے
-------------------------	-----------------------------

شایہ غم دستم یار ہم ہوئے	عاشق کمان ہو گئے گنگار ہم ہوئے
کی عرض جو متاع امانت زل کر بیچ	سب وار لوٹ نہ خریدار ہم ہوئے
جی کچھ گیا اسیر نفس کی نفلان کو اور	تھی چوٹ انچر لگو کر فدا رہم ہوئے
پامال یون کیا کہ برابر ہیں خاک کر	کیا ظلم ہو گیا جو طلب کار ہم ہوئے
ہوتا نہیں پر بھیجی کا ناں خوب	افسوس ہر کہ درخیز دار ہم ہوئے
وصل دس طیب زادہ کا جیتنا	آخر اس آرزو ہی میں جبار ہم ہوئے

پہل کر یہ میر عشق کا اس نو بہار کے	آخر کشت و خور کے سزاوار ہم ہوئے
------------------------------------	---------------------------------

کسے میں ان لبوں کی جان فزائی	یہ بات اک بخودی میں منہ پر آئی
------------------------------	--------------------------------

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر

اب اس کی بات ہے  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر

اب اس کی بات ہے  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر

یہ بات اک بخودی میں منہ پر آئی  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر

اب اس کی بات ہے  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر  
 کہ میری دلجوئی کی خاطر





میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔  
 اگرچہ میں نے اس میں کچھ غلطیاں کی ہیں مگر میں نے ان کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔  
 میں نے اس میں کچھ اور بھی لکھا ہے جو میں نے اس میں لکھنا چاہا تھا۔

شعلوں کی ڈانگ گویا علون تلوار ہو رہی ہیں	چرونگ رنگ ہنر دیکھو ہیں کیا جھکتے
یان بات راہ کی تو منتانہیں ہر کوئی	جانی ہیں ہم جس سے اس قافلہ میں جکتے
جاگہ ہر لیکر ہیں نازان جب آگے ہیں	نوبادہ گان خوبی جون شمع گل جکتے

اس حسن و کمان ہیں غلطانی موتیوں کی	جس خوبصورتی سے میرا شک ہیں دھکتے
------------------------------------	----------------------------------

غم مرگ سے دل جگر ریش ہے	عجب مرحلہ ہکو در پیش ہے
بلا ہے اس سے شوق تیر و کمان	بہین سے یہ پیدا ستم کش ہے
دلاؤ سکے ظاہر بہ مت جانیو	وہ خوش رو تو ہو پر بداندیش ہے
بہت خوب ہو لعل نوشین بار	ولیکن خطا پشت لب نیش ہے

ہمیں کیا جو ہر میر بیہوش سا	خدا جانے یہ کیا ہی درویش ہے
-----------------------------	-----------------------------

کوش ہر اک اس کی اور ہے	کیا قیامت کا قیامت شور ہے
پوچھنا اس ناتوان کا خوب تھا	پر پنچہیاں ان فردہ بھی زور ہے
صندل درو سر سرود ف	عاقبت دیکھا تو خاک گور ہے
رشتہ الفت تو نازک ہر بہت	کیا سمجھ کر خلق اسیر دور ہے

۳۱۹  
 جس نے اس کو لکھا ہے وہ اس کی طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔  
 اگرچہ میں نے اس میں کچھ غلطیاں کی ہیں مگر میں نے ان کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔  
 میں نے اس میں کچھ اور بھی لکھا ہے جو میں نے اس میں لکھنا چاہا تھا۔

میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔  
 اگرچہ میں نے اس میں کچھ غلطیاں کی ہیں مگر میں نے ان کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔  
 میں نے اس میں کچھ اور بھی لکھا ہے جو میں نے اس میں لکھنا چاہا تھا۔

ایک طرف سے اور دوسری طرف سے  
میں انصاف و عدل کے ساتھ رہتا ہوں  
جو میری طبیعت ہے وہ یہ ہے کہ میں  
اپنے دشمنوں کو بھی نہیں بھڑکتا  
بلکہ انہیں سزا دیتا ہوں جو ان کا  
حق ہے۔



سب سے پہلے یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ  
 میری طرف سے ہے جس کی وجہ سے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے

دخیل ان میں عشق میں کہ میرے کو دیکھ زلیل کیسے ہیں یا وہ کی ہو کہ وہ ذات بڑی	
ہے تاشا حسن و خط حیرت بھی ہے تا دم آخر نہیں پورے ہیں ہم ہے وہ قسم ہم حریف و ہم ظریف تیغ و زو کی ہمیں قسمت کیا و انیسیم صبح سے ہوتا ہے گل جی ہی دیر کا نہیں کڑھنا فقط	یعنی خط تو خوب پر صورت بھی ہے کچھ کہیں گے بار بواب رخصت بھی ہے ماری گالی ہے پھر منت بھی ہے خوش نصیبی ہو تو پھر قسمت بھی ہے تجھ کو اور مرغ چہن بھرت بھی ہے اسکے در سے جاؤ گی حسرت بھی ہے

دیر سے باتیں کر رہی ہو نہی یار میرے صاحب سے نہیں صحبت بھی ہے	
چلے ہم اگر تھکوا کراہ ہے نہ افسہ ہو نہ درد نہ گم جہاں لگ چو گل سے ہم دانہ ہیں ہم عشق ہو نہ لہانے بلا چراغان گل سے ہو کر کیا روشنی	فقیر و ن کی امداد ہے کہ بیان جیسا سر سیرا ہے اگرچہ ہوا ہی ہوا خواہ ہے جہاں دل لگا کر نہا جانکا ہے گلستان کس کی تھیم گاہ ہے

جو شل شک میں گئے سب کچھ  
 اب کوئی مل نہیں سہا  
 زور و زاری سے وہ باغ  
 کے سے انکسرت ہو رہا ہے  
 رہ گریبان کی کو خوشاب  
 سا راز بچھو دوسرے میں تو ہو جاتا ہے  
 ۲۱  
 ایک عطر شکر آب ہی مانند جاب  
 کیا پھول لگی ہے اس کا پتہ جاتا ہے  
 نامہ بر جسے کہتے ہیں پتہ جاتا ہے  
 ان دنوں میں پتہ جاتا ہے  
 عاشق کی آن میں پتہ جاتا ہے  
 ہر عطر کے پتہ جاتا ہے  
 وہاں تو اس پتہ جاتا ہے  
 ہر عطر کے پتہ جاتا ہے

اس شاعر نے یہ سب کچھ  
 میری طرف سے ہے جس کی وجہ سے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ کیا ہے

[illegible]



[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰









کونین نه فراه ک ز خوار و ستمدار  
 در تاراج و تاراج و تاراج و تاراج  
 کونین نه فراه ک ز خوار و ستمدار  
 در تاراج و تاراج و تاراج و تاراج

این کتاب کون کون کتاب کا  
 لفظ پیچیدہ ہر شعر کا  
 میں جو نظر دیکھتا ہوں  
 کہنے لگا کہ یہ کیا نوہ  
 کیا باری کردار ہوں  
 جس کی آواز ہوں  
 مانتے ہیں کہ یہ  
 غم و غصہ کی دیکھو

ہم ذکر یہی سنا نہیں صوم و صلوات کا کسکے تئیں دماغ عفت ہر کان کا پردی میں رو سیاہ ہر آب حیات کا کچھ ہو تو اعتبار بھی ہو کائنات کا	واعظ کمر سوچ ہو در میفرودش سے ہونکا کرین قریب پڑی کوئی یار میں ان غوٹوں کا حریف ہو ظلمات میں گیا عالم کو حکیم کا باند یا طلسم ہے
---	---

گریا میرا بل ہو تو کام سہل ہے اندیشہ تجھ کو یونہی ہر اپنی نجات کا
--

ہو کام مشکل تو کل کیا بہت ہمنے صبر و تحمل کیا یہ قطعہ تصرف میں لکل کیا کہ زنجیر لٹوئی تو میں غل کیا سرو سینہ سزاغ نے گل کیا غلاموں سزاو سے تو سل کیا	تجا بل تغافل سا بل کیا نہیں تاب لا تا دل زار اب زمین غزل ملک سی ہو گئی جنوں تھانہ مجھ کو نہ چپ رہ سکا نہ سوز درون خصل گل میں چھپا ہمیں شوق فی صاحبو کہو دیا
---	--

حقیقت نہ میرا بنی سمجھی گئی شب دروز ہمنو تامل کیا
--

رفیقہ عشق کیا ہونیں اب کا جاچکا ہوں جہان سر کب کا
--

چھائی بسانے سپاہی ہوں  
 جی میں آواز کی کہن رہا ہوں  
 بات آواز کی کہن رہا ہوں  
 کیونکہ جو اس کو کہتا ہے  
 خجندہ دین چاہت کہ آواز ہے  
 کیا لفظ کیا کہن چاہتا ہے  
 کہ جس کی آواز ہے کہن چاہتا ہے  
 کہ جس کی آواز ہے کہن چاہتا ہے  
 کہ جس کی آواز ہے کہن چاہتا ہے

وہ جو نہ لگا لبتا تو نہیں نہ لگا جاتا  
 وہ جو نہ لگا لبتا تو نہیں نہ لگا جاتا  
 وہ جو نہ لگا لبتا تو نہیں نہ لگا جاتا  
 وہ جو نہ لگا لبتا تو نہیں نہ لگا جاتا









دل پورانگی آفرینار  
چرخ چرخ آفرینار  
همه پهل پهل آفرینار  
خواب دوری بین جی جانار  
تلقی کیمیا آفرینار  
باده جی آفرینار  
بسی بی نام آفرینار  
تلقی کیمیا آفرینار

موسم گل بین ہم چو کسے صیف  
پانوں چھاتی پیر گزارا تھا  
آسمان کا بھی کیا ستارا تھا  
جب تک لطف پہ کہنا تھا  
لطف سے بچو چٹا ہوا تھا  
لوگو! دیکھیں جہاں سارا تھا  
سر اور اس کی اندر  
کوہ فرار و سر کہیں آتا

منه ز کلمات برسون و ده خوشتر گوین	چاه کا یون کب تلک ناتار را
کچ نہ میں سمجھا جنوں عشق میں	دیر ناصح مجھ کو سمجھا اتار را
داغ تہا جو سر پر میر کو شمع ساں	بافونک مجھ کو وہی کب اتار را

کیسے کیسے رکنا گئے ہیں میرا ہم  
مذہب توں منہ بھی جگر آتارے

اوصاف مولا شاعر و الجاؤ پڑ گیا  
 جتنے جی یہ لائے رہا سوراخ غریب  
 کیا اس کے دل جل کر تاحی میں دیر ہو  
 فریاد پہلوان محبت پہاڑ تھا  
 گل رنگ رنگ شاخ سو نکلا بہار میں  
 یان ہاؤ نو زباد سو ہر یک شجر حشر

شرابی سر پہو اگر آ دمی روش  
وصف اسکے قد کا میر سے سنکر اکڑ گیا

جان اپنا جو پہنہ مارا تھا	کچھ ہمارا اسی میں دارا تھا
موت لیتا تھا نام محبوب کا	حب کہ عہد جنوں ہمارا تھا

گشت شادید و شادان  
 او سار و دژ و نکل  
 قتل کا قتل است  
 عشق بازی بین کیا موسیٰ بین میم  
 آگهی جی انون سنه ۱۰۸۰  
 خوب کیا جوایل کرم کرم و کرم  
 هم جو فیم بود و تو تیر به زنی سوال کی

۳۳۲

روند کر و سبک و بانون خانی انچه  
 خون هزار بسلی گدین کین الفیشتی  
 لکلی چر گراس جلی جی خالی  
 تیا بلید سپهر کرم  
 دل جو ترا خون بودا تنه ایلم  
 یعنی نام اس فتنه کا تنه ماه و سال  
 میرا اچال تو میرا خور و فاسد  
 خفته عشق کیا سو صاحب کیا یا با حال  
 سیر کوی سفاکین تو ماه و روضا



فردا است تو بیست و نه گریه کنی  
بیت بار قول و قسم کنی  
بنا که بار و عهد و وفا کنی  
طلی ای ای که بیایم کنی  
اس ناز و زاری کنی  
شیرین که شکر و لب کنی  
اس پادشاه کنی







ایک ادوا... کوئی دینا... میسر... انکس...

ہیون بخود تو کوئی پہونچو چنگ	ہیون بخود تو کوئی پہونچو چنگ
کاٹھک ہو جا سینہ چاک چاک	کاٹھک ہو جا سینہ چاک چاک
راہ پر وہ کیونکہ آدھ مست ناز	راہ پر وہ کیونکہ آدھ مست ناز
کیا جین گروغ ہو کر خون ہوا	کیا جین گروغ ہو کر خون ہوا

میر شاد کعبہ ہی میں رہ چکے  
زیر سیمیان تو خدا لایا ہوا

کیا کرین تیر پر دل تقدیر سے باہر ہوا	تا امید اس زندگانی کو نہ کرنا کتر ہوا
جن نہ نوں ہم کافروں سے ربط تہا کر ہو چکر	وہ بت پیرا بنی اور سو پیر ہوا
دو رنگ سروا ہوا ہون و شہر و ملک ملک	میر شاعر شاعری کا تذکرہ گھر گھر ہوا
و طبیعت ہی نہیں میری کو شفق شب	کر دو او طبع میں آدھ تری ہتر ہوا
ہیخو داوس مست داواناز بن رہتو ہین ہم	عالم اپنا دیکھتو تو عالم دیکھتو ہوا
وہ سپاہی پتہ تو کوئی ہی میں پتہ ہوا	گردیش دس شہنشاہی کا لشکر ہوا

گفتگو انسان و شش زمین ہر معنی کہ میر  
سارا ہنگامہ قیامت کام ہو سر پہ ہوا

خلاق وعدہ بہت ہو کوئی وعدہ وفا کر تو	علا کہ کسین دروغ کہتا کہان تلک کچا کر
--------------------------------------	---------------------------------------

ایک ادوا... کوئی دینا... میسر... انکس...

میر شاد کعبہ ہی میں رہ چکے  
زیر سیمیان تو خدا لایا ہوا

ایک ادوا... کوئی دینا... میسر... انکس...



[illegible]

# ردیف جم فارسی

اب کیلے دل کی تھی تباہی کے  
 میں دیکھ کر زمین آسمان کے  
 میں پکار رہی تھی ہوا کے  
 میں تھی جتنی بھی تھی گلستاں کے  
 میں تھی کوئی نہ تھی میں آب و آستان کے

ہم تو لب خوش رنگ کو اس کو مانا لعل حمر آج  
 عشق کو جو گشتہ ہو ہم زخم زخمہ دریا ہو  
 شش بہ زخمی نگار کو تھی درد و کرب تک ہم  
 جینی ہم غم گشتہ کو خاطر ہم ہی جمع کرو  
 ملکوں ملکوں شہر و شہر وں قریہ قصبہ و دھیمہ  
 خط سحر آگہم و وفا کا دعویٰ سب کچھ صادق

ہم تو لب خوش رنگ کو اس کو مانا لعل حمر آج  
 عشق کو جو گشتہ ہو ہم زخم زخمہ دریا ہو  
 شش بہ زخمی نگار کو تھی درد و کرب تک ہم  
 جینی ہم غم گشتہ کو خاطر ہم ہی جمع کرو  
 ملکوں ملکوں شہر و شہر وں قریہ قصبہ و دھیمہ  
 خط سحر آگہم و وفا کا دعویٰ سب کچھ صادق

ہم تو آگے ہی مر رہے ہیں میر  
 تیغ کہینے بہت ہے یا حبش

## ردیف حیم

حال سب کچھ گھوڑی تھی غفلت کیا ہر آج  
 ستوری وہ آئینہ پرانہ نہیں کہل سکتی ہے  
 فرق تیغ و خنجر وین جسم و دل کی لاگ لگی  
 شیشہ صراحی سا غم و مینا سب کل تک حاجی صر  
 کوئی گمراہ تو ہوا میں سو جان پر دن فرست گیا ہر آج  
 دنگی سو کر ہو دم کیا کہنہ صورت کیا ہر آج  
 اُس ظلم حیم کی میری ایسی صحبت کیا ہر آج  
 کوی بادہ فروشا نہیں میری صرست کیا ہر آج

میر گھر کو ساعت ہی میں غم شتم کر فر گئے ہو  
 تاب نہیں کیا ضعف و دلہین جی بھلاقت کیا ہر آج

ہم تو لب خوش رنگ کو اس کو مانا لعل حمر آج  
 عشق کو جو گشتہ ہو ہم زخم زخمہ دریا ہو  
 شش بہ زخمی نگار کو تھی درد و کرب تک ہم  
 جینی ہم غم گشتہ کو خاطر ہم ہی جمع کرو  
 ملکوں ملکوں شہر و شہر وں قریہ قصبہ و دھیمہ  
 خط سحر آگہم و وفا کا دعویٰ سب کچھ صادق  
 اور غم و رومان کو بھوجانا لعل حمر آج  
 پانویں پیکر ہوتا ہر جان کو بھی ہو چکا آج  
 خاک پہ پیکر درویشانہ ہمیں بچا یا بستر آج  
 گل گشتہ نہیں کچھ کا غمش آتا ہر اکثر آج  
 شعر و بیت غزل پانچ پر ہنگامہ ہو گھر گھر آج  
 جامہ مصحف کو بندہ کوں کر رہی ہر دار آج

ہم تو لب خوش رنگ کو اس کو مانا لعل حمر آج  
 عشق کو جو گشتہ ہو ہم زخم زخمہ دریا ہو  
 شش بہ زخمی نگار کو تھی درد و کرب تک ہم  
 جینی ہم غم گشتہ کو خاطر ہم ہی جمع کرو  
 ملکوں ملکوں شہر و شہر وں قریہ قصبہ و دھیمہ  
 خط سحر آگہم و وفا کا دعویٰ سب کچھ صادق



2

درین  
 کیا هم بیان  
 غشی خوشی  
 چون چمن  
 عروند جانی  
 چون صفت  
 حسن خان

三

۲۲۹

۳۶۹  
اس بات پر غمازی ہووا ہوتا آگے  
کیون اس چمن میں درختوں کا جمایشان کی طرح  
اب کتنے ہیں بجا ہی ستموں کی یہ نیرنگی  
قدوچ ہوئے خیمہ ہمارا آسمان کی طرہ  
نقصان جان کی نہتا سود میں عشق کے  
ہم جان کو نطالی بڑی کر زبان کی طرح  
دل کو جو خوب دیکھا تو ہو گا سلطان ہی  
ہم اس سلطان کے ساری دی لا سلطان ہی  
مراقب کہ رو دی ہوئے دی لا سلطان ہی  
مراقب کہ رو دی ہوئے دی لا سلطان ہی

منہ اسکا دیکھ رہے تھے کہ رفتار ناز کو  
 بردائے سرشک میں تارنگاہ ہے  
 کیا دلوں خون کیا کہہ ٹہرنے لگا جگر  
 ایسا ہوا ہے معتبر کہ اب ہر سب پاک  
 سرتاہم ہر طرف ہی خوش خوش لہر کر رہی  
 اس شہر کی روش کہ جو چو گھر کے بیچ  
 کیتا دروازہ گارین ہم اس نہر کے بیچ  
 کہیے جو کہ یہی باقی ہوا تہہ بگر کے بیچ

ہے اپنی خانوادہ میں اپنا ہر شے اور  
شیل ہی ایک ہر ہر شے کے

رنج کیا کیا ہنر کینے دوستی یاری کو بچ  
 دوش آغوش و گرمی امن گلین ہو  
 ایک کو اندیشہ کار ایک کو سہ فکر یار  
 منتظر تو رہ تو پھر کین انکسین ندان  
 جان کو قید عناصری نہیں ہر دار ہے  
 روتی ہی گزری ہر شب تشنی باغ کی  
 یاد بڑتا ہر جوانی تھی کہ آئی رفتگی

کیا ہوئی قصیر سکی ناز برداری کو بچ  
 کافشتی کر رہی ہر شمع خونباری کو بچ  
 لگ رہے ہیں لوگ سب چلو کی طیار کی بچ  
 وہ نہ آیا دیکھو ہم کو تو بیماری کو بچ  
 سنگ آ کر ہیں بہت اس جادو یو کی بچ  
 اوس پڑتی رہی ہر ات ہر کیا رنک بچ  
 ہو گیا ہوں میں قسمت عشق ہشیار کو بچ

ایک ہودین جو زبان دل تو کچھ نکال بھی کام  
یوں اترامیر کیا ہو گریہ وزاری کو بیچ

[illegible]





[illegible]

چو جانون چو من بیل به بین تو کیون بان دین  
رهان کر بند ساری بان من بیلکه ز سواد  
فلک ز بان ساری بان من بیلکه ز سواد  
کسین بیکه جانون کید کیون بان دین  
سید پهلون بهری بازارین آفرین  
نعل کر گوشت کجوتی میسر سودا  
اوس رفقه باس کلا ز تو لوگ جا  
پوچفت من ز نیکیا باین کسرا  
مهر مهر





یونہی آوے کہیں ہمارے  
اعتمادی نہیں ہے ہمارے









اینک است بقون دامن زلف و کمر  
نثار بی بی در غنای عین

کوهی نظرم کی بزم کین تو کوهی  
 جان کین تب تو کوهی کوهی  
 کوهی بزم کین تو کوهی کوهی  
 جان کین تب تو کوهی کوهی  
 کوهی بزم کین تو کوهی کوهی  
 جان کین تب تو کوهی کوهی

[illegible]

کیا چار جاڑ ہیں جہاں سے لوگ  
 قعر و بات بات پر گالی  
 شہر میں گھر خراب ہے اپنا  
 ایک گردش میں برابر خاک  
 در دہان در کب سنا میر  
 یاد کو بھی لپک لپک ہو نہیں  
 شوق میں تیر کو چلے او داکر

لگا کر تھے میاں سے لوگ  
 جان بلب میں تری زبان سے لوگ  
 آ کر میں یاں بلب نشان سے لوگ  
 کیا جگہ تو میں آسمان سے لوگ  
 لگا رہو میں اسکے کان سے لوگ  
 ہم یہی سبزی دہان سے لوگ  
 ہم خمیدہ قدان کماں سے لوگ

آدمی اب نہیں جہان میں میر  
اٹھ گئے اس ہی کاروانسہ لوگ

رویف لام

لیکن ہزار حیف بھری ہوا گل  
سر پہ مار دیاں جنوں کی ہر جا گل  
بیدار دگر فروش بد سہرا کی گل  
جون سایہ داکشیدہ ہو نہ پا گل  
آؤ گل گنجو بھی کچھ تھی وفا گل

[illegible][illegible]





[illegible]



کون سے کون ہو کر ہوا ر  
کوفت سی کوفت اپنے دل پر ہے  
اب کر تارے اب کمی سے میر  
دیکھیں ہیں سوئے دیدہ تر ہم  
تجارت حیرت عشقی سے گفتگو کو ہم  
اگرچہ وصل ہو بہن طلب بین سرگردا  
اب اپنی جان سے بہن تنگ مگر بہت  
جلا کر خاک کر کردہ کہ ریکر داغ کرے  
سرید پر خرابات یوں نہوئے صبر  
سمجھتے عارت اگر اور بھی کسو کو ہم  
عشق تو ہو گیا عکس کیا ہر خدا ہم  
گر یہ خونین جگہ ہی تو کھو نہ پڑو تی ہے  
اسکی نچ چو در میں ان نہ پیش حال کاری  
چکے کیا انواع اذیت شقیں کہیں جاتی ہے  
کیا کیا عجز ہیں یہ کین شیں نہیں کچ جاتا صبر  
آجاوین جو یہ ہر جانی تو بخیاریں ہم  
شام ہر رت میں یعنی جو کسو کر بیا ہم  
ہو کر دیکھو مار کر کڑ ہیں آکر باس و فاس ہم  
دل سپارو اپنا تو بھی کہ نہیں ترحا ہم  
سرگرد ہو کر انکھیں میں اسکتی باس ہم

کہہ سکے کون ہو کر ہوا ر  
کوفت سی کوفت اپنے دل پر ہے  
اب کر تارے اب کمی سے میر  
دیکھیں ہیں سوئے دیدہ تر ہم

تجارت حیرت عشقی سے گفتگو کو ہم  
اگرچہ وصل ہو بہن طلب بین سرگردا  
اب اپنی جان سے بہن تنگ مگر بہت  
جلا کر خاک کر کردہ کہ ریکر داغ کرے

سرید پر خرابات یوں نہوئے صبر  
سمجھتے عارت اگر اور بھی کسو کو ہم  
عشق تو ہو گیا عکس کیا ہر خدا ہم  
گر یہ خونین جگہ ہی تو کھو نہ پڑو تی ہے

اسکی نچ چو در میں ان نہ پیش حال کاری  
چکے کیا انواع اذیت شقیں کہیں جاتی ہے  
کیا کیا عجز ہیں یہ کین شیں نہیں کچ جاتا صبر  
آجاوین جو یہ ہر جانی تو بخیاریں ہم

شام ہر رت میں یعنی جو کسو کر بیا ہم  
ہو کر دیکھو مار کر کڑ ہیں آکر باس و فاس ہم  
دل سپارو اپنا تو بھی کہ نہیں ترحا ہم  
سرگرد ہو کر انکھیں میں اسکتی باس ہم

عشق تو ہو گیا عکس کیا ہر خدا ہم  
گر یہ خونین جگہ ہی تو کھو نہ پڑو تی ہے  
اسکی نچ چو در میں ان نہ پیش حال کاری  
چکے کیا انواع اذیت شقیں کہیں جاتی ہے

کیا کیا عجز ہیں یہ کین شیں نہیں کچ جاتا صبر  
آجاوین جو یہ ہر جانی تو بخیاریں ہم  
شام ہر رت میں یعنی جو کسو کر بیا ہم  
ہو کر دیکھو مار کر کڑ ہیں آکر باس و فاس ہم

دل سپارو اپنا تو بھی کہ نہیں ترحا ہم  
سرگرد ہو کر انکھیں میں اسکتی باس ہم  
عشق تو ہو گیا عکس کیا ہر خدا ہم  
گر یہ خونین جگہ ہی تو کھو نہ پڑو تی ہے

بیت کی تہ کو چاہو تو اس عشق میں کما مار ہوں  
چہ روز چکا توں سارا عشق میں کما مار ہوں  
ایک دیکھا ہو غامدوں میں کما مار ہوں  
عجب بہت تھاک ہیں کما مار ہوں  
کس نے زور دیا کہ ان کو کما مار ہوں  
کسی کو غم نہ دے کہ ان کو کما مار ہوں  
۳۵۱  
بانی ستی آدو چاندوں سے کو بہرین  
ہا و جوانی سے نوازدہ دانی ہم  
نفل جوی جاتی ہے جانی بانی بانی  
عشق تو کما خوب ہو دیکھیں ہم کما  
کاش عالم تہی بن در عشق دہشت آری ہم  
رویفنون

لبان  
 اس کی دیکھنے انجی اسے  
 ہر دوری تھی ختم سستی میں یاد کیا بھی ہو  
 مجلس کی مجلسوں کی نظر ان کو یکساں سخن کر کے  
 کما میلا کسی کوئی غرضی جابر دل شکستہ  
 تہہ تر ہو کر لڑائی لگاتی ہے اس اتفاق ہوا  
 کہ اتفاق طرب میں ہے اتفاق میں  
 شاید کہ جان دن کی جاتی ہو جاتی میں  
 حکم جو خط اب بہت اس اتفاق میں  
 جانو جو کچھ کہہ کر تو دل اس شرم میں  
 اور یہ جو وہاں جاتی ہے غیبی میں  
 اوراق





اوی علیہ السلام  
چاہے جوئی سے اب  
موت سوز کا مارا و  
کشت نینیم کرم  
نمین چاہی کی دیکھ  
بوسون کو تو شکر  
خفید بیهوش او  
چو بنیم با اندر  
لاشتم کرم تا شکر  
قلمی کرم کرم



[illegible]

در این نظر از اسلام که در این دنیا  
 ۴۰ دین و دین که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا  
 از این نظر از اسلام که در این دنیا

چاهت بین سنا چاهت بین سنا چاهت بین سنا  
 چاهت بین سنا چاهت بین سنا چاهت بین سنا

شورن بین یا ن سنا کوئی تفسیر است  
 گوش نین دیو ارجین گل که شایر کان نین

یون ناکام بینا گنیک جین جاک کام کرین  
 جسکو خدا تیا سب کچھ پوری کچھ تیرین  
 منہ کھول تو روزی روشن رنگی بکری رت کبیر  
 خط و کتابت حرف و حکایت صفحہ در قین آجاو  
 شیخ پر محراب حرم میں دن گناہیں تھوڑ  
 دل آسودہ ہو تو روزگار پر ہم سوار کئے

میل گدائی طبع کو انی کچھ ہی نہیں سہو نہ میر  
 دو عالم کو مانگ کر لاوین ہم جوئل برام کرین

پیر میں صورت احوال ہر ایک کو دکھائیاں  
 خرابہ دلی کا وہ چند میر لکھنؤ سے تھا

محبت دشمن جان پر جو میں معلوم یہ کرتا  
 تو کھا ہی کو کسو سو میر اپنا دل لگاتا یاں

سویمان گم ہوا میں ساری دنیا میں  
 دشت و جنگل کراہے میں پھر پھر کراہے  
 بحرین میں برسوں میں پھر پھر کراہے  
 اب جو کہ ہو گئی پاس بے لکے ہو وہ تو در نین

رو لیف واو  
 دیتی باطل میں کیا شورش فغان کو  
 اک نامادہ صلیب میں ہے وہ جان کو

۲۵۶  
 میں تو نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں  
 کہ میں تو نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں  
 کہ میں تو نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں  
 کہ میں تو نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں

اس چشم میں ہے سب کچھ اس چشم میں ہے سب کچھ  
 اس چشم میں ہے سب کچھ اس چشم میں ہے سب کچھ  
 اس چشم میں ہے سب کچھ اس چشم میں ہے سب کچھ  
 اس چشم میں ہے سب کچھ اس چشم میں ہے سب کچھ



[illegible]





کتابخانه ملی ایران

کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا

ہر فصل گل پہ گل کا آب نہ نہیں مزا سنہ سحر ہمارا اسکو اتی نہیں جیا اچھ ہوا س نگر س جاتا نہیں دیا کیا جانوں دیکھ جین ہر اس طرف کیا آجاری ہر جہانین آگے لیا دیا انکی زبان میں کچھ ہو دلسین ہر کچھ کہیے نمود ہو جو اس کے ماسوا ان کو کہا ہر کیا کیا میں ڈاگر کہا	وارفتہ ہو گلستان دس رو چھینی وہ آرسی کو آگے پہرین ہی بڑھکتی دل ہی کو غم میں گزری دس جو عمر کو سنہ کر سبھی مدی جانب سوتا نہیں کہو دل کو فقیر کا سہی ہاتھوں میں دل دی یاروں کی آہ زاری ہو قبول کو ساری وہی حقیقت ملو سب میں حرف سخن کی دس ہر اپنی مجال کیا
---	---

کبتک یہ بد شرابی میری تو میر آئے جانو کی ہو میا اب کر چلو بھلا کی	حیرت طلب کو کام نہیں ہو کسو کو ساتھ یکرنگ آشنا ہیں خرابات ہی کے لوگ قمری کالو ہو پانی ہوا ایک عشق میں خالی نہیں ہر خواہش دس کوئی شبہ دم میں دم جہان نہیں گرم تلاش ہوں
--	---

کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا

کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا  
 کون سا کس کی جیت اسکو متاثر نہ کرے  
 قطع لطیف بن نہ شوق کون سا



[illegible]

سننے میں  
راہ اس کی بیوں میں  
کھانہ کام میں  
جان و جہان  
چکر لگاتے ہیں  
غور پر راہ گلیوں  
کے کھنڈوں میں

۳۶۱  
 در ایامی که بزرگواران  
 آنکسین بنین بیتی کلاسیک  
 شریک جوین در خفا  
 کنه الکاجی تنگ آیان  
 ده جوامه دین گرد پیاده  
 شوقین هم شب حرف  
 حوت سنوسا ته  
 اه مین باین  
 کسب  
 ای بیوم

کیا کیا دیدہ درائی سویم کہ تو رہا اس علم میں  
حسرت مصل نودہ جہائی خواہش نکش خوشی تو

تمہ آگے سنو ہو صاحب زمین ہو اکیلا کیل  
یون تو چلا ہوں اکیلا لیکن ساتھ چلا کیا کیجے

کیا کہئے جب سچے کہا ہو میرے ہر مفرد اس پر تو  
اپنی زبان مست کھول تو ملی اور کہا ہو کیا کیا ہے

رولین یای

میں تو تنگ صبر کی انجورہ نہیں بکٹا کرتا کہ یہی  
 جائزہ احرامِ آخرتہ کی اور توجہ کی  
 دیکھئے ہوا کو طائرِ گلشن کس حسرت کہہ سکتے  
 کیا کیا تین بے باہون رنج و الم سے محبت کی  
 عینہ و داغ کیا ہو کیا کیا اچھو ہوں دامنِ تنہا  
 گرم بہاؤی ہو گا جو سیرِ حرم کی کر لیجے

نعل کے سینے کو کوٹا چھڑک چئی پر شک علی  
میر کیا ہو میں نے نہایت دل جانی کا ماتم سہی

نقد دل غفلت کو یا راہ کو ٹٹی کر گئے  
کیا کہیں نے جو پیر از پیر پر سہمیں

کاروان جاتا رہا ہم خواب ہی میں گئے  
مرگ کو غیر تسبیح ہی پر نہاد سکے گہر گئے

بخت گنجی گمان را ستم نبی  
 شوق تنین بر کمال کرم بی  
 کوبن دهنون بر دافون رسد او آرد  
 بان را رانی نو کوی کوبن بر آرد  
 حرفی بپایان او سستی نو کوبن بر آرد  
 هم نو کوبن بر آرد  
 در بخت دارای یمن استی کوبن بر آرد  
 دشت ایل تنین کوبن بر آرد  
 بخت گنجی گمان را ستم نبی





[illegible]

مستوفی این ایامی در این شهر که شکر مبارکی  
مستوفی این ایامی در این شهر که شکر مبارکی











دل کوئی رویا در شمع دید بر من دلی بی سالی  
 سیر که ده قطره زین کا به یک بی سالی  
 شهر حسن عجب زین کا به یک بی سالی  
 سیتا تو متاع کران قیمت پیرا کی با نیایی  
 در بهر دوری عاشق شاعر غزل کا کل میم  
 گم گزین گم در میم گم کا کافر بیانی  
 دلی بات کی نہیں جانی کا رہنما نہایت  
 حال اندر ایسائی توی و جانا جانا نہایت

روز و روع کا چانی سوز و خوش پر کا گیا	دل پر چرخ جان کسپی ہر سینہ سارا جلتا ہے
گور بغیر آرا کلمہ و سکون دینا میں بہر کوئی نہیں	عشق کا مارا آوارہ جو گھر سحر تو نکلتا ہے
ضعف و ماعنی جسکو ہو عشق کا رنگ ہویت ہے	جی ہی سنبھلتا ہے ہر بعد از دیر سنبھلتا ہے
شور و بر شکیہ کا غافل طیاری کا نگہ ہے	یعنی آنکھ نہ لگنے پاوے قافلہ صبح کو جیتا ہے
بال نہیں عشق کو بدن پر ہر سن سہو رنگنا	بل کر اسکو جلتا ہے کیا ہوا یہی جلتا ہے

میر ستم کنتہ کی ساجت ہر مشہور زمانے کی	جان دیکھیں اگر سحر اس کے کتبہ ظالم لکھتا ہے
--	---

جب ستار صبح کا نکلتا ہے آنسو جو ہر کا	دل پر پاس مہر دین کر کو ہر کا دم ہر کا ہے
آمد و رفت دم کو اوپر پہنچتا ہے زلیست کی	دم سو ہوا، آوے نہ آوے کسکو ہر کا دم کا ہے
کہہ صوفی چل سخیان زمین لطف لین بہ متین	اگر ہی باران باد تو تک رنگ نہیں بہر کا ہے
کیا امید رہائی رکھو ہمسار فتنہ و افستہ	دل پنا تو رنجیر میں اس زلف خم و خم کا ہے

دلی نہیں بیماری ایسی جس میں ہوا امید بھی	کیا سنبھلے گا میر شمشاد وہ تو مارا اعم کا ہے
--	--

خواہش دلی کس کیہ محرم تو نہ پیدا ہے	چپ ہیں کچھ کہہ سکتے نہیں چہین ہمار کیا ہے
ہیں متوجہ پرسش کی ہم جو گھر ہیں بتر پر	رہنا اس میں حالی ہی سحر حق میں چپا ہے

دل کوئی رویا در شمع دید بر من دلی بی سالی  
 سیر کہہ قطره زین کا بہ یک بی سالی  
 شہر حسن عجب زین کا بہ یک بی سالی  
 سیتا تو متاع کران قیمت پیرا کی با نیایی  
 در بہر دوری عاشق شاعر غزل کا کل میم  
 گم گزین گم در میم گم کا کافر بیانی  
 دلی بات کی نہیں جانی کا رہنما نہایت  
 حال اندر ایسائی توی و جانا جانا نہایت

دل کوئی رویا در شمع دید بر من دلی بی سالی  
 سیر کہہ قطره زین کا بہ یک بی سالی  
 شہر حسن عجب زین کا بہ یک بی سالی  
 سیتا تو متاع کران قیمت پیرا کی با نیایی  
 در بہر دوری عاشق شاعر غزل کا کل میم  
 گم گزین گم در میم گم کا کافر بیانی  
 دلی بات کی نہیں جانی کا رہنما نہایت  
 حال اندر ایسائی توی و جانا جانا نہایت



چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد  
 چو غم از رخسار من بگریزد

مباری جان بسوز گوش گئی

که اسکے آن کی سن گن کباب ہی یان پاو  
 بہار و لڑہن میرا کی طائر آزاد  
 نسیم کیا ہر درد گلبرگ اگر ادھر لاوے

میں کی جدائی میں تصدیع بہت پائی  
 اس رفتہ کی جان بخشی ملک تی ہو در اسکے  
 تنہا صبر و سکون جینک ہناتما مجوش سا  
 اس سیرِ حراحت پہل وادھر شتر بھی  
 درویشی کم و پائی بر صبری و تنہائی  
 رکتہ جی قدم مجہ میں بہر جان گئی آئی  
 ہتیا بی دل سر پر ایک اور بلا لائی  
 ڈرتا ہوں کھو رہی کیا تیغ و تم کھائی

اگر میرے سر دین میں جینک نہ نصیب ہو  
 کر شکر لڑو جو اس در کی جبین سائی

کیا کیا ہمنو رخ اٹھا کر کیا کیا ہم ہی لکھیا تھو  
 عشق کیا سو باتیں نائین یعنی شتر شعار ہوا  
 کیا پکڑی کو میرے کتہ کیا سہجہ نہوتا تھا  
 ابی وصال قرار دیا ہر جہی کسی حالت ہے  
 دودن جو تون جیتے ہر سوز و مسکین صیا تھو  
 بیتین جو شوشو شوشو میں تو شہرِ حراحت رستا  
 لطف نہیں بکیا کیو کہ اگر کو ہم ہی کیا کیا  
 ایک سین میں ان بچا تھا تو ہی ہم دو کیجا تھے

کیا ہو تاجو پاس ایام میرے کب ہو آجاتھو  
 عاشق تمہو درویش تھو آخر کیسے تھے تہا تھے

میں نے کہا کہ اگر غم ہے  
 کہ جانا ہی ہر قدم ہے گزرا  
 کیا کوئی  
 جینک میں کیا تیغ و تم کھائی  
 ان رتہ فندیہ در زندگاہ  
 سراجی اور انجا در زندگاہ  
 ۳۶۹

عالم بیکت مجموعی  
 ہر صفحہ میں درق میں اس کا ذکر تو عالم دیک  
 زخم نمودن کو نہ عجز نہائی دن خستہ  
 تیر نظر یا جگر پلکی ہوئی تیکم دیکھتے  
 یار کو در دیکھ کر کیا منظم روز غم کا  
 اس کو جین قیامت کو تو میرے بہت اور غم کا  
 خواہش دل سے جی کی تاب  
 ہمیں اس کے لیے سو خواب  
 پہل کی بھی خراب  
 میں ہی میں مفت  
 کی

پہل کی بھی خراب  
 میں ہی میں مفت  
 کی

چرخ بزم از دیدن کل راه کجی  
 انوس بر چرخ کی طوق نعل  
 بهی تکی سکه تشنگی کل پیر  
 بال دیو پیر جن هم کیک سر  
 نایم بیتی در می کلامی  
 چارون ادا غم کلامی  
 کس و کس جنت کی تکی  
 طایعی ساری کلامی  
 برنامی کلامی  
 محو حرد حشت بی تکی  
 راه کی کوئی سست نیتیان  
 شورش کی کوئی تکی  
 عهد بهار تیرا بریه جبین  
 لک ز نازین توئی لک  
 خالی با تهمیه راه  
 جن روز دن در دیش  
 جو هست بر نیش  
 اس دادین میگر گشت کسوی

و کی بر بجز خرام ناز او سکا	پر کس و پاس گراما ہی جاے
رودل طویل سو کمر عاشق	رود و اسکے جو کما ہی جاے
حیرت گل سحر آججو تھکا	یسی بہتیر ہی ہبا ہی جاے

کیا کوئی اوس گلکی مین آوی میر  
 آوی تو ہو بو مین نہا ہی جاے

اب ترک کر لباس تو کل ہی کرے	جیسے کلاہ پر پر کھی در بدر رہے
اس دشت سو غبار سہارا نہ نک اٹھا	نہم خانان خراب نجنا کہہ رہے
آنے سے اسطرح کرتی سچ غش کیا	شکوہ ہی اوس کچھ جسکو خبر رہے
دونوں طرف سیدہ رانی نہیں بچو	اس چاہ کا بکری لطف جو آپسین در رہے
جب تک بخون دل میں جگر مین مڑہو نہم	نہ کچھ ہی جو نہودی تو کیا چشم تر رہے
رہنا گلکی مین اوس نہ جیتے جی ہو سکا	ناچار ہو کی وان جو گئی اب سو رہے
عاشق خراب حال تر تو مین گری تری	جون لشکر شکستہ پریشان اثر رہے

عیب آزمی کا ہی جو ہر اس دیار مین  
 مطلق جہان نہ میر رواج ہر رہے

سہراب جلو مین کھنچے رک گئے	شاخون سمیت بھول نہالو کجک گئے
----------------------------	-------------------------------

چرخ بزم از دیدن کل راه کجی  
 انوس بر چرخ کی طوق نعل  
 بهی تکی سکه تشنگی کل پیر  
 بال دیو پیر جن هم کیک سر  
 نایم بیتی در می کلامی  
 چارون ادا غم کلامی  
 کس و کس جنت کی تکی  
 طایعی ساری کلامی  
 برنامی کلامی  
 محو حرد حشت بی تکی  
 راه کی کوئی سست نیتیان  
 شورش کی کوئی تکی  
 عهد بهار تیرا بریه جبین  
 لک ز نازین توئی لک  
 خالی با تهمیه راه  
 جن روز دن در دیش  
 جو هست بر نیش  
 اس دادین میگر گشت کسوی



[illegible]

دل اسکا کوئی تو ہزار ہا  
 عشق مستحق ہے عالم ہمارا  
 دلی عالم مستی میں اکبر  
 کو دہو پاس پکڑے ہمارا  
 بکس جاسے پکڑے تو کلم ہمارا  
 ہوا بسا کلام دل با ہم ہمارا

پہلے تدارک کیجئے تو نفع ہی ہوتا تو میر  
 کام ہر آخر عشق میں اسکو بیارون بہ جانو نکا

تو بیل آشیان تیر ہی میں پھونکے جھانڈا جو تو زردہ ہوتی ہو گلستان میں آؤنگا تسلی کو تھاری سر پر کہہ دو پہول لاؤنگا کہنا تنگ ہو گئے ہو روٹھو کو پہون منڈا نہ منہ کو پیسے ہو پیریاں نہ آؤنگا جھانڈا بلند اس تیج کو پھونکے تو دوسری جھانڈا	اگر نہتا اس سر میں ابلی پاؤں گا مجھے گل اسکو اگر خوش نہیں آتا کچھ اسیر ہی بشارت اس صبار کچھ اسیر ان قفس کو ہی دماغ ناز برداری نہیں ہو کم دماغی سے خشونت بدسلوکی شکایتی کس لئے آئی ابھی ہون نظر جاتی جو چشم شوق ہر جا بہ
--	--

بلا میں ریسر ہون کاش افتادہ بیون میں  
 ادھما کر خاک سے تو میر ہنگامے اٹھاؤنگا

کیا خاک میں ملا ہر افسوس فن ہمارا ششگون کر قلم سا پہ خون دھن ہمارا انگاروں سے ہر اسے اس بن چین ہمارا تہ کر کر خاک ہی میں رکھ دین کفن ہمارا عین بلا ہوا ہے سواب وطن ہمارا	رسوائی شہر بیان حرف و سخن ہمارا دل خون ہو گیا تراخم لکھتے سورجی ہے ظلم ریاض میں شربت آب کو نہیں گل میدان عشق میں تو قہر بدن ہوا ہے مہر کی آنکھیں دیکھیں رہنے سفر کو جاتے
--	--

جسے رشتہ ہیں دل پہاڑ اور  
 بیدن شاہد کہ سب کیا کام  
 کیا چھوڑ کیا کو بیان لڑو کیا کام  
 کیا کیا نام رہا آخر کو کام کیا  
 عشق کیا نام سند فخر تیری کیا  
 عجب کیا سواس سند فخر تیری کیا  
 پوری چرائی ہو قسم کیا کیا  
 کسے کی کچھ بھی ہو قسم کیا کیا  
 خرد دل کی بیانی خط بیجا بنام  
 عشق کی تہت جب بیانی نام کیا

دل اسکا کوئی تو ہزار ہا  
 عشق مستحق ہے عالم ہمارا  
 دلی عالم مستی میں اکبر  
 کو دہو پاس پکڑے ہمارا  
 بکس جاسے پکڑے تو کلم ہمارا  
 ہوا بسا کلام دل با ہم ہمارا





کیا کیا جگر خون گزار کیسے کہیں گے  
حرف و سخن سے اپنے یاد استلج چنان  
کیا رایگان تبوں کو دیکھیں چرخ کا فر  
لخت جگر ہی اپنا یا قوت ناسب ہے  
کیا خاک میں ملایا ہنکو سپہ درون نے  
حالت ہے نزع کی یاں و کجانی ہر دم

اک عمر مہرور زمی جنکے سبب سے کی تھی  
پاتے ہیں مہرور کو سر گرم کین مہار

کج ہمارا دل تیرے ہی کو کوئی اور ہر سو آویگا  
 ہم نہیں لکھتے اس لئے اس کو شمع بہت ہے وہ کا  
 سب بہت کچھ ہے تیرے منہ طاقت کی تمام  
 آندھی ہم چاہ میں آگواں ناصر پر تو  
 عاشق ہو رہی ہے بٹی رہا ہے کچھ کا بجا  
 عاشق کو جوئی کی بجا اور ہم تو واقف  
 افسانہ معنی ہے وہ لہر جو تیرے میں بہت ہے

دستور و بیسپاسی است که از این دست و پا می‌شود  
و این را در هر حال باید که رعایت کرد  
و این را در هر حال باید که رعایت کرد



[illegible]





دل رستہ وصل جو دہام ہے  
 اک لکڑ کا بہت ہے نام  
 میر کیا ہے فقیر مستغنی  
 آوے اوس پاس بادشاہ تو کیا

بتیا بیونکے ہور سے میں جب کہ گیا  
 اسی آہ سرد و عرصہ محشر میں پنج جما  
 مفلس سو مر گیا نہ ہوا وصل باریکا  
 تیر سے ہی رہ گذر میں جی جا رہا ہی شوخ

دل گیا مفت اور دکھ پایا  
 مر گئے پہر ہی سنگسار کیا  
 صحن میں میرے اے گل متاب  
 یہ شب بچہ ہے کڑی نر ہے

جیسے بیخود ہوا ہے اسکو دیکھ  
 آپ میں میر پر نہیں آیا

ہو کر فقیر صبر مری گور پر گیا  
 جلتا ہوں میں سنوں کہہ نہ سہر گیا  
 ہجران میں اسکے جی ہی گیا اور زریا  
 ہو کے عاشق بہت میں سچپا یا

محفل ماتم مرا یہ سپیل لایا  
 کیوں شکوفہ لے کیلنے کا آیا  
 ہو سفیدی کا جس جگہ سیا

اس میدان کی خاک میں جو رہا  
 عاشق کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا

اس میدان کی خاک میں جو رہا  
 عاشق کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا

اس میدان کی خاک میں جو رہا  
 عاشق کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا

اس میدان کی خاک میں جو رہا  
 عاشق کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا  
 فائدہ کی توبہ میں نہ رہا





[illegible]





[illegible]

بابہم جوئی و ترک ملاقات کیا ہے

[illegible]



Handwritten text in the top margin, likely a continuation of the poem or a commentary.

رہ تازہ دیوار اسکو میں سائیں ہار	گر کی منہ بین سر پر دیوار است
سوی ہم نشین پیر اسکو حال گدگد	اضیبت آپ کہ سو کی شیم دریا ریا
در مسجد یہ ہو کہ نوایہ بین ہادی	ہمین تہو ورنہ نیانی میں تیار

اضیبتوں ہے شکیش وہ ہی حیر جلتے ہیں
جیسے میں ہم ہی جو مرنیکو تے تیار است

### رویف نامی مشلہ

دل کو اس مہیر سے منے لگایا ہے عبت	مہر کی رکھ کر توقع ہی کیسا یا عبت
دیکھ اسکو کڑو جسو ہم عاشق ہو	بیٹھے بیٹھے ناگمان یہ رنج اوستا یا عبت
اپنی تو گڑی ہے کوئی کام کو صورت	انفرد لطفی سو منہ اچھا بنایا عبت
جیکے جاؤ وہ جو خط آقا تو بابت ہی	لطف کو مردی یہ عاشق کی آجا عبت
ترجے خانہ باغ ہے اپنے سپوچی بات ہی	کیا بنو ترب پر مریاب پول آجا عبت

رات دن سنتا ہوں نالی یوں میں کتنا کہو
میر دل آزدہ کو کئے ستا یا ہے عبت

### رویف جیم

کس تازہ قتل پہ کھنڈی تیر ہو گدرا آج	آزہ واسج بہر تیر اسکو کس تو کما آج
-------------------------------------	------------------------------------

Handwritten text in the left margin, likely a continuation of the poem or a commentary.

Handwritten text in the bottom margin, likely a continuation of the poem or a commentary.

ہو چکنا ہے گریبان سے آج  
 گر ویکاستی ہے بیابان سے آج  
 جو اس چمن میں یہ اک طرفہ منتشا کج  
 پراسکو کیا کہیں اور نکا اعتبار  
 عبادت گاہ پر ہے بہت شکار جو آج  
 لئے عزیز کو دیکھا ذلیل و خوار  
 ہوئے عشق ہی کل زندگی برباد آج  
 کہ خیر فترہ نمودار یک غبار آج  
 عجز ہے سبکا اسی سفلو پریدہ آج  
 سود و سر ہے بدن گم ہی بجا شوک

رنگ یہ ہے دیدہ گریان سے آج  
 سر فلک ہونے کو ہو کسی خاک  
 کمون سو کیا کمون نے سب تو ترار ہے  
 سر اپا عشق میں ہی یون میں ہو چرانا  
 گیا ہے جانبِ دوسو ار ہو کہ یار  
 جہاں کے لوگو میں جسکے تھی کل مرغِ غرت  
 سحر سوا دین چل زور پہ ہو سحر سون  
 سوار او سکی ہو گرم گشتِ شربت  
 سپہرِ یون میں کل کہ چو تھا کچھ  
 سحر دل کا کلا لہا درودل کہہ کر

کسو کے آنے سے کیا اب کہ غش ہے ہر کل دسے

سمیعین توانا بنو امیہ رشتہ دار ہجوآن

روپن حکیم فارسی

کیا عاشق ہو گیا تیرے پہ پہاڑ ہوا انکو بیچ  
ہو مظلوم عشق ہوا ہر کلمہ کا معنی انکو بیچ

آج ہمیں بد چالی سے ہے وال نہیں جاکر پیچ  
پایہ اسکی شہادت کا عمر میں عظیم ہو مالہ

[illegible][illegible]

دل کلاسیا جان کلاسیا  
 دشت بلایان بیا که مرز  
 دانی و نال کیر کی بیا که  
 دل کلاسیا جان کلاسیا

[illegible]



از قضاوت خداوند

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

مفرد

۲۸۵  
 حیات میرا

385

三

تم کو رسم جو علم و جہا ہے شاید  
 قلوب میں خالیان نہ ہو کی بسینہ  
 جہین نہیں ہا باقی او سے کھان  
 قید از ان سے تو جہین ہم را شاید  
 اس دور و بید و الی م نادرین ہم  
 تہا و فی حال السلام سندہ

چشمک غرغرشو که چشمه آن اندازد و تازو آرد  
حسن سوا حسن ظاهر معیه است بین یک بیج

اے جو ی کل سبھ کو مسکیرے نو کویج	زخمی پڑے ہیں مرغ ہزار وچ کویج
یہ بھی کیا میں اندر نہ اندر گراں	دھو کہو کہا ہے جو بھاب مسکیرے نو کویج

روایت های خطی

گھر سے لئے نکلتا ہے تلوار بیلچہ  
جی بچنے کی طرح نظر آتی نہیں کوئی  
چہرہ تو افسانہ بنا یا ہر خوب لیک  
کس طرح جامی گہرے نی بان سکی شمیم

نومو میں شوبے دلیلیو دامان و حبیب پیر  
پہر اے آج دیدہ خونبار بیطرح

وہ نواب و کشتی غور و بحر کو بیخبر طرح  
منور کے چلے مرجع ہی جیسے کہ پہرے بند

شاخ گل ساجی و لکھا تیری ڈالی طرح  
اسل و باش نے پتا کوئی تسمیہ لکھا طرح

جہہہ نوچا مند نوچا سب بندہ نوچا ناخن سے  
میر نے کی ہر غم غصے میں آپ پتہ چالی طرح

[illegible]





میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے  
 تجھ کو اپنا دل دیا ہے  
 مگر تجھ نے اسے  
 بھول کر دیا ہے

<p>بھر جی تھے مگر لگ دلیکین درخون          کیا لہو جوان آنسوؤں کے تین مین          سرخ ہر شام تما خاک پر ہے          پلک اٹھتے آثار اچھے ندیکے          طرہ شاخ گل کے چلک کے بندیکے</p>	<p>ہوئی اشک شورش سے اوکھی ہر پر          سر اسر ہیں اب دماغ سطح جگر پر          تہ دل تے کیسے ہے آہ بحر پر          پڑتی نکلے ہر گز نہ روے اثر پر          نظر میر کی تے کسو کے کمر پر</p>
---	--

<p>غزل در غزل صاحبو یہ بھی دیکھو          نہیں عیب کرنا نظر یک ہنر پر</p>
---

<p>بہر وسا اسیر سے میں تما بال و پر          سواراں شایستہ کشتے ہیں تیرے          کھلا پیش دندان نہ اوسکا گریخچہ          بلے کیوں نہ چھاتی کہ اپنی نظر سے          نہ محشر میں چونکا مرادون خفتہ          کئے زخم کہا کرتے پتار ہاں          سنا تھا اوسے پاس لیکن نپا یا          سرشب کئے تباہانہ طلب وہ</p>	<p>سو پر واسوئے نہ فقس کے ہی در          نہ تیغ ستم کر علم ہر نفر پر          کہنوں نے بھی تھوکانہ سلک گریخچہ          کسو شوخ پر کار رعنا پس پر          وہی تہا یہ خواہید اس شور و شہر          تسلی تھی موقوف زخم و جگر پر          چلے دور تک ہم گئے اس خبر پر          گھر سے ایک رات آئی ہوگی پھر</p>
---	---

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے  
 تجھ کو اپنا دل دیا ہے  
 مگر تجھ نے اسے  
 بھول کر دیا ہے

۳۸۷

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے  
 تجھ کو اپنا دل دیا ہے  
 مگر تجھ نے اسے  
 بھول کر دیا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے  
 تجھ کو اپنا دل دیا ہے  
 مگر تجھ نے اسے  
 بھول کر دیا ہے

سب سے پہلے میری دلجوئی ہو  
 قلم و کلام سے میری دلجوئی ہو  
 مشق و تہذیب سے میری دلجوئی ہو  
 منہ کی بات سے میری دلجوئی ہو  
 سوز و دل سے میری دلجوئی ہو  
 میں کی کوئی ہو کھینچنے سے میری دلجوئی ہو  
 پھر ہر بات سے میری دلجوئی ہو  
 ایک حرف اس دہن کا ہوتا ہے میری دلجوئی ہو

۳۸۸

لاؤ جو کچھ سننے کی آہستہ آہستہ  
 پوچھو اور سنے اور سنے اور سنے  
 شمع و شاعر کا کوئی شاعر  
 صفت و صفت سے کہہ دے اب کہہ دے  
 جہاں اگر نہ ہو تو یہاں بھی  
 خوش و خوش سے کہہ دے اب کہہ دے

گل کہا تو یہ بلبل نے شوقیہ است کا کیا  
 سیر نیچے کہ لیتا تھا تلوار چلائی ہم پر  
 گالی مار غم پر نہیں صبر کیا خاموشی  
 نادر یہ دہن نام خدا کی ایسے جیسے قوطر کو

حال پریشان سن مجھ کو کیا جلتا ہے جی اپنا  
 عاشق ہم ہی میسر ہو گیا ہے تیرے دیوانے پر

روز و رات میں کہ ہم ڈھونڈ رہے ہیں  
 توڑی سی پانی میں ہی غل کی لپیٹا  
 چشمے بھیری اب تک ہیں یادگار اس  
 دل کے طرف کا پہلو متبصل چاہے  
 اول سحر کرنا آہستہ صبحی کرنا  
 اجر و نگر کو دل کے دیکھو وہ جہاں  
 جرم و ذنوب تو میں بھلا ہوں صریح  
 پیش از سر رائے ہے آج او کی منہ کا پردہ  
 خطا میرا وہی جاؤ جو نکلے راہ اور ہر

دیکھو چہ میں اس بن میرے چہ جی ہلا  
 یہ جو گم ہوئی ہوئی میں اس کو اس کی ہر شے  
 رحم نہ آیا ظالم کو اس میں غم نہ کیا  
 دور تھی میں کیا آنکھیں نہ جی کا دور اپنے

گزریا اقا میں عہد شباب کیونکر  
 بے تہ سے ہر نہ کھینچے کیا مہم جاب کیونکر  
 وہ سو کہ سب گئے ہے چشم پر اب کیونکر  
 مجھل ہو فروش کیوں آو گئے خواب کیونکر  
 آوی نہ اس عمل سے شرم و جاب کیونکر  
 اب پر بسے گی ایسی سستی خراب کیونکر  
 روز حساب لین کے مجھے حساب کیونکر  
 نکلے گا اس طرف سواب آفتاب کیونکر  
 ہمتا نہیں ہے قاصد لا جواب کیونکر

اب جی نہیں ہے میری دلجوئی  
 اب جی نہیں ہے میری دلجوئی  
 اب جی نہیں ہے میری دلجوئی  
 اب جی نہیں ہے میری دلجوئی



[illegible]







اے دل پہن  
 کیا میرا سیر و نکو در باغ نبودا ہو  
 ہے رنگ ہوا دیکھو کو چاکر قفس میں  
 گلوں کی گلی گلی بہار افسوس  
 جس کی خاطر ہوئے کنارہ گوین  
 نہ معرفت نہ آشنا کوئے  
 بقیاری نے یونہی جی مارا  
 خون ہوئی دل ہی میں اسید وصال  
 چارہ اشتیاق کچھ نہ ہوا  
 اک ہی گردش میں اس کی آنکھوں کے  
 گورا بنی رہے گزر گھر میں

گلوں کی گلی گلی بہار افسوس  
 جس کی خاطر ہوئے کنارہ گوین  
 نہ معرفت نہ آشنا کوئے  
 بقیاری نے یونہی جی مارا  
 خون ہوئی دل ہی میں اسید وصال  
 چارہ اشتیاق کچھ نہ ہوا  
 اک ہی گردش میں اس کی آنکھوں کے  
 گورا بنی رہے گزر گھر میں

صفحہ ہی ہم اسکے میر گئے  
 یان تنگ آیا کہو نہ یار افسوس

کیا کیا تمنہ جسے کسا تھا کچھ نایا افسوس  
 نوجوانہ جان میں تھا کچھ یونہی آیا لیکن  
 گلوں کی گلی گلی بہار افسوس  
 ہاتھ میں عشق و فتنہ کو دل نہ لیا افسوس

جیت بہت لسی کی  
 سو جان کی ہر کامیابی  
 مشتاق عاشق کا حال  
 اہل کسو کو ہوئی اس کی ہر خواہش  
 عجز و انابت ابھی یونہی اس کی ہر خواہش  
 درویشوں کی ہر آرزو اس کی ہر خواہش  
 حیران کار الفت اس کی ہر خواہش  
 پوچھا کرو ہر دم کیا بیخود کی خواہش

سچ و غم نے اب گھر و دیار  
 راہ رفتن سے بے ایدام  
 گھر و دیار سے بے ایدام  
 بے خجارت سے جا بے جا  
 بے ایدام سے بے ایدام

کیا کیا تمنہ جسے کسا تھا کچھ نایا افسوس  
 نوجوانہ جان میں تھا کچھ یونہی آیا لیکن  
 گلوں کی گلی گلی بہار افسوس  
 ہاتھ میں عشق و فتنہ کو دل نہ لیا افسوس



از قیام و

دین و فتنہ میں مرا جی رہا ہے  
اب کیا کہہ سکتا ہوں

وہ سب کو

والتواضع

۱۰۰

مجله ادبیات

مجلس

عالم علم

دو دجاری خفہ

کیسا خود گم سر کہ میری عمر ہی بازار میں  
ایسا اب پیدا نہیں ہوگا مگر آراؤ فروش

ادبِ آنا ہی وہ سوار احمد کاش  
زیر دیوار خانہ باغ اوسکے  
کب تلک بقیرار رہے گا  
راہ سکتے تو پھٹ گئیں آنکھیں  
اوسکی پامالی سرفرازی ہے  
پہل گل کچہ نہ تھے کلی جیہتم

اوسکا ہڈ جاتا دل شکار اوس کا  
 ہکو جا ملتی خانہ دار اوس کا  
 کچھ تو ملنے کا ہو قرار اوس کا  
 اوس کا کرتے نہ انتظار اوس کا  
 راہ میں ہو مرا مزار اوس کا  
 اور بھی رستے اک سہارا اوس کا

اب وہی میسجی کہتا ہے  
 ہکو ہوتا نہ اس سے پیارا دکاش

غصے میں ناخونہ کی مری کی بڑکیاں لاش  
صحبۂ میں اوسکی کیونکر برہم و آویجا  
بیہ رحم تجھ کو ایک نظر کرنے سے ابر  
آباد و جزا لکھو خیر و نیک بابر ہوا  
عمر عزیز یاس ہی میں جاتی ہر جلی

ستموار کا ساگما و ستر چہی کا ہر خراش  
 وہ شمع و شنگ و بولہ و او باش مہباش  
 لشتی کی تیری ٹکڑی ہوئی کیسے بھی  
 مشکل چہ اس خزاں میں آدم کی پویش  
 امید و آرا کے نہ ہم مروت میر کا

جسکو وہاں اس صغیر مرفاعے پر لے  
کر لے کر چھوڑا ہے

۳۹۳

کے ہیں اس میں کہ جو اپنے لیے ہوئے  
انہیں رہتے ہیں ان کے لیے ہے جس کا  
اوس سے ہم نے نہیں کیا اور نہ ہی  
یہ وہ ہے جس کا بہت بڑا حصہ ہے  
جو کہ اس کے ساتھ ہی دامن ہو یا  
کوئی بڑا آدمی کو دوست دعا  
پھر انہیں اس سے ہم نے عجیب  
جوت و جلا سے ہم نے لگا کر

[illegible]

همچو بنجارا ایکن در مرغ  
همچو خسته جان در مرغ  
همچو پرنده بی هم در مرغ  
همچو کمانه زبان در مرغ  
همچو سبزه در مرغ









۳۹۷  
 مین گریبان کرون نہ کیونکر چاک  
 تیر جاتا ہوں مین تو خون سیلاب  
 میرا ہوا کی حس و حال  
 عشق سے مانتہ کیا دوسرا  
 یان زبردستوں کی سب کشتی پیاں  
 بنو گی کی شون پرست  
 خدا سے تو اسے ہم من  
 مردانہ سے آفسر ہاں  
 مہر سے لاک

برسون مارگه خفاک تو ایستو بودی پیوسته بودی  
عقل پیوسته بودی خفاک تو ایستو بودی پیوسته بودی

جی میسرے دیا متوا ایک وصل یار  
افسوس ہو کہ مفت ہوایہ جوان ہلاک

جب کہی تو بہ تمنہ تو گوش بہوش نامور ملک  
 جبکہ چکی کو کویا باو چہنجر آکر بنو در ملک  
 اب جو چہائی جانی فی الواقع لطافت ہمیں کی شکا  
 حکمر کو کیا ہوتا ہوں بہترین دہسپو ملک

آنگاه که درین حال که کتور در یهودی در زمین  
ساری رات کهانی که در میز لب چاکسو در ملک

ردیف فارسی

راستی بات که اینجاست که سر و ته بیان اکثر همین گو  
سرگزشت پاره کوه بین خود گم و ز ته بهین گوگ  
خوب تا مل کر تا بهون تو مسجد مسجد ته بهین گوگ

دیوانی بین شهر وفا کی راہ درسم کہ بہت قصیدہ  
دلی کہ جس جی و پیشہ را قاطبہ کہ کہ گہ بہین لوگ

رستے ہیں اسی لاگ پہ ہم بقیر الگ  
 تھاکر دبوڑ گل کو بھی دامن ہو اکا پاک  
 پاس اسکا بعد مرگ ہر آداب عشق سے  
 ناکاہ اس نگاہ میں سبھی ہوا نہان  
 کر تو ہیں دروزت ہی تماشائو یا رانگ  
 کیا ابی اس حین کو کڑ ہے مہار الگ  
 بیٹھا ہر میری خاک سے ہر شکر غبار الگ  
 جاتا ہر چون نکلے کسو کا شکار الگ

برسون مار گرج فک تو ایسے ہو یوں اور عاشق جی کی  
عقل ہوئی کرم خلقت کی یا کہ تین تھانہ رہت ہو  
ختر سر کھنچائی کوین یوں ایک تھانہ پاپو  
دنیا جاو نین رہی میم اور نین ایسا  
جو جا کہ سے جانے یوں اور نین ایسا  
ل دیت لام

۳۹۸

کوه کین و غنچون اقی نعم عجب  
 بی غنچوری داری ای داغ کیا غنچور  
 جی جی جی جی جی جی جی جی جی  
 دست پوچو کون رست کون رست  
 مسکین پریشان و غم کین کیا غنچوری  
 خاک کین و غنچون کین و غنچون  
 آئی مبارک غنچون کین و غنچون  
 دل جی کمال غنچور و غنچون  
 جی جی جی جی جی جی جی جی جی









[illegible]





طغیانیان یمن یازده تن و نام خود را می نمودند و یکی سید ابوبکر  
 خال جوید پسر مال براس در اسم کو را و گویند که این  
 راه عجیب پیش آنی که گویان که تنها جانی  
 یازدهم بر اسمی که گویان که تنها جانی  
 صفت دینا که گویان که تنها جانی  
 و بیین که پیش او را می نمودند و یکی  
 قدر که در خضر نام کی یک یمن که گویان  
 نام و در آن یمن خواندند و چون از آن  
 ناز طبیعت که گویان که تنها جانی  
 نام و در آن یمن خواندند و چون از آن

<p>گل خوبان میں میرے سر نہنیں          بلکہ غیرون میں سان و تیر ہیں</p>	
<p>بلکہ چین میں کچھ سویر ہیں تیرے چہرے میں          کیا پناہ خوش تار ان لڑکچہاں میں          ضبط کر لے کر تو کوزی میں دریا کرتا ہے          جس کے جہاں میں ہوا ہوں حال مجھ پر روز          دل ہر دین جگر ٹکڑے کر رہا ہے چپ سے          دل انجوان بالون میں تو آخر سودا ہوتا ہے</p>	<p>اور باش کی سا دگی کو تو خوشی میں چاہیں ہیں          سوچو جو جو چین کی سنبھلی ہوئی ہے کلاہ میں          حوصلہ داری چکی ہو اسی عشق میں او کو کہیں          چشمہ کو دیکھتا ہے اس خوشک لبوں پر ہیں          چاتی سراپا دن او کو کئی چوہا کہتے ہیں          کو چکر کوز خیر کے فیض زلفوں سے اور ہیں</p>
<p>یہ بھی سان شس تر کیوں کا میرے اندر دل کر گیا          سو تو سراپا آئینہ میں ہیں اور نگاہی چاہیں ہیں</p>	
<p>صبر کیا کر دین ہر رات کے کچھ طاقت ہے          رسمیں مطلق نہیں سے مطلق شہر خوش محبوب ہیں          عشق کو دین و زہب میں مرجانا واجب ہے          مٹانا فرسودہ کا چھوٹا کر میری صحبت میں          فرصت او کو کم کر اگرچہ پڑے ہیں قابو پر</p>	<p>اور گذار اکب تک ہو گا کچھ ہم غصہ میں          دیکھیں کم جو کر تو کسویر ہم عاشق تیرے ہیں          کو کہیں مجھ میں تو اب ہم سبھی ملتے ہیں          پر مشغول ہی پڑے تیرے جسم کی صحبت میں          رسون میرے دل کیا کر دے کہ فرستے ہیں</p>

















[illegible]

卷之五

[illegible]

خوابش نہ ہو ورنہ کی جو حاصل تو موت ہی

احوال مصیر و مکیم نهین حی تو مار و کیس

دیر و حرم میں ہو کہیں سچو خدا کو ستا  
 کیا آئینہ کری ہر بسر بان حیا کو ستا  
 دلکا لگا و انپا ہر دست دعا کو ستا  
 ہر در و عاشقی کو خصوصت روا کو ستا  
 جن فرما کر ہاتھ ٹکریاں سن بلا کو ستا  
 اس بھرا ٹھیکہ کسو میرزا کے ستا

پیدا ہے یا خدا نیند اس لہر باکرہ ستار  
مستار پاکشاد و جبین خوب زشت سے  
گودست لطف سکر اٹھا لگوئی شفیق  
تدویر دوستان سحر جہاں بالکس فائزہ  
کی کشتی او کی پاکیزہ دست عشق نے  
او باش ڈرگوں تو بہت کر چکا معاش

کیا جانوں میں جن کو لوگوں میں قفس ہے میر

آج ہرگز گل کہہ کوئی صبا کو شاہ

سچے آبر و فقیہ کی شاہ دلا کو ہاتھ  
آٹھنا ہمارا خا کس و بواب خدا کو ہاتھ  
نوکل کل ایک دیکھا ہر مینے صبا کو ہاتھ  
کٹس ہب سولگ گیا ہر گور گدا کو ہاتھ  
عقدہ کھلے کامیہ یہ مشکل کشا کو ہاتھ

عز و وقار کیا ہر کسو خود نام کر ہاتھ  
بٹلا دیا فلک فرہین نقش پا کو رنگ  
آنگاہ وین آشناتما گرد یکدہاتما کہین  
و یکایک و سکو بکو یار وں فرحان ہو کما  
و یکایک گرہ نہ ناخن تدبیر سے کھل

[illegible]



[illegible]

جسور راہ اسکی دیکھا کر ہو ہے اکثر  
 وحش و شیر آئین ہر سو نگار ہر بین  
 شاید کہ وصل اور کسا ہو تو جی بھی تھر  
 مدت سو چشم بستر بزم باہون لیکن  
 گو ما تہ وہ نہ اور دل غم سو خون کرتا  
 یہ گل نیا کھلا ہوڑ بال تو نفس میں  
 دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ تیرہ ہاے  
 گلشن کو و نفس تک و از ایک سی ہر  
 ہر ایک خراش ناخن مجھی کو صدمہ تک ہے

محفوظ رکھ رکھ اسی اس کو نظر گذرے  
 گرد رہ اسکی دیکھیں اٹھ جلتی ہو کر تہ  
 ہو تو نہیں ہر اتو تسکین دل خبر سے  
 وہ رو خوب ہرگز جاتا نہیں نظر سے  
 ہر لاگ میر جو جیکو اس شوق کی کرتے  
 کوئی کھی نہ کھی منع چمن کر پڑے  
 سیراب ابر ہو تو دیکھیں ہر چشم تر سے  
 کیا طائر گلستان میں نالہ کش اثر سے  
 رجوار ہو تو پوچھے کوئی بہن ہنر سے

یہ عاشقی ہو کیسی ایسے جیو گے کب تک  
 ترک و فاکر و ہومرنے کے میسر کرے

بسکہ ہر گردن دون پر در دنے  
 بزم میں کوا تو چل اسے رشک صبح  
 میں چراغ صبح گاہے ہوں نسیم  
 نجس محنت کش محبت میں نہیں

ہو دے پیونیز میں یہ رفتنی  
 شمع کراو پھر ہی ہے مرونی  
 مجھے اکدم کے لئے کیا دشمنی  
 ہر زمان کرتا رہا ہوں جانکشی

دیکھ کر اوس کشمکش کی گلی سے  
 نہ ہو جو زب جو لوہو میں نہاد  
 جو بال تل ہو تو آئین بیکار  
 بہت منت کر دو تو جی جلاو  
 عجب کیسے ہو پاس اسے بلاو

جان دیسے ایسی نہیں اگر  
 راجا ہو تو کبے میر جاوے  
 کیا خط لکھو میں اون سے کتابت بجا  
 لکھتا ہوں تو چھپے ہے تیرا درد و  
 میلان غم میں قتل ہوئی آرزو  
 تھے اپنے خاندان تنہا میں اک ہوں

اپنا لکھا ہے بار غم میری بات ہوں  
 فامد نے جا کے بارے کبھی نہ ہو  
 غم نہ ہو جو سب کچھ ہو تو رہا  
 غم نہ ہو جو سب کچھ ہو تو رہا



[illegible]

اور ہر طب کا معرودہ رنگ کہ طراز آتا ہے  
 مجھ میں لوگوں جو کتبہ ہیں فاس ساز آتا ہے  
 فخر و شہرت اسامت بریں لئے ایہ پزیردہ  
 حسین بنی تاج سوا در و دل پرور آتا ہے  
 او بھی ہو کر دمعشوقان میں بریک حاشیہ  
 کبھو تک جبکہ او پر دہ سر اپاناز آتا ہے  
 عجیب رنگ ضالمائے ہے دست آموں ہوا  
 اڑی ہو تو ہی ماتون ہے بدین پیر و آتا ہے  
 وہی نازان خرامان گبک است آیاسری نہا  
 کوئی محزور و شغوی سو اپنے باز آتا ہے  
 رنائی اپنی ہے دشوار کب سید چہور ہو  
 اسیر دام ہو طائر جو خوش آواز آتا ہے

اگر مسجد سے اون میں تو بھی لوگ کہتے ہیں  
کہ میخانے سے پھر وہ دیکھو شاہ باز آتا ہے

اس کے رنگ جس میں سیاہ اور کالہ آمیز ہوں گے  
یوں چہرہ میں ہشت درمیں اس میں ہشت  
ایک کہیں نہ کھینچو یہ ایسا بے گریب ہو  
کس میں کا جھکاؤ اور چہرے میں اس کی معمول  
لے جائے اسکے بالوں کا بدن صاف لکھا ہو دور  
مستے حسن بہت سی رنگت میں عمل ہو بدست  
حرف و کلام میں شکر و شکرانہ کی وضع و ترتیب

[illegible]

این کتاب در بیان حقایق و معانی است که از کتب دیگر  
 حاصل نشده است و به واسطه این که در این کتاب  
 از کلمات و عبارات بسیار استفاده شده است  
 و بعضی از آنها را در کتب دیگر پیدا نمیکنند  
 لهذا در این کتاب سعی شده است که این کلمات  
 و عبارات را در جای خود بیاورد تا خواننده  
 بتواند از معنی آنها آگاه شود و این کتاب  
 را می توان یکی از بهترین کتب دانست که  
 در این باب نوشته شده است و امیدواریم  
 که این کتاب برای شما مفید باشد و از آن  
 بهره مند شوید.

و اما ان دراز اسکا جو صبح نہیں کھینچا  
اسے میری کوتاہی شب سے دعا کی ہے

ملوان و نون جسے اک ات جانے  
 شکایت کروں ہوں تو سونے لگے ہے  
 ادا کہیں ہو سکتا ہے ہزار اسکے  
 ملاقات ہوتی ہے تو کشمکش سے  
 کہان ہم کہان ہم کہان پھر جوانی  
 مری سرگزشت اب ہوئی ہے کہانی  
 کچھ صورت الیسی تو یہ ہمنے مانی  
 یہی ہے جسے ہے جہت بانی بھائی

بستی قبا پر ترے مر گیا ہے  
کفن میں کو کچھ زعفران لے

جی اسکے تیرے جو حقین کوئی کیا دعا کرے  
 لے سر و سر کوئی مری رہ تو گم نہ  
 و امن بہت وسیع ہو انکو نہ کا اسی  
 آکر کیہ پھول مری شست خاک

عاشق کہنیت تاب تو ہو و خدا کرے  
 پسش کہ سوے حال کی نیری بلا کرے  
 لازم ہے تمکو ان ہی کا پانی بہر کرے  
 مرغ چمن اگر حق صحبت ادا کرے

<p>تپہ کی چاٹنی چاہی ہو جی جانتا ہے اوسکا جو کوئی وفا کرے</p>	<p>تپہ کی چاٹنی چاہی ہو جی جانتا ہے اوسکا جو کوئی وفا کرے</p>
---	---

[illegible][illegible]

\_\_\_\_\_



صورتی که گنجی کیون است و تو که بچه بودی

میر کوئی اس صورت میں امید ہی کی کہا رکھے  
ایک جراحت میں ہی میری زخم کاری میں ہے

ولے بہر لہر پہنچا کیوں ہی نہ اچھو جاتا  
کیا جانوں میں وہ لگا کیوں یا چڑھتا تھا  
نہیں مائی تو یہ میں سم و غم کو جاہ کا گانا  
سینچ کش الفت ہو عاشق ہی اپنا بلاتا  
انہر میں سینہ میں سیر و لگو کوئی کسا  
عشق مجھ سے کیا جانوں کیلچا تھا جانوں پہ

عاشق اپنا جان لیا ہے اور نے شاید میری سرزمین  
و کیہ ہر جی مجلس میں اپنے ہم جی سے شرماتا ہے

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

سورتی گرجی گنتی کیون کو تو کو کب ہو  
 سامنے لکھو آئینہ صوفیوں کی طرح  
 میر کوئی اس صورتیں امید ہی کی کہا رکھے  
 ایک جرات مینے کی میری ہر شہ کار ہی مین ہے  
 دل بہ ہر رشتہ کی ہی نہ کچھ جانتا  
 کیا جانوں میں وہ لگا یا دیا پڑتا تھا  
 تیرا وہ جو کہ کتا ہو تو کیا سمجھیں  
 نہ جانتا تو ہرین ہم وہ لگا چاہا کانا  
 تو بلبل آرزو ہو گل سے باغ بہارین  
 سچ کٹر عشق ہی عاشق ہی اپنا ہلا  
 عشق و محبت کیا جانوں میں اپنا جانوں ہوں  
 اندر ہر شے میں میری لگو کوئی کہتا ہے  
 عاشق اپنا جان لیا ہے اونے شاید میری  
 دیکھ بہر ہی مجلس میں اپنے ہم ہی سے شرماتا ہے  
 اس سرور کو کیا ہوتا جو حال شہرہ دکھائی  
 جسکو تیرے ہونے کو نہ جانی ہمارے  
 ایسا کیسا کہ جو پہلو اس میں شہ پنا  
 کیا اور جو سوائی قیامت سر پر لگا  
 میں جو کہ میں اپنی زور جہاں گزرا ہوں  
 وہ شہرہ خورشید نہ اپنی ہی جگہ کو سائی  
 ہر کوئی کہ ہر ہر دین میں پیر پر وہ جہاں تھا  
 یا اب تک اسرا ہر پاس ہمارا کہے سے  
 ایک ہوت کیا شہرہ کی تو کی کہو تیرے  
 شاید دل شہرہ کی اسکا رخ و گہ کی کہا  
 سچ و عنایت و درو بلا میری ہر شے ہیں  
 کلافت لغت جاتی کی جہر ہر کہ اور کلافت

ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح  
 ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح

دل کی لگاتاری جی بجور نہ کھل جائی ہے اہم نہ کہ سیلی ہو تو بی طلاق بل جیانی ہے عشق تو نہ دیکھی سرگزشتی ہی حلقہ تیرا زنجیر میں تیرے منہ کسکو یاد خزان گلستاں افق جو کیا نہیں چننا ایسی چرخ کا اٹھانہ ہے عشق تو نہیں اسکے جان ہی شتاق پر کئی کبھی	اے شیتے اور بھی کبھی تیرا جی پھر گزرتا دل کی صیبت کیسے ہی کیا کیا رنج اٹھاتا ملو جی اسکے ہنرے آنکھوں سے سہلا دے برگ بار گری کبھی میں گل غنچہ مر جا دے دل کو گزرا سو ہو ہو کو داغ جگر پر بلا دے شوق اگر کبھی ایسا تو جی میں کہاں جا دے
---	--

تاجر ترک فقیر ہوئے اب شاعر عالم کامل ہیں  
 پیش گوی کریمیت نہ اپنی سونگت بیت سولاؤ ہے

کوئی نام انگارہ ہو جبر ہے نہ سوز گلچاک میں ہے گڑا گلستان کہیں و نون پلو ہر جو درویش بنوئی ہر ہی لباس	کہ بیتاب دل کی بنا صبر ہے ہوئے پر پر آتش مرے قبر ہے بہار ابرو اس طرف و کلبہ آ تو چہرہ چیدہ شیدہ ہے ہر ہے
---	---

در کعبہ پر کفر بکتا ہے میت مسلمان نہیں وہ کمن گبر ہے	عالم میں داغ ہو گیا ہوا تو ہر در کعبہ اب وہ دین تانہیں جی تلبکہ سر کعبہ
---	--

دل جلاسا کباب ہے شہ گلاب  
 گزشتہ کاروانیان شہ گلاب  
 گزشتہ کاروانیان شہ گلاب  
 گزشتہ کاروانیان شہ گلاب

ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح  
 ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح

ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح  
 ہوسلم قیامت میں تیری صف میں ایسے سے  
 بے فائدہ تھیں وہ تو کسانوں کی طرح



سفلے میں جم ہی تو انصوں سے  
 وہ اٹھ گیا تو نی بھی گری بیٹھ تو ہٹے  
 بیطور ہم ہی جا کے ملے بے جگہ لے  
 جب آئے موع حادثہ تنگی سے بہ گئے

چلتے ہوئے اعلیٰ کو کھینچا کر گئے۔  
کیا کیا مکان شاہین تھے وزیر کے  
اس کچھوش سے ملنا خرابات میں تھا  
میرے زور و زبوان جنہیں کہتے ہیں ہاتھ

و دیار تو تھا تول سے کسو کامیاب  
 ناچار اسکے جور و ستم ہم بھی بردہ گئے

بوسٹہ کنج اب سے پہر علی القیاقہ اپنی زبان تو تھے  
 میری زکریا کو ملا آؤ تو تم سے ناخوہہ مائے تم سے  
 فروزن یاد آؤ میں اب جب انکے آنے جانی تھے  
 تو تو تم کو لگا جاتی تو تم آہم کو جلا جاتی تھے  
 موصلا کتنا اپنا سمیٹنے آزار سہا تو تھے  
 نکلوان سہم سہلا سہلا موی اسکو جگا تو تھے  
 اگلے لوگ سننا ہر منہ دن اسکو لگا تو تھے  
 دشت پر چرب تہ تو جیسے گبولاجا تھے  
 تیسرے میں لینا اچھکوا ابرا میو لاجا تھے

ہامی جو اوصاف میں اسکے کیا کیا لطف پائو  
 کیا کیا تہن فرمائیے ہیں اوگی میں لے لو  
 نامو جدائی ایک جاگہ مار کر مہکو توڑ رکھا  
 غیر ذلکی تم سنتے ہے سو غیبت ہم سنتے رہا  
 رنج و الم غم عشق ہو کر اعجاز کی پہنچتے رہ  
 وعدہ کیسے سنا ہے میں چراگرتو پائی کہو  
 چاہت و گم براہ جو یکلمہ میری پر سبز  
 بات ہمارا یاد رہی جو بولا بولا جاتا ہے  
 توڑ کے پائو میں نے میرے کمر کو کھینچنا

[illegible]

قوت و داد و ده گویا که این را که از دست  
 محمد و یاقین است معانی بسیار است  
 و این که از دست محمد و یاقین است  
 و این که از دست محمد و یاقین است

[illegible]



کمالیہ کی ایک کتاب ہے یہ ہے صحبت  
 کیونکہ اظہار دعا کرے  
 ناز و انداز کو جدا کرے  
 صبح اسکے گلے لگا کرے  
 منتظر کب تک رہنا کرے  
 سیکڑوں کیونکہ حق ادا کرے  
 یوں کہانی سی کیا کرے  
 دیکھ بیماری کی دوا کرے

کمالیہ کی ایک کتاب ہے یہ ہے صحبت  
 کیونکہ اظہار دعا کرے  
 ناز و انداز کو جدا کرے  
 صبح اسکے گلے لگا کرے  
 منتظر کب تک رہنا کرے  
 سیکڑوں کیونکہ حق ادا کرے  
 یوں کہانی سی کیا کرے  
 دیکھ بیماری کی دوا کرے

کمالیہ کی ایک کتاب ہے یہ ہے صحبت  
 کیونکہ اظہار دعا کرے  
 ناز و انداز کو جدا کرے  
 صبح اسکے گلے لگا کرے  
 منتظر کب تک رہنا کرے  
 سیکڑوں کیونکہ حق ادا کرے  
 یوں کہانی سی کیا کرے  
 دیکھ بیماری کی دوا کرے

سو تو ہر روز ہے بستر احوال  
 متحیر ہیں آہ کیا کرے

ہجران کا غم خاتمہ میں تھی جو جان فی  
 پائیر فی چین میں کیا کیا بھرا ہوئی

سیر چین کی کچھ توجیے ہو سکتے  
 موسم میں گل کے بابل امنوس سے نہ چھوٹے

آخر اوس و باش فرما کہ تیری ہی تو ہوئی

کمالیہ کی ایک کتاب ہے یہ ہے صحبت  
 کیونکہ اظہار دعا کرے  
 ناز و انداز کو جدا کرے  
 صبح اسکے گلے لگا کرے  
 منتظر کب تک رہنا کرے  
 سیکڑوں کیونکہ حق ادا کرے  
 یوں کہانی سی کیا کرے  
 دیکھ بیماری کی دوا کرے

کمالیہ کی ایک کتاب ہے یہ ہے صحبت  
 کیونکہ اظہار دعا کرے  
 ناز و انداز کو جدا کرے  
 صبح اسکے گلے لگا کرے  
 منتظر کب تک رہنا کرے  
 سیکڑوں کیونکہ حق ادا کرے  
 یوں کہانی سی کیا کرے  
 دیکھ بیماری کی دوا کرے





صاحبِ تم ہاں بندہ بین ہم تہاں  
ہو ملتفت کہ ہم ہی جیتوں میں یوں جیتے  
آشوبِ سچرستی کیا جاگیر ہر کب سے  
کوئی تو تہاں طرفِ پرواز دی نہ پہلو  
بیٹھاتی ہے کیونکر سہار تہی رہے نہ  
کوئی تو ماہ پارہ اس بھی واقعہ ہے

دنیا میں میرا کھولا ہے بارہنہ  
اس رنگداز میں دیکھیں کیا پیش آئے

عشق چهار در جهان بر کس نمی خرد  
شاید نبرد آن سحر که کبر گزیده باطلی  
صورتی سحر دیر ترین پیرتی بر سر درویش  
کیا دشوار گذرد و طریقی عشق سفاکش  
حال کس و نه کار کایان مانا بر حجاب دریا  
یا د خدا کو که کو کویا پس بهار بر بوی  
دامن دیر تر کی و سحر کیمی بر آن و گی

[illegible]

ایک عام سکون  
مقرر ہو تا  
پھر کہ جب فیاض  
ہو تا  
جب فیاض  
و جب فیاض  
پھر کہ جب فیاض  
ہو تا

فہرست

۴۴

شیخ علی بن ابی طالب تو جانوں ہوں  
 جولو کہ یونین یار ہوتا ہے  
 کسکو پوچھے ہے کوئی دنیا میں  
 دیوان اعجاز ہوتا ہے  
 آہ کس جا ہے بار کھولا ہے  
 پان تو جیسا بار کھولا ہے  
 سخن نیا رحم آہ بھی بار ہوتا ہے  
 میری خونریزی فانی ہے  
 خون کا پیر کی آغوش کا پیر ہے  
 دایں کا پیر ہے

وہ عارضہ کو باعلیٰ

اینک که در این کتاب  
 از غنای کلام و از  
 اینک که در این کتاب  
 از غنای کلام و از  
 اینک که در این کتاب  
 از غنای کلام و از

شمع کی آفتاب نے کھنکھرت بجائیں فرق  
 مسجد پہ بچائے آریا ہے بجائے سب کی کرامت  
 ایک طرف میں عشق کیا تیار سواری پر  
 اب جو کہ سر رکھ آتا ہوں چاروں طرف تو  
 فوجی کراضاف صبا کی باغون میں ہے  
 روی گلی اور کلاسار و ہر سر آتا ہے  
 صبح کو خوشی پائی کہ گھر پہ گھر کی سیڑھی  
 دیکھ کر دوا اس دباؤں کا لکڑا و نہر  
 چاہے رہو گے تھوہرے دوا  
 آج

<p> سچ ہر راحت تو بعد مرئی کے  تغ اگر در میان ربی تو رہی  رو نہیں چشم تر سوا ب کہیے  حال ہم ڈو تو نکا کیا جانے </p>	<p> پر بڑا واقعہ یہ بایل ہے  یا میراجوان جابل ہے  سیل اسی در کا کب سہ سایل ہے  جسکو دریا پہ سیر ساحل ہے </p>
---	--

میر کب تک بجال مرگ جبین  
کچھ بھی اس زندگی کا حاصل ہے

بیکیسان عشق تھو ہم غم میں کہیں پار کو کر  
 بار گل تک ناتواںوں کو تھا اس بزم میں  
 چہانی میری سروا ہوس ہوئی تھی سب کج  
 سخت جاگی ہو نہنگ جو پھنبر گریں اسے  
 باز خواہ خون تھا مار دے کئے مار کر گئے  
 گر توڑ پڑھیم ہی عاجز آج دان باری گئے  
 استخوان با سکہ اشک گرم سودا بار کر گئے  
 صبح تک ہم رات دیوار و نسو سر مار کر گئے

میسر قیس و کوہ کن ناچار گزری جان سحر  
دو جہان حسرت یوں ہمراہ بیچارہ گئے

<p> بے یار یوں مکیں یوں آگاہ نہیں کوئی  کیا تنگ مخوف ہر اس شیتی کا رستہ  موجود ہر راستی تو کیا معتبر ہی اسکی </p>	<p> بنیم کرد و خوریزی خوشخواہ نہیں کوئی  تنہا پڑا ہر جانا ہمراہ نہیں کوئی  ہر گاہ اگر کوئی بیگاہ نہیں کوئی </p>
---	---

و یکم بیایم آن که در کتب قدوسه که در کتابت  
 رومی گلی اوست که در کتابت قدوسه که در کتابت  
 و یکم بیایم آن که در کتب قدوسه که در کتابت  
 رومی گلی اوست که در کتابت قدوسه که در کتابت



کیا شکایت کرے اور اس خوش چہرہ پر  
 وصال کی دولت گنہ گاروں تک فخر میں

ہر وہ برسوں نہیں کرتا ستم فی الفور ہے  
 یا اکہمی فضل کرے جو بعد ا لکوار ہے

او سکو دیوانہ کر سر پر داغ سودا ہر جو میر  
 وہ محیط عاشقوں کا اس سبب سر مور ہے

گریں کش زمانہ تو تیرا میر ہے چشمک کہ ہے میر طیف کو نگاہ تنکا سا ہوتا تن آگے ہی سوکھ کر جڑ باندہ دی ہر دو جو لگتا ہر صبح کو اک دو اجل رسیدہ جو صید آسمان کب کچا جو ن جوں بڑا ہوتا ہوا جاتی رہن نشیتے اس خوبصورتی سے نہ صورت نظر ٹھہری پر جو ہر اسکی تیغ ہر نامہ براسے قتل پوچھو اسی کو مضطرب الحال دلکی کہہ جو طفل شمع و شنگ و جوان بلند طبع فریاد شب کی سن کر کہا بیدار مانع ہو	سلطان عصر تیری گلی کا فقیر ہے وہ طفل شمع و شمع قیامت شریر ہے اب تنگ کیا فقیر جو سب میں حقیر ہے ہر چشم تر کہ غیرت ابرم طیر ہے پتہ بچ جال گیسوؤں کا ہر گم گمیر ہے کس مٹی کا نجانا غرا پنا خمیر ہے صورت تلک تو سیر کی وہ بڑا نظیر ہے پیغام مرگ عاشقوں کو اسکا تیر ہے وہ آفتاب چہرہ روشن ضمیر ہے شاید تلک ہی اگر چہ رخ پیر ہے دیکھو تو اس بلا کو یہ شاید کہ میر ہے
---	--

کیا شکایت کرے اور اس خوش چہرہ پر  
 وصال کی دولت گنہ گاروں تک فخر میں  
 ہر وہ برسوں نہیں کرتا ستم فی الفور ہے  
 یا اکہمی فضل کرے جو بعد ا لکوار ہے  
 او سکو دیوانہ کر سر پر داغ سودا ہر جو میر  
 وہ محیط عاشقوں کا اس سبب سر مور ہے  
 گریں کش زمانہ تو تیرا میر ہے  
 چشمک کہ ہے میر طیف کو نگاہ  
 تنکا سا ہوتا تن آگے ہی سوکھ کر  
 جڑ باندہ دی ہر دو جو لگتا ہر صبح کو  
 اک دو اجل رسیدہ جو صید آسمان کب کچا  
 جو ن جوں بڑا ہوتا ہوا جاتی رہن نشیتے  
 اس خوبصورتی سے نہ صورت نظر ٹھہری  
 پر جو ہر اسکی تیغ ہر نامہ براسے قتل  
 پوچھو اسی کو مضطرب الحال دلکی کہہ  
 جو طفل شمع و شنگ و جوان بلند طبع  
 فریاد شب کی سن کر کہا بیدار مانع ہو

ہرگز نہ ہو کہ کوئی اس کو دیکھ سکے  
 کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک نیا اور  
 بے نظیر کمال ہے جس کو نہ دیکھ سکتے  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں

چلی تلوار تو صفائی ہے جھک کر کیسا سکی بھائی ہے یہی بڑے طور پر ادائی ہے یہی بڑے عمدی ہو وفا ہے شاید اسی میں کچھ بھلائی ہے	بہترین مکتی میں اس کا ربوہ ہے رط کا عطار کا ہر کیا محبوب ہے کج روی یار کی نہیں جاتی آنے کہتا ہے ہر نہیں آتا کر چو نیکی اتو جس جس سے
--	---

برسوں میں میر سے ملے تو کہا  
 اس کو پوچھو کہ یہ کجائی ہے

اغلال و سلاسل ملک اپنی بھی ہلا جاوے مہنگامہ قیامت کا شور شرعہ اٹھا جاوے ہو سب بھلا سا تو منہ موڑ چلا جاوے جون جوئے رسیدہ وہ تو حق رکھا جاوے ہو ورو برد آئینہ وہ منہ کو چھپا جاوے کس طرح لکھا میرا کوئی آکر مٹا جاوے اس راہ سے آؤ میر تو ہم سے نہ رہا جاوے وہ بات نہیں سنتا گراؤں گرا جاوے	یارب کوئی دیوانہ بڑھ مہنگ سا آ جاوے خاموش رہیں کہیں نہ ان جہان میں ہم کب عشق کی آوی ہی سر پہنچنے کی جاگہ عاشق آئیں نہ اس میں نسبت سگ و آہو افسوس کی جگہ پر بیان باسین و میر ان نو خطوں میں میری قسمت میں تھی جواری دیکھ اس کو ٹھہر رہا ثابت قدم نہ ہو کہے جہاں کرتا ہو تاثیر سخن کچھ بھی
--	---

ہرگز نہ ہو کہ کوئی اس کو دیکھ سکے  
 کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک نیا اور  
 بے نظیر کمال ہے جس کو نہ دیکھ سکتے  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں

ہرگز نہ ہو کہ کوئی اس کو دیکھ سکے  
 کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک نیا اور  
 بے نظیر کمال ہے جس کو نہ دیکھ سکتے  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں

ہرگز نہ ہو کہ کوئی اس کو دیکھ سکے  
 کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک نیا اور  
 بے نظیر کمال ہے جس کو نہ دیکھ سکتے  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں

ہرگز نہ ہو کہ کوئی اس کو دیکھ سکے  
 کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک نیا اور  
 بے نظیر کمال ہے جس کو نہ دیکھ سکتے  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں  
 نہ سمجھ سکتے نہ بیان کر سکتے  
 نہ کلام میں لکھ سکتے نہ قلم میں  
 نہ زبان میں کہہ سکتے نہ دل میں



یہی اسکے سائے کو بھی لگ سکتا ہے | وہ اس جنس کو کیا بلا جانتا ہے

جہاں میرے عاشق ہوا خوار ہی تھا  
یہ سودا کی کب دل لگا جانتا ہے

یہی عشق ہی جی کہا جانتا ہے | کہ جاناں بھی جی ملا جانتا ہے  
بدی میں بھی کچھ غیبی ہو گی تب تو | بڑا کرنے کو وہ پہلا جانتا ہے  
مرا شعر اچھا بھی دانستہ ضد سے | کسو اور ہی کا کہا جانتا ہے  
زمانے کے اکثر ہنگامہ رو کیے | وہی خوب طرز جفا جانتا ہے  
ہنہیں جانتا حرف خط کیا ہیں لکھے | لکھے کو ہمارے مٹا جانتا ہے  
نجانے جو بیگانہ تو بات پوچھے | سو مغزور کب آشنایا جانتا ہے

ہنہیں اتحادِ تن و جان کو واقف  
ہمیں یار سے جو جدا جانتا ہے

تمام شہر دیوانِ نجم میر تقی میر

و ان سواد چهره را بوی  
 نوزشش سستیم ساد را  
 خاک بن بجای این غذا  
 بنین سبب همگی خناب  
 بکوان خنای اغما  
 انوره و در و در غش  
 دراز از سبب کمر او  
 حیات سبب حسن رخ  
 سبب کوان سبب دین  
 زیاده بکوان جو  
 نسبت بکوانی  
 بکوانی ان فرج  
 ان





ہرگز نہ مانا نہ ہے بہتیرا ہی منا یا  
 سروسر میں لیکن انداز وہ بنایا  
 ایسا پرہیز پرہیز جو حب و وس پر لکھا سا یا  
 مطبوع ایسا چہرہ کوئی نہ پہر نہ یا  
 اس مست و نہج کیا یعنی بہت جھیکا یا  
 بخت نگوں کو بہتے سو بار آرمایا  
 وہ دیکھتے ہیں ملک بیماری میں نہ آیا  
 گلشن کو طایرون فر کیا بیرونی کی  
 بزم چہر اسکا غصہ یار و بلا کر جان بے  
 قد بلند اگرچہ بر لطف ہی نہیں ہے  
 انگڑائی خوب رویاں جس پر پیش پس میں  
 نقشہ عجیب ہر اسکا نقاش نازل کے  
 شب کو نشے میں با ہم تھی گفتگو و دہر  
 دل بستگی میں کھلنا او سکا نہ اس سے کیا

کیا نماز میرا اس اوقات کے ہے  
 جب کہ قدح محراب ساختم ہو گیا

سو بار آنکھیں کھولیں بالین سروسر اٹھایا  
 یک برگ گل قفس میں ہم تک ٹھوکی لایا  
 ہرگز نہ مانا نہ ہے بہتیرا ہی منا یا  
 سروسر میں لیکن انداز وہ بنایا  
 ایسا پرہیز پرہیز جو حب و وس پر لکھا سا یا  
 مطبوع ایسا چہرہ کوئی نہ پہر نہ یا  
 اس مست و نہج کیا یعنی بہت جھیکا یا  
 بخت نگوں کو بہتے سو بار آرمایا

وہ دیکھتے ہیں ملک بیماری میں نہ آیا  
 گلشن کو طایرون فر کیا بیرونی کی  
 بزم چہر اسکا غصہ یار و بلا کر جان بے  
 قد بلند اگرچہ بر لطف ہی نہیں ہے  
 انگڑائی خوب رویاں جس پر پیش پس میں  
 نقشہ عجیب ہر اسکا نقاش نازل کے  
 شب کو نشے میں با ہم تھی گفتگو و دہر  
 دل بستگی میں کھلنا او سکا نہ اس سے کیا

عاشق جہاں ہوا، ڈھونڈ گیاں ہی کہیں ہیں  
 اس میں پھر خونی کب ڈھب ہو دل لگا یا

چڑھو کسو کو سنو کاتو دیر تلک سرنہو گا  
 صحبت میں علفا فضا کی جا کر پھر گئی گا  
 آگ بھڑکی غم کی جھین جھین جھینو گا

باتیں کیا یاد ہیں پر باتیں سنو نہ سنی گا  
 سعی تلاش بہت تھی پہلی اس انداز کو گئی  
 دلی تسلی کی پہلی گفت و شنود سو کو گئی

ہرگز نہ مانا نہ ہے بہتیرا ہی منا یا  
 سروسر میں لیکن انداز وہ بنایا  
 ایسا پرہیز پرہیز جو حب و وس پر لکھا سا یا  
 مطبوع ایسا چہرہ کوئی نہ پہر نہ یا  
 اس مست و نہج کیا یعنی بہت جھیکا یا  
 بخت نگوں کو بہتے سو بار آرمایا  
 وہ دیکھتے ہیں ملک بیماری میں نہ آیا  
 گلشن کو طایرون فر کیا بیرونی کی  
 بزم چہر اسکا غصہ یار و بلا کر جان بے  
 قد بلند اگرچہ بر لطف ہی نہیں ہے  
 انگڑائی خوب رویاں جس پر پیش پس میں  
 نقشہ عجیب ہر اسکا نقاش نازل کے  
 شب کو نشے میں با ہم تھی گفتگو و دہر  
 دل بستگی میں کھلنا او سکا نہ اس سے کیا

ہرگز نہ مانا نہ ہے بہتیرا ہی منا یا  
 سروسر میں لیکن انداز وہ بنایا  
 ایسا پرہیز پرہیز جو حب و وس پر لکھا سا یا  
 مطبوع ایسا چہرہ کوئی نہ پہر نہ یا  
 اس مست و نہج کیا یعنی بہت جھیکا یا  
 بخت نگوں کو بہتے سو بار آرمایا  
 وہ دیکھتے ہیں ملک بیماری میں نہ آیا  
 گلشن کو طایرون فر کیا بیرونی کی  
 بزم چہر اسکا غصہ یار و بلا کر جان بے  
 قد بلند اگرچہ بر لطف ہی نہیں ہے  
 انگڑائی خوب رویاں جس پر پیش پس میں  
 نقشہ عجیب ہر اسکا نقاش نازل کے  
 شب کو نشے میں با ہم تھی گفتگو و دہر  
 دل بستگی میں کھلنا او سکا نہ اس سے کیا

ہرگز نہ مانا نہ ہے بہتیرا ہی منا یا  
 سروسر میں لیکن انداز وہ بنایا  
 ایسا پرہیز پرہیز جو حب و وس پر لکھا سا یا  
 مطبوع ایسا چہرہ کوئی نہ پہر نہ یا  
 اس مست و نہج کیا یعنی بہت جھیکا یا  
 بخت نگوں کو بہتے سو بار آرمایا  
 وہ دیکھتے ہیں ملک بیماری میں نہ آیا  
 گلشن کو طایرون فر کیا بیرونی کی  
 بزم چہر اسکا غصہ یار و بلا کر جان بے  
 قد بلند اگرچہ بر لطف ہی نہیں ہے  
 انگڑائی خوب رویاں جس پر پیش پس میں  
 نقشہ عجیب ہر اسکا نقاش نازل کے  
 شب کو نشے میں با ہم تھی گفتگو و دہر  
 دل بستگی میں کھلنا او سکا نہ اس سے کیا



عشق بی اسکا بس تو کی یاد کا  
 میں ہوں خاک فادہ جس ازار کا  
 تون کو گل نہ دل ان تو نہیں  
 کہہ دہ وہ ہوں اس ازار کا

عین کو نظر سے ہاتھ یہ کہ میں رکھ بار  
 ہوا تو غی دار میں مہر  
 ہزار ہا آسان کیا بسم آریا  
 جو منتظر تکین غبار لائیں دے  
 وہ انتظار کشوں کو نہ ٹل نظر آریا

بسم

بزار طغ سے آوے کہیں جا رہی ہیں  
 لایب جس کی ہوا لیا نہ یک ہزار  
 لا جو عشق کو چنگل میں چھین کر  
 کہ فوق شہر ہے غار و سر پانی  
 کہ آرا گئی روز کا لے پانی  
 پہ اس سرور و نیکو کہہ کر آریا  
 عجیب اس سرور و خاندان خراب اسم  
 تار کیا کہ ہم بار اپنے سر آریا  
 کہ نہ لٹا کہ جب بار اتصال سے  
 نہ دھون کہ پہلے علی لٹا لٹا



[illegible]

ایک سال جان تو جهان بر من مشروط است  
تو کی شکر از خند بر تو آیدین و در نه میر  
سین مشتاق است عالم بهار را  
بیت عشق را که طالع عالم بهار را  
بیت عشق را که طالع عالم بهار را  
بیت عشق را که طالع عالم بهار را



[illegible]











بے سرو پڑا ہوا من کس تیرے اتر نہیں  
عشق و ہوس میں کچھ تو آخر تیز ہو  
الفت کی کلفتوں میں معلوم ہی ہے جو  
موجودات کا شرفیت ہی ایک گاہ ہے  
وہ بنار دل کی خواہش اتنا نہیں جہاں میں  
کیا لوگ ہیں جہاں سودا عاشقی میں  
سیرت اس کے روپ لگ گئے ہے ایسے

یہاں آفت آگئی ہو اس میں ہر جان کو پر  
 آدمی طبیعت اسکی گردن تنان کے اوپر  
 ترسنا تھا وہ کلی تاب تو ان کے اوپر  
 آیا نہ نام اس کا میر نے زبان کے اوپر  
 اگر یہ ہر اک قیامت ایچ مانگو اوپر  
 انھان سے کہ تو میں سب چکے زبان کے اوپر  
 گویا یہ کی ہے میرے دستان کے اوپر

جوراء دوستی میں اے میرے گئے ہیں \*  
سرو نیلے لوگ ان کے پاسے نشا کے اوپر

ایمانی گھر سے وہ شمع بیان کیا کر  
 تھا یہ کہ نہ پہ اسے بند و نہ کچھ خد  
 کان و طرف نہ کہ اس صحن ناشنونی  
 آتے تھے ہم سو کو و کیا کر و نہ اتنا  
 آگ ہی ہر رہیں ہم عشق میں تباہ  
 وہ بیو فانی ایمان یں یہ وقت رفتن

کی بات اون کے کوئی سو کیا چاہتا  
نکلا ہے کام اپنا کوئی خدا نہ کر  
کہتے ہیں بہت ہر اسکو سنا سنا کر  
دل خون کیا نہ اپنا انگلیں لڑا لڑا کر  
تلاوار کی سیچے ہو سکھو رکھا دکل کر  
سو بار بٹنے دیکھا سر کو اوٹنا اوٹنا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

وہ اپنے شوہر سے مل بیٹھیں  
جیسے کہ رنی کی دوسری سالگرہ کی  
اسی نظر کی گئی نہ شب رہنا کی جمل  
موقوف بی بی تنویر میں  
مکتوب میں اس کا یہ جو شہر  
دوبارہ کی اس سے ایک بار  
کلیں ہو کر اس کو جان سے  
کلیں ہو کر اس کو جان سے

*[Faint handwritten Persian script]*







و در این کتاب که از کتب معتبره است و در آن  
در بیان احوال و سیرت ائمه اطهار علیهم السلام  
و در بیان احادیث و روایات معتبره است و در بیان  
در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام  
و در بیان احکام و فرائض دینیه است و در بیان  
در بیان اخلاق و عبادت است و در بیان



ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں

ایک توجہ میں ہی تیرے عرش پر باغ سے شہر و شہر تک کتنی میں شہر اس سب کو وحی پہ چون بادِ بحر و دریا	محفل میں آتی نہیں چرخِ طرفہ کا رول ہم اسیرِ غمِ غم کے نالہا می زارول زندگی اب یار بن گئی ہو جو بارول
--	--

تنگے و وسعت سے اسکی اسی عبارت ساز فہم میسر کچھ سمجھ گئے نہ مئے اسرارول
---

زہار گلستانِ بکرم نہ کو سو گل موسم کے نشان بکرمین یہ کا نہ تھا ہرگز نہ زہارین لئے کہ مر گئے طیو آخر کس ہار میں پائیں میں گئے	چہرہ جا بگھر میں نہ کہیں گہرِ بوی گل کی شوق کشتگان نے محبتِ جتہ بوی گل جاوگی ساتھ جیکے مگر آرزو گل ہے بیوفائی کہ نیکے ہر سالِ نول
---	--

مہرِ بوی کہ دیکھا تھا سیرِ جہنم میں پرتاب ہے اب تیرے ہی انکسار میں بوی گل
--

کس مرقعِ عشق میں ہے نہماول قہرِ ست تھا مروت آتھاول رہا آتھا عفا آتھا ہوا عفا جسے مارا اوسے پہر کر نہ کیا	میرِ دل پہ قبلہ دلِ خداول موئے پر ہی مرا اس میں رہاول کہ آنسوؤں ہو ہو کر بھاول ہمارا گھر نہ ظالم سے لگاول
---	--

ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں

ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 ہرگز نہ دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں  
 کون سی بات کو دیکھوں کہ یہ در ہستی پہلو میں



عشق کی آفت کا یہ حال ہے کہ  
 روز و شب کو اپنی یار کیونکہ گیند روز و  
 چوتھو راہ گفتہ دلی جانکو تھو کے بین  
 شام کو تار منزل اگر کو ہمارے صدر نشین  
 برسوں میں خشاک پہ سو دلت گلشن تابی کر  
 روز تیرہ حالت عشقی سے ہون بیا رحل  
 اسکی جناب سے رحمت ہو تو جی پختہ نہیامین  
 اب تو ہماری طرف ہر آناد لکھو تیرت کر یو  
 آہ معیشت و روز شب کی سائندہ کھڑی

جہانگیر اسکو ساتھ ساتھ کچھ بین گئے  
 ہاتھ رکھو ہتھو بین دلی پختہ بین کشر ہم  
 سچ وہاں تو گندہ جی میں کر گدہ کر گدہ  
 رکھو ستارہ اوس موش کی جاہ میں کچھ ہم  
 بخت نچو جو اوس دہوں ایک شہی بہت ہم  
 ہی نہ دوئی کوئی جان کیو کر گدہ کر گدہ ہم  
 اس جانب سے تو پتہ ہون مرنا کر کو مقرر ہم  
 سختی و ایام کی ایک جیت ہی ہن مر ہم  
 رو کر لکھو ہر باکرہ ہن ہن ہن ہن کر ہم

عشق کی آفت کا یہ حال ہے کہ  
 روز و شب کو اپنی یار کیونکہ گیند روز و  
 چوتھو راہ گفتہ دلی جانکو تھو کے بین  
 شام کو تار منزل اگر کو ہمارے صدر نشین  
 برسوں میں خشاک پہ سو دلت گلشن تابی کر  
 روز تیرہ حالت عشقی سے ہون بیا رحل  
 اسکی جناب سے رحمت ہو تو جی پختہ نہیامین  
 اب تو ہماری طرف ہر آناد لکھو تیرت کر یو  
 آہ معیشت و روز شب کی سائندہ کھڑی

جہانگیر اسکو ساتھ ساتھ کچھ بین گئے  
 ہاتھ رکھو ہتھو بین دلی پختہ بین کشر ہم  
 سچ وہاں تو گندہ جی میں کر گدہ کر گدہ  
 رکھو ستارہ اوس موش کی جاہ میں کچھ ہم  
 بخت نچو جو اوس دہوں ایک شہی بہت ہم  
 ہی نہ دوئی کوئی جان کیو کر گدہ کر گدہ ہم  
 اس جانب سے تو پتہ ہون مرنا کر کو مقرر ہم  
 سختی و ایام کی ایک جیت ہی ہن مر ہم  
 رو کر لکھو ہر باکرہ ہن ہن ہن ہن کر ہم

عشق کی آفت کا یہ حال ہے کہ  
 روز و شب کو اپنی یار کیونکہ گیند روز و  
 چوتھو راہ گفتہ دلی جانکو تھو کے بین  
 شام کو تار منزل اگر کو ہمارے صدر نشین  
 برسوں میں خشاک پہ سو دلت گلشن تابی کر  
 روز تیرہ حالت عشقی سے ہون بیا رحل  
 اسکی جناب سے رحمت ہو تو جی پختہ نہیامین  
 اب تو ہماری طرف ہر آناد لکھو تیرت کر یو  
 آہ معیشت و روز شب کی سائندہ کھڑی

شعلہ ایک اوشما تھا دواہ عالم سوز کا میر  
 ڈھیر سی ہوئی ہر خاکستری جیسے شب میں جل کر ہم  
 بستر پر گری رہتے ہیں ناچار پتہ کر ہم  
 چلا کر لگی ایسی کہ ہزار ہوئے ہم  
 عاشق سو دلت گنگنا ہوئے ہم  
 دشنام کو اب اسکو سزا دیا ہوئے ہم

شعلہ ایک اوشما تھا دواہ عالم سوز کا میر  
 ڈھیر سی ہوئی ہر خاکستری جیسے شب میں جل کر ہم  
 بستر پر گری رہتے ہیں ناچار پتہ کر ہم  
 چلا کر لگی ایسی کہ ہزار ہوئے ہم  
 عاشق سو دلت گنگنا ہوئے ہم  
 دشنام کو اب اسکو سزا دیا ہوئے ہم

شعلہ ایک اوشما تھا دواہ عالم سوز کا میر  
 ڈھیر سی ہوئی ہر خاکستری جیسے شب میں جل کر ہم  
 بستر پر گری رہتے ہیں ناچار پتہ کر ہم  
 چلا کر لگی ایسی کہ ہزار ہوئے ہم  
 عاشق سو دلت گنگنا ہوئے ہم  
 دشنام کو اب اسکو سزا دیا ہوئے ہم

شعلہ ایک اوشما تھا دواہ عالم سوز کا میر  
 ڈھیر سی ہوئی ہر خاکستری جیسے شب میں جل کر ہم  
 بستر پر گری رہتے ہیں ناچار پتہ کر ہم  
 چلا کر لگی ایسی کہ ہزار ہوئے ہم  
 عاشق سو دلت گنگنا ہوئے ہم  
 دشنام کو اب اسکو سزا دیا ہوئے ہم

کلام چکر آئی نہ دلی میں ناتوان  
 کشش پہ  
 دہ اردو کمان  
 عشق کی  
 درداستان ہر داستان  
 ہر دم  
 عشق میں ہو کر سب  
 دل کا ہے جس سے شہید کہ  
 جو زمین پافر سے  
 ہو وہاں  
 اس کو گہرا  
 رکنی پر دل میں لگ چکے  
 شبنم کو نہیں  
 سحر سے عشق  
 سر کو پیسا گیا ہوں  
 سر پہ چھوڑا ہے



[illegible]





[illegible]

[illegible]









این کتاب را در این شهر  
 در روز پنجشنبه  
 در ماه رجب  
 در سال ۱۰۸۰  
 در روز ۱۵  
 در ماه ۱۰  
 در سال ۱۰۸۰  
 در روز ۱۵  
 در ماه ۱۰  
 در سال ۱۰۸۰







جو ہم نے دیکھا ہے وہ سب کچھ  
میں نے دیکھا ہے وہ سب کچھ  
میں نے دیکھا ہے وہ سب کچھ  
میں نے دیکھا ہے وہ سب کچھ

یار نے ہمسرہ برداری کی  
 بال و پر بھی گنہگار کرنا  
 کلفت رنج عشق کم نہ ہوئی  
 طرفہ رفتار کو بین رفتہ سب  
 خدہ یار سے طرف ہو کر  
 چہرہ مروت نہ تھی ان آنکھوں میں  
 وصل کو دن کو کا جان نہ کنیا  
 منہ لگایا نہ دختر رز کو  
 جو اس سنگدل کو سب کچھ  
 مومکین کیا پہاڑ توڑیگا  
 چپکے اسکی گلی میں پہر فرستے  
 ہر ملک میں ہزار جی مارے  
 نسبت اوں سے نہ کہیں ہوئی

وصل کی رات میں رانی کی  
 اب توقع نہیں رہائی کی  
 میں دو کی بہت شفا کی کی  
 دہوم جو اسکی رہگاہ کی  
 برق کو اپنی جگہ مٹائی کی  
 دیکھ کر کیا آشتائی کی  
 شب نہ آخر ہوئی جدائی کی  
 میں جوانی میں پار سائی کو  
 عمر فرخت بیوفائی کی  
 عشق نے زور آزمائی کی  
 دیوانہ ہو بیوائی کی  
 ساحر کی کہ دلربائی کی  
 برسوں تک نہ جہم سائی کی

[illegible]



[illegible]

جس آنکھ سے دیا تھا اون کو فریب لگو  
جب دیکھو آئینے کو تب رو برو ہوا کر  
مین برگ نذا گر چہ ز شیر بر باہون  
شیر مین نکل لبون ابن اسکی نہیں جلاو  
اعضا گداز ہو کر سب بگم مین سیر  
سُن سناخت عشقی نہیں کیوں نہ دو پیار

دل خون جگر مگر حجب میسر و کینت بیرون  
ابتلاک زبان سراپا بی مین که پیر کما زمین

لاکھوں فلک کی اکھیں سب بند گئیں اور  
 ہر سو پر عشق یان تو دیوار اور در سے  
 جو لوگ چلتے پہرتے یان چوڑ کر گئے تھے  
 قاصد کو فرما را خاراہ میں سو پایا  
 سو بار ہم تو تم بن کر چہرہ چوڑ نکلتے  
 جہاتی کو چلتے کی ہر شاید کہ آگ سے  
 نکلا سو ب چلا ہر نو میدی چلا ہے

نکلی نہ ناامیدی کیونکر مری نظر سے  
 رونا گیا ہر ایک جون ابر میری گہر سے  
 دیکھنا نہ اٹھوا کی آئے جو ہم سفر سے  
 جب سو سنہا ہر ہندوشت ہاں خبر سے  
 تم ایک بار یان نکلا آؤ نہ ایو گہر سے  
 اٹھنے لگا دیوان اب میری دل چکر سے  
 اپنا نہال خوشی بگ و گل و تر سے

کاغذ چوبون  
 ہو مختلط جوان سے تو ایسا کیا ہے  
 شمشیر اسکی حصہ برابر کیا ہے  
 ایسی لگی ہے ایک نوران کی بارے  
 ہے سر کے ساتھ مال و مال کی بارے  
 چار ہے جو سری نوسان کی بارے  
 واپس بنی بدن سے راجہ جی کا دربار  
 ۵۳  
 مرنی خراب ہووے تو تھان کیا رہے  
 اہل چمن میں میں نے گناہ کس کو کہیں  
 حال خراب جسم کی جان کیا رہے  
 جب تن میں حال کچھ نہ رہے دیں  
 تم دیکھ کر نہ کہو کہ خرابی کی رہے  
 وہ اب ہووے اتنا کہ تورا دھوا کر  
 ہے ہنسنے کی دھوا کر

چلے گا وہ تو دیکھ لیتا ہے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 سوتا پر تو کوئی تو دیکھ لیتا ہے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 جان غور ہے اس کو تو دیکھ لیتا ہے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 بگڑا جنون ہے اس کو تو دیکھ لیتا ہے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 ساعش بن گئی دل پرانی جان سے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 خالی ہوا جہان جو ہے نام جہان سے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 دل میں سودا کرتے ہیں پھر حور یار تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں  
 نکلانہ ایک حرف بھی میری زبان سے تکیں اٹھائی ہیں تکیں اٹھائی ہیں

دل میں چین میں غنچہ سا کتبک رہا کرے وہ سرد گرم ہو بولا جلا کرے آخر نسیم صبح کہ اک دم ہوا کرے مرغ چین اگر حق صحبت ادا کرے	یارب نسیم طفت سحر کر کہیں کھلے مین و کما کہ آتش غم میں جلے دل رکنے سے میرے رات کو سارا جہان رکا برسوں کیا کر مری تربت کو گلستان
---	--

عارف ہے میرا اس کو ملا نہیں کرو شاید کہ وقت خاص میں تملو دعا کرے	
---	--

ملامت سے تو دونوں کی ملاقات بھی گئی کتنے دنوں میں آئی تھی او کی شب وصال کچھ کہتی آ کے بہتوں سنا کرتے دے خوش نکلے جو تھی تو بنت عنب عاصم ہی تھی عاصم جانا زائے لیکے غنچے	ملامت کا پاس تھا سودا رات بھی گئی باہم رہی لڑائی سودہ رات بھی گئی اب ہر سخن پہ بحث ہے وہ بات بھی گئی اب تو خراب ہو کر خرابات بھی گئی واعظ کی اب لباس کرات بھی گئی
---	---

پہرے ہیں میرا خوار کوئی پوچھتا نہیں اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی	
---	--

گل نہ بہت کیا کہ چین سے نہ جائے مین بیدار کر کو تغافل چلا گیا	گلگشت کو جو آئے آنکھوں میں آئے وہ دل کمان کہ ناز کسوی آئے
--	--

غم زار لبوں پہ تباہی کی آغوش سے  
 کھل جائیگی تیرے استخوان سے  
 شہر باد نہیں آئے تیرے استخوان سے  
 اب گدے چلے تیرے استخوان سے  
 زنجیر خنجر کی آغوش سے  
 دیکھو گدے چلے تیرے استخوان سے  
 دیکھو گدے چلے تیرے استخوان سے  
 دیکھو گدے چلے تیرے استخوان سے  
 دیکھو گدے چلے تیرے استخوان سے





تمام گلی نازنین نازنین گلزار جان ما در دین  
 خوش بود نام بلوی کرم چرخ کی گلابی کی  
 صیغه جاست ابتلا توین یکن صیغه مرده بین  
 یعنی بیوم کست بهت بین حسرت کی خوشی کی  
 چای ای آرم جنس مغان یک پانی کی خوشی کی  
 دماغ بلوی کرم جان ما کی اس خوشی کی پانی کی  
 حبیب دامن ترن کرم بین آتمه پیکر او در دست  
 قدر نین کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
 ۵۶

خلق کیا ہے کہ تو خدائے  
 عالم عین اسباب کی ہو کیا شورشِ جہاں کی  
 شوقِ میر کو سے آنا ایک نظر سے نہ  
 رن یا جو منہ و کلامی بلا تیاں کی  
 ہم ہوا قد کمان سا پیر ہوئے  
 سو ہمارے نشان تیر ہوئے  
 بے حسرتِ ریگی میر سے  
 گلِ عین ہمارے عوار و ناز ہوئے  
 بینِ جام و شبنم عوار و ناز ہوئے  
 عشقِ بینِ یار ہوئے

پیام اوس گل کو پہنچا پیر نہ آئے  
 سبب حیرت کا ہے اس کا توقف  
 جفا ئیں سیو گا کہتے تھے اکثر  
 جوان ہونے کی اس کی آرزو تھی  
 گیتھارات دروازہ پر اس کے  
 لگا کہنے کہ یہ تو ہنشینان  
 رہا تھا دیکھ پہلے جو نگہ کر

نہ خوش آئی میان گیری صبا کی  
 سبکیاوان یہ اتک کیا کیا کی  
 ہماری عمر نے پہر گرد و خاک کی  
 سواب بار مرہمیں سو یہ جفا کی  
 فقیرانہ دعا کر جو صدرا کی  
 صدرا ہی دل خراش اسھی گدا کی  
 ہمارے میرد ملیں اونچے جا کی

ملا آتو نہ وہ ملنا تھا اوسکا  
نہ ہے دیر آکھہ اوسکی ملاکی

<p> ہم رور و کر در و دل دیوانہ کھینکے  سودائی و رسوا و شکستہ دل و خستہ  دیکھو سو کھ کوئی نہیں جرم کسوکا  ہیون در بدر و خاک بسبر چاک گریبان  ویران کو مدت کی کوئی کیا کر تعمیر  مین رو یا کھاکر تا ہیون عزت جو درویش </p>	<p> جی میں ہر کھون حال غریبانہ کھینکے  اب لوگ میں عشق میں کیا کیا نہ کھینکے  کتے ہیں بجا لوگ بھی بیجانہ کھینکے  اسطور سے کیونکر عجب رسوا نہ کھینکے  اچڑھی ہوئی آبادی کو ویرانہ کھینکے  من بعد مرے ٹھیکہ کو غم خانہ کھینکے </p>
--	--

سوزات کا وقت عموماً شباب  
 کی کمین ہی سے شروع ہوتا ہے  
 جسے خراب ہی دیکھنے سے  
 سرور و شہر و دل میں  
 جوان سارے پانچ گیارہ  
 ان کی فطرت کی جڑیں  
 کرتے ہیں انہوں کو بصری طور



جب سے عالم میں جاوے کہ تو  
 جب سے عالم میں جاوے کہ تو  
 جب سے عالم میں جاوے کہ تو  
 جب سے عالم میں جاوے کہ تو

نہوے ہم نظیری سے یوں تو | شرکے فن میں بڑا نظیر ہوئے

بات کا ہم سر اٹھو کب ہے دماغ | میر درویشے میں امیر ہوئے

آؤ کہو تو پاس ہمارے ہی ناز سے | کرنا سلوک خوب ہر اہل نیاز سے  
 پہر تو ہو کیا درختوں کو سا لہو میں وردہ | کر لو موافقت کسو کو برگ و ساز سے  
 حیرانیں اس کی زندگی کرنا بھلا نہ تھا | کوتاہی جو نہ ہو دے یہ عمر دراز سے  
 مانند سحر عقد نہ دے لے کہو کھل | جی اپنا کیونکر اچھے نہ روز و ناز سے  
 کرتا ہر چید چید ہمارا جگر تمام | وہ دیکھنا ترا مثرہ نیم باز سے  
 دل پر ہوا اختیار تو ہرگز نکر عیش و شوق | ہر ہیز کرے اس مرض جا بگداڑ سے  
 آگے بچا کر قطع کو لا کر تھو تھوشت | کرتے سے یعنی خون تو اکامیاد سے  
 مانع ہوں کیونکہ گریہ خونین کو عشق ہو | ہر ربط خاص حشیم کو افشاخ و راز سے

شاید شراب خانے میں شکر بری تھو میر | کیسے تھو ایک مہیجہ مہر ناز سے

رشتک شمشیر ابر و کاخم ہے | تیر و شتر سے کیا پلک کم ہے  
 تم کرو شاہ زندگی کہ مجھے | دے لے خون ہو نیکیا بہت غم ہے

جو کہ آسان سے جان کی کڑواہی  
 کہ جو کہ آسان سے جان کی کڑواہی  
 کہ جو کہ آسان سے جان کی کڑواہی  
 کہ جو کہ آسان سے جان کی کڑواہی

۴۵۷

یہاں تو لکھا کیا اس کے ہونے میں  
 یہاں تو لکھا کیا اس کے ہونے میں  
 یہاں تو لکھا کیا اس کے ہونے میں  
 یہاں تو لکھا کیا اس کے ہونے میں

آہ شرفشان جو غلط ہے نہ کہ ہر دم  
 آہ شرفشان جو غلط ہے نہ کہ ہر دم  
 آہ شرفشان جو غلط ہے نہ کہ ہر دم  
 آہ شرفشان جو غلط ہے نہ کہ ہر دم

اسا فو حال اس کا حال  
 اسا فو حال اس کا حال  
 اسا فو حال اس کا حال  
 اسا فو حال اس کا حال

پیا زمانہ تھا و جو گذر میسر  
ہر گروگ چاہ کرتے تھے

میر چلنے سے کیوں ہو غافل تم  
سب کی ہان ہو رہی ہو تیار سی

[illegible]



بہارِ ناز مجھ کو اس شکر گاہ میں  
 روزِ نکاحِ خانیسیا میں  
 کیا طرح سے بیان جو اس خوش  
 اور خوشیوں میں جو اس خوش  
 اور خوشیوں میں جو اس خوش  
 اور خوشیوں میں جو اس خوش

خیر کو بہتو کلاہ پر چھیلکین بھینچے لگے سجادہ و عمامہ اوچک و جیہاں جامہ کی کرد و لگا ہونین لکی خاک کا پتلا ہوا آدم جو کوئی اچھی کے بات و اعظا کی مٹو رہو دون میں کیونکر	اس کے سگ سر جو علاقہ مساوات رہا شیخ کو میکہ میں کیونکہ کرامات رہا گر گریبان در لیکا کام مرے ہاتھ رہا عالم خاک میں برسوں تئیں وہ بات رہا دن کو طامات رہی شب کو مناجات رہا
--	--

تنگ ہوں میری بیگماتی دل کو بہت کیونکہ یہ ہاتھ سے قبلہ حاجات رہا
--

کیا عشق بوجھا ہوا کر رہا ہے غیبت کو دلبری کی ڈر چاندنی نہ کیو خورزینا تو ان میں اتنا گھونٹے بولا پائیز کب کر کر جو افسردہ خستہ اتنا خجست سو کج کل کیا اون کو کیا کنار میں کنگ لگا ہوا خوش رو کوئی نہ کیا رہتا نہیں جو کہ تھمتا نہیں تھمتا یہ کاروان سرتور ہوگی گون نہ نکلا	میدان بن گھوٹ کشتونہ ہر رہا ہے محتالی ہر رخ اسکا پیش نظر رہا ہے کیا مارتا ہوا اسکو یہ آہی مر رہا ہے تو ہی جدا اسکو سے اوگل مگر رہا ہے دریا ہمیشہ میری گریہ سے تر رہا ہے لفت رہی جو جس کو اسی کا ڈر رہا ہے دل اب تڑپتہ تڑپتہ کہ اب ظلم کر رہا ہے ہر صبح یا نسو بکھو عزم سفر رہا ہے
---	--

دور جان میں  
 اور جان میں  
 اور جان میں  
 اور جان میں  
 اور جان میں  
 اور جان میں

۴۵۹  
 ایسی طرح در دکھار دیکھ کر کب تک رہا  
 کہ کمانک میں آئندہ نہ رہا  
 غصہ کو آئین میں کب تک رہا  
 لب پہ میرا آن کر بار بار دیکھ کر کب تک رہا  
 جان کو یہ اضطراب کیوں نہ رہا  
 اس کو تو تھوڑا دیکھ کر کب تک رہا  
 دل کو اس سے دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا

ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا  
 ان کی گونئی بہار دیکھ کر کب تک رہا





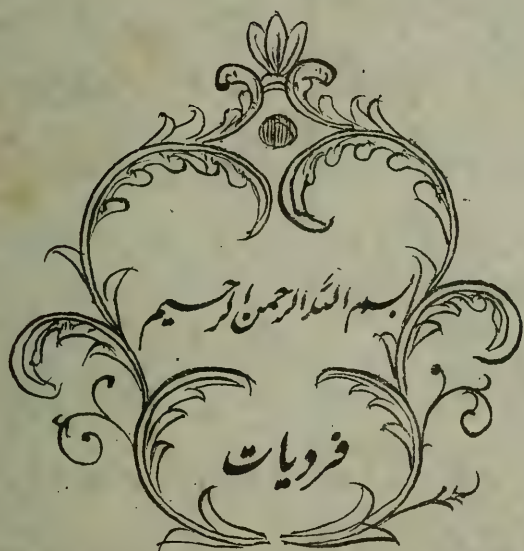
یہاں تک کہ جو شخص اپنے  
 انصاف سے نہ کہتا ہے وہ  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو  
 جو شخص اپنے حق کو

دیوان شہنشاہ  
 شہنشاہ

۴۶۱

<p>یہ راہ دور عشق نہیں ہوتی میرے ہم صبح ہی چرگے ہیں شام ہی چ</p>			
اب دشت عشق میں بچہ تنگ ہو جاؤ	آنکھیں ہماری لکڑی ہیں سنان سے	چہتا ہر پہلو برق ہو گلزار کی طرف	دھڑک رہی تھی قفس میں غم آشیان سے
یکدمت ہوں صد اکبر سن کیسی کرتا	میں ہر طرف گیا ہوں جبر اکا و ان سے	مٹاؤ تو انتقام نہیں حال زار یہ	اب ہم ٹپٹے اور کسو مہربان سے
تم ہم سرِ صوف ایک گنہگار کیا کہے	اغماض ہو کر انہی ہی جی کر زبان سے	جاتا رہی سکی اور تو عشاق تیرے	قامت خمیرہ کی اگر میں گمان سے
دلکش قد اسکا آنکھوں تلوی پر کیا	صورت گئی نہ اسکی ہمارے وہ بیان سے	آتا نہیں خیال میں خوشی کوئی کہو	تو مار ڈالو نہ مجھے اس گمان سے
آنکھوں میں آ کر دلوں نہ ٹھہر تو ایک دم	جاتا ہر کوئی دید کر ایسے مکان سے	دین گالی انہیں تو وہی بی بی غامی	
	میں میرے کہہ کر انہیں اپنی زبان سے		
گلبرگ سی زلف سے بیل نہ کیا فغان کی	سب جسے اڑ گئی ہر رنگینی گلستا کی		
مطلوبہ کم کیا چرچا اور نہ ہی ہر دگر	بیوجہ کہہ نہیں ہو گردش یہ آسان کی		

۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



کیا کیسے عشق حسن کی آسپی طرف ہوا	دل نام قطرہ خون یہ ناحق تلف ہوا
مے گلگون کر پور بسکہ تیرا نہ مہکتا تھا	لب ساغر پہنہ رکھ کہہ کر شہر نشہ مہکتا تھا
جبکہ تابوت مرا جاو شہادت سزا تھا	شعلہ آہ دل گرم محبت سے اٹھا
گرچہ اسید اسیری پہ ناشاد آ یا	دام صیاد کا ہوتے ہی خدایا د آ یا
بیکپارہ جیب کا بھی بجا میں نہیں سیا	دشت میں جو سیا سو کہیں کا کہیں سیا

۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



خاک کی میر کیوں نہ کیساں ہو	دلہ	عجب پہ تو آسمان گویا ہے
سوا کی سنگدلی اور کچھ ہنر بھی ہے	دلہ	بتان دلو نہیں تمہاری خدا کا در بھی ہے
تر و فراق میں کچھ کہاں سور ہو گا میز	دلہ	تو کس خیال میں ہر تھک کو کچھ خبر بھی ہے
ہنس دے ہو دیکھتے ہی کیا خوب آدمی ہے	دلہ	میشون بھی ہمارا کیا خوب آدمی ہے
افسان ہو جو کچھ ہی اور اک سر لولاک	دلہ	نادان زمین زمان کی مطلوب آدمی ہے
ہم رد و رد و دل دیوانہ کسینگے	دلہ	جی میں ہر کہو حال غریبانہ کسینگے

موقوف غم میر کہ شب ہو چکے ہوں  
کل رات کو میر باقی یہ افسانہ کسینگے

دھل کی جھوٹی و چوڑ دلداری مجھ کو

میں گریبان بہاڑا ہوں وہ سلا دیتا ہوں میر  
خوش نہیں آتی نصیحت گوئی غنوار سی خجے

حیران اوس بھوکے بے نش ہو گئے	دلہ	شیعہ چرپاغ بزم میں خاموش ہو گئے
عمر گزری کہ تری کو چر کر آئے	دلہ	دور سے ایک نظر دیکھ کر جانو سے گئے
کیوں گردن ہلال ابھی ٹوٹا ہلک چلا	دلہ	ابو تو ایک طرف ہلک اوسکی نہیں ہے
ہمت دے باؤ تندر کو ایسی کہ بعد مرگ	دلہ	مشت غبار میر انجھ ہو چکا علی

دل بھٹکتا ہے نہیں ہمارا وہ  
انف اس پر دانت ہم بکلا  
ایک عالم پر لکھنا اس بل کا  
لیا ہوا انکو پانی سے  
کسی بی ہو سنا  
کچھ دیاس  
شاہون سے  
میر نے

خاک کی میر کیوں نہ کیساں ہو  
سوا کی سنگدلی اور کچھ ہنر بھی ہے  
تر و فراق میں کچھ کہاں سور ہو گا میز  
ہنس دے ہو دیکھتے ہی کیا خوب آدمی ہے  
افسان ہو جو کچھ ہی اور اک سر لولاک  
ہم رد و رد و دل دیوانہ کسینگے

۴۶۳  
پس ان کو کچھ اوسکی گین کی نہیں  
تو گل بنانے نہ بیل  
وہ بھی میگا طالب کا سا پہول  
نسبت مہر دور اس کی  
کس شگفتہ سے یہ گرفتہ  
کس رو سے اداس ہو گا وہ نظر سے  
سب سے

















چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے

کچھ خواب سے ہے میری مجت و اری  
 اٹھ جائینگے میرے ہونے کیبا رری

کیا آنکھوں کو گھولانے تک گھٹوں کو کھول  
 افسانہ ہے پل مارتی مجلس ساری  
 دل خون ہوا ضبط ہی کرتے کرتے دل  
 ہم ہو ہی چکے و کونکے ہر تو ہر تے  
 اسی مایہ زندگی ستم ہے یہ اگر  
 بھر آکھ تجھے دیکھیں نہ مرتے مرتے

مستی نکر امیر اگر ہے اور اک  
 دامن بلند ابر نظر کہ تو پاک

ہے عارتیے جاٹھ سے تیرا  
 ہشیار کہ او سپر نہ پڑے کہ خود  
 کیا تم سے کون میر کنا تک و دن  
 سووون تو زمین سے آسنا تک و دن  
 جوں ابر جہان جہان ہر اہوں ام  
 شامیتہ ہوں و زو کا جہان تک و دن

میر اس کے لئے کہ جو ملا ہے نہ کبھو  
 جی یوں ہے کیا وہ آہ پھر ابے نہ کبھو

چپ جسکے لئے لگ گئی ایسے آنکھو  
 ان تو کچھ نہ زیر اب کھا ہے نہ کبھو  
 کیا کوفت ہے لخت و لکی کوئی نکلے  
 لکڑے جو ہوئے جگر کی ٹوٹو نکلے  
 چھاتی جو بہتے ندان جلتے جلتے  
 اوس میں پہلو ہمارے ہو ٹوٹو نکلے

۲۶۹  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے

چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے  
 چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے چرخِ دل سے

ایسا سوچو کہ جسے شادی کی ہو اولہ یا سیر باران و دواوی کے حق  
 چہ مردہ کلی کے رنگ گلشن میں غالب ہے بھی کہ نامرا و سی ہو  
 اتنے بے ہم حزاب ہوتے رہتے اولہ کا ہیکو غم و الم سے روتے رہتے  
 سب سے اب غم سے خون کی کی ہون مال اولہ بتر تھا بھی کہ دو میں سے رہتے

ہم میر بڑے آتے ہیں وہ اتنا خوب  
 مقرر جہان ہم ہیں وہ سب کا محبوب

ہم ممکن اسے و جواب کا رتبہ  
 گور و کشن فتاد و ملت ہم ہیں اولہ

بے اپنے نمودا و اسکے اتنے معلوم  
 مشر میں اگر حویہ آتشیں دم ہو گا اولہ

تکلیف بشت کاش مکنون نکرین  
 ہر صبح مر سے سر یہ قیامت گذرے اولہ

پامال کدورت ہے رنایان کن ات  
 یون خاک میں ملتے ہو کدورت گذرے اولہ

اب شہر کی گلیوں میں جو ہم ہوتے ہیں اولہ منہ خون جگر سے دم بدم دھو رہے ہیں  
 یعنی ہر ایک جا پہ چون ابر بھار عالم عالم جہان جہان و تو ہیں

ایسا سوچو کہ جسے شادی کی ہو اولہ یا سیر باران و دواوی کے حق  
 چہ مردہ کلی کے رنگ گلشن میں غالب ہے بھی کہ نامرا و سی ہو  
 اتنے بے ہم حزاب ہوتے رہتے اولہ کا ہیکو غم و الم سے روتے رہتے  
 سب سے اب غم سے خون کی کی ہون مال اولہ بتر تھا بھی کہ دو میں سے رہتے

ایسا سوچو کہ جسے شادی کی ہو اولہ یا سیر باران و دواوی کے حق  
 چہ مردہ کلی کے رنگ گلشن میں غالب ہے بھی کہ نامرا و سی ہو  
 اتنے بے ہم حزاب ہوتے رہتے اولہ کا ہیکو غم و الم سے روتے رہتے  
 سب سے اب غم سے خون کی کی ہون مال اولہ بتر تھا بھی کہ دو میں سے رہتے

ایسا سوچو کہ جسے شادی کی ہو اولہ یا سیر باران و دواوی کے حق  
 چہ مردہ کلی کے رنگ گلشن میں غالب ہے بھی کہ نامرا و سی ہو  
 اتنے بے ہم حزاب ہوتے رہتے اولہ کا ہیکو غم و الم سے روتے رہتے  
 سب سے اب غم سے خون کی کی ہون مال اولہ بتر تھا بھی کہ دو میں سے رہتے





[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

رباعی از غزل

از غزل مرغ

[illegible]



نہیں ہے یہاں نہیں ہی ہے ہاں  
کام کو نہ نہیں اسے صاحب کی  
بہار تھم جو بہ اور ملک

سترا و مندی

دلی بین مہمت تخت کی ابلی گزراں  
 عنایت نہج عاقبت کار نہ شان  
 یار و یمن نہ شا کوئی مروت جو کر  
 تار و نظر صفت بڑھتے میدان  
 نگاہ پیرانے سے نگر فال مقال  
 ہر چہ خوشی ہے سخن گوگو و بال  
 ایسا نہیں یہ قصہ کا ہر شہ افزا  
 اہم سوئی ہو چکا ہو چکا کاحال  
 ہستی کا یہ جنگامہ تمام اوسکا ہے  
 شہرت کو جو اب جہان بر جاسے  
 ہو کر مین اور بر بعد فنا کو جب اسے  
 بہر نام سچا جہان میں رہتا کیا ہے  
 منظم جو ہی رہے بہ نام تے گرو  
 چہ نہیں بنا دہم چہ رکشا اکشن

[illegible]

[illegible]



قلم علی اسم علی نقی علی  
 دریا زنگنه شوق کامنت جو پو پو مقصد  
 خج سرباز شکیلی علی شینین پینا مقصد  
 شایان و جو و قابل سب اسرار احد  
 منہ اعتقاد و شمع کرم علی  
 کسے تھیں تھیں کرم علی  
 جہاں جہاں جہاں جہاں  
 موعا علی و کرم علی بادشا علی  
 جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں

خاک در موشم و لایت کا  
 یونہی در زیر دست ہو و او سکا  
 صاحب ایسا ہی ہو تو صاحب بہ  
 جسے بندوں کی ورنہ کیونکی شے  
 کچھ مجبور کا مقتدر مت پوچھ  
 شان سے کہتے ہیں محیط کل  
 تو موالے علی پرست نصیر

هم علی کو خدا زمین جاننا	کیا یہ ۱۹۹۵ء میں ملے	۱۹۹۵ء	۱۹۹۵ء
پرخداست جبرائیل جاننا	دل چھو		

مختصر منقبت

<p> یادوی علی رفیق علی رحمتا علی  مرشد علی اکفیل علی پیشوا علی </p>	<p> یاور علی محمد علی آشنای علی  مقصود علی مراد علی مدعا علی </p>	<p> یانی علی احمد شهاب علی  یانی بسا علی </p>
---	---	---

	جو کچھ کہو سوانہ تو مان مرخص علی	
--	----------------------------------	--

نور یقین علی سرحدین اقتباس ہے	ایمان کر علی کو لا پراس
یوم التناوین بن علی ہی کو اس	بیگمہ گامہ ناد علی اپنے پاس ہے

فدات مبارک آملی نظر در شانه  
یک شب بخت و فکر زمان و مکان  
عالات اس روش کرمین بهانه  
که طبع خود را در گون بین جان  
فرز تو که چون کردو نین راهی  
گمان موالید من از پناه  
یعنی که ذات پاک بر روی خاک  
سپاهت اوس بنفشه یکم از ت  
بهر دو سستی علی کند و کامنات  
عاقبت هر کوئی درد خون عرواحی





[illegible]

خورشید چرخ دولت و شان سر تعالی  
 بار و چرخ بود کوئی نواد سلوک جانی  
 جو سب باطن بود آن که این کلمه بگفت  
 خورشید کو شادون که کلمه بگفت  
 روشن سب به این بهشت کیا جانی  
 بهشت نین بیان بر عیان از تعالی  
 به جانی سلوک و کس که کلمه بود و کام  
 شام از میان تو خیمه ادب کیا نام

چنان دل بر من و عشق او استوار  
یاد دو جهان گامزایا پیغام  
کجاست علی جوان رضی علی  
چون شمس در مشرق خورشید علی  
چو شاه اولیا سبزه تو  
راز نامه که به تو  
بازدست شد خدا سحر  
سحر چو سحر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

[illegible][illegible]

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

32

33

34

35

36

37

38

39

40

41

42

43

44

45

46

47

48

49

50

51

52

53

54

55

56

57

58

59

60

61

62

63

64

65

66

67

68

69

70

71

72

73

74

75

76

77

78

79

80

81

82

83

84

85

86

87

88

89

90

91

92

93

94

95

96

97

98

99

100

101

102

103

104

105

106

107

108

109

110

111

112

113

114

115

116

117

118

119

120

121

122

123

124

125

126

127

128

129

130

131

132

133

134

135

136

137

138

139

140

141

142

143

144

145

146

147

148

149

150

151

152

153

154

155

156

157

158

159

160

161

162

163

164

165

166

167

168

169

170

171

172

173

174

175

176

177

178

179

180

181

182

183

184

185

186

187

188

189

190

191

192

193

194

195

196

197

198

199

200

201

202

203

204

205

206

207

208

209

210

211

212

213

214

215

216

217

218

219

220

221

222

223

224

225

226

227

228

229

230

231

232

233

234

235

236

237

238

239

240

241

242

243

244

245

246

247

248

249

250

251

252

253

254

255

256

257

258

259

260

261

262

263

264

265

266

267

268

269

270

271

272

273

274

275

276

277

278

279

280

281

282

283

284

285

286

287

288

289

290

291

292

293

294

295

296

297

298

299

300

301

302

303

304

305

306

307

308

309

310

311

312

313

314

315

316

317

318

319

320

321

322

323

324

325

326

327

328

329

330

331

332

333

334

335

336

337

338

339

340

341

342

343

344

345

346

347

348

349

350

351

352

353

354

355

356

357

358

359

360

361

362

363

364

365

366

367

368

369

370

371

372

373

374

375

376

377

378

379

380

381

382

383

384

385

386

387

388

389

390

391

392

393

394

395

396

397

398

399

400

401

402

403

404

405

406

407

408

409

410

411

412

413

414

415

416

417

418

419

420

421

422

423

424

425

426

427

428

429

430

431

432

433

434

435

436

437

438

439

440

441

442

443

444

445

446

447

448

449

450

451

452

453

454

455

456

457

458

459

460

461

462

463

464

465

466

467

468

469

470

471

472

473

474

475

476

477

478

479

480

481

482

483

484

485

486

487

488

489

490

491

492

493

494

495

496

497

498

499

500

501

502

503

504

505

506

507

508

509

510

511

512

513

514

515

516

517

518

519

520

521

522

523

524

525

526

527

528

529

530

531

532









[illegible]

مستطاب و در آنجا که بکلیت است  
نموده اند که در این کتاب  
فوق که در این کتاب  
در این کتاب  
که در این کتاب  
که در این کتاب  
که در این کتاب  
که در این کتاب

ہم نالہ نکر تو مجھ کو سے  
 دل گرمی ہے مجھ کو سے  
 کیا کہہ کیے خاندان کی  
 واقف نہیں دل تو ایسی  
 کتنے ہیں کہ اس کنہ میں  
 بارے گزرے ہے جیسے

ہے بندہ نواز ظلم مجھ پر  
کو موسم دے خاک ہو مجھ سے  
حکام دیکھ فلک نے شاہ خوبان  
سر پہ عوشتق میں رکھے پا  
ماتون میں مرے ہیں مرغِ اغ خوبان  
کیا تجھے کون معاش اینی

رہتا ہے غرض ہمیشہ سودا  
کوچہ کوچہ ہوا ہوں سودا +

کب جس حبکا نووے دریا  
میرے ہے غبارِ دل سے پیدا  
دل میرا ہے کاش غنچہ ہوتا  
موقوف اشارہٴ تفاضا  
وہ میں ہوں کہ میں اور دنیا  
مجنون کو خلیفہ میں کیا تھا  
رواق افزاے کوہِ صحرا

وہ خستہ ہون مل جلا میں  
کتنے ہو جو فلک ہوا ہے  
کھاتا تو سب سے کہی بلا سے  
اب جان سے جانا آ رہا ہے  
ہو جسکی خراب عاقبت ہے  
میں ہوں کہ سر آمد جنوں ہوں  
وہ خستہ ہوں میں ہے جسکو کیے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



کرمی در وقت که می بود و کرمی  
در زمانه که کرمی بود و کرمی

[illegible]



کلمہ کی تائید سے اس وقت  
 ایک نیا دور عروج میں  
 تھیوڈور ویلیس ای کا حال  
 چمنس  
 لیکن انک ترائیڈ سے  
 لیکن انک ترائیڈ سے  
 لیکن انک ترائیڈ سے

[illegible]

لے جو کچھ اس سے ایسا دلیا ہو	ورنہ کیا دھنل کوئی کیسا ہو
کتا ہے دون جو پاس پیسا ہو	سہتی جو دم نہ ایسا میتا ہو

خلق ناسخ ہے میرے جی کا وبال

<p>ایک عمدہ کی مان ہے اہل کار سو یہ بڑچود ایسا خوش اقرا</p>	<p>فوج کے لوگوں کا سب سپہ را کے ہر اک کو دینے سو سو بار</p>
---	---

پھر مذہب جز فریب تا دو سال

یامدنیوں ملک رہے روپوش  
نور ان کے پہرہ و نہ جوش و خروش

یا علی ہے تو بجواس و ہوش  
یہ چہری میں دبیا ہے خاموش

زور و تمجید ہے گویا لال

جیسے یہ ہے محترمہ و فخر  
ہو دے پر چاہو دے کو کوز

تب سے ہنگامہ ہے زما کثر  
سو یہ بھی پرمانین ہے چپر

سربے اور سکوتے ایک خنجر جہال

لاٹ کی ہو گئی۔ ریلیوں سے	دھول چمک رہی ہے گاہ چیلوں سے
کہ نہیں ہے چمک رہی ریلیوں سے	آتے جاتے ہیں لوگ ریلیوں سے

تکلیف سے منع کر دیتے ہیں ورنہ ہوا مال

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



منصفه کردی ای کجایه ای حال  
بسیارین نفر یک بیست یا تا نهون  
ممنون که چون یک نوال تا نهون  
کوبیده سو سو دوکان بیست نهون  
کلام چون تو کس بیست نهون  
دزدی است بیست نهون  
کس کا البدر میان که نکا قواری  
منه نکا دیر که نکا قواری

باز آمانین ہے نفس شو م	ورنہ کسے لئے ہے ایسے دہوم
ہر سحر روز و رات نکا ہے ہجوم	ہے تمہیں حال یہاں کا کیا معلوم
تم کو سونٹا کیے کرو ہو سوال	
ایک دن جا کیا نفر نے شور	اُن نے دیکھا نہ مطلق اسکے او
ہے عرض صحبت اپنی اسکے زور	دہ تو پھر کی جہول کا ہے چور
میں بے کینچو لگا خوب اسکی کمال	
اسپہ تنخواہ جو کہ کر لاوے	سودہ اپنا کیا ہے بہر پاوے
پاشکستو کو ہر سو دن و رات	ایسے سے ماتہ خاک کیا آوے
جسے دل ہوں تر غبار ملال	
بدر بانی نہیں ہے اتنی خوب	بات اچھی نہیں ہے بے اسلوب
گفتگو اسطر حکلی ہے معیوب	مل رہے گا جو کچھ کہ ہے مطلوب
بس قلم اب زبان اپنی سنہال	
نیچو داہ میں کیے حرف زبان ہر کہوش	آج کتا سوں کہہ چو تکدہ و لہجہ چوش
پاشی فتن تو تھے لیک مجھے تباہ کیموش	سرخوش از کوئی خرابات گذر کر موش
بطلبگار تو ترسنا چہ باوہ فروش	

ہر سحر روز و رات نکا ہے ہجوم  
 باز آمانین ہے نفس شو م  
 تم کو سونٹا کیے کرو ہو سوال  
 ایک دن جا کیا نفر نے شور  
 ہے عرض صحبت اپنی اسکے زور  
 میں بے کینچو لگا خوب اسکی کمال  
 اسپہ تنخواہ جو کہ کر لاوے  
 پاشکستو کو ہر سو دن و رات  
 جسے دل ہوں تر غبار ملال  
 بدر بانی نہیں ہے اتنی خوب  
 گفتگو اسطر حکلی ہے معیوب  
 بس قلم اب زبان اپنی سنہال  
 نیچو داہ میں کیے حرف زبان ہر کہوش  
 پاشی فتن تو تھے لیک مجھے تباہ کیموش  
 بطلبگار تو ترسنا چہ باوہ فروش

ہر سحر روز و رات نکا ہے ہجوم  
 باز آمانین ہے نفس شو م  
 تم کو سونٹا کیے کرو ہو سوال  
 ایک دن جا کیا نفر نے شور  
 ہے عرض صحبت اپنی اسکے زور  
 میں بے کینچو لگا خوب اسکی کمال  
 اسپہ تنخواہ جو کہ کر لاوے  
 پاشکستو کو ہر سو دن و رات  
 جسے دل ہوں تر غبار ملال  
 بدر بانی نہیں ہے اتنی خوب  
 گفتگو اسطر حکلی ہے معیوب  
 بس قلم اب زبان اپنی سنہال  
 نیچو داہ میں کیے حرف زبان ہر کہوش  
 پاشی فتن تو تھے لیک مجھے تباہ کیموش  
 بطلبگار تو ترسنا چہ باوہ فروش



[illegible][illegible]

صبر و آرامی نیست این جزو  
افق صعب گنبد یار بود

۱۰۲  
کہ وہیں وارڈن  
سیل سے باہر لے جاتی ہیں  
کی جو سید اور گری

۹۱

داده ام که در این کتاب است

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک شخص کو ایسا کرے جو میری امت میں سے ہو اور میری امت میں سے ہو اور میری امت میں سے ہو

و کوفی می جو که در این کتاب  
نویسه ام فصلی است و در

[illegible]

نچو دین خبر دوست منے صاف است  
آتش منے سوزی فرشته چو باد پیرت

کید گرمانو کی نغمش کو سبب است  
دیدم از دور گر روی نه لوانه و

از لطف باو به شوق آمده در جوش و خروش

گرچه چنانچه تمام از آب انکار می سبب  
کاسه سر به سر و پرتوی سار کف قفوا  
برون و طرب و ساقی همه عیش و سرور  
غلبه باس طرب و جاش اندوه می عود

بنے وجام وصرای مہر و نوشا نوش

نام و ناموس کا وقار تہا سب الیکاکرتم  
و میکیر پئے کیا میرن تے مائل کی دم  
پہر جو و کیا تو مجھے برکہوگا کیا عالم  
چون سرشت تہ ناموس برقت از دستم

خواستم تا خبر می پرسم از و گفت نموش

عقل گستاخ تو ملک ہیو یو ب کا ایستد  
یہ وہ جاہلی کہ نہ فروں ہو اسکے ماتحت

میان فراغت تجھ و عالم کی ہر اک جام منج  
ایں جزایات مغالست مروستانت

از روم صبح ازل تا به قیامت مدحش

میران مستغنی کنی زمین پاستوریت  
کیونکه ییست مبت هو و تو و زو و زو  
گفته چو هست نظر تو این سبب نیست  
گفته از این باین فرقه سرگزیدی است

دین و دنیا یکی بر عرصه غنیمت لغزش

کونکے ہاتھ سے لکھا ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





[illegible]

کیا ہے بدسلوکی سے ہوئے یہ بد  
 لانا سنا روزِ قضا نہ بدوی کا  
 دلِ نافع و نفعِ شریعتِ پختہ  
 نفعِ عام را عبا یا مرے پختہ  
 کام سے بد لانا پر کرنا پختہ  
 کجا بین بد لانا مرے پختہ  
 ہم پر نیکو نظر سے کرنا پختہ  
 اصل کہ جس سے استغفار  
 نیست ناک پختہ سے استغفار  
 پختہ سے استغفار



[illegible]

جی والی جوتے ہوئی ہیں فقیر	تین سے ظاہر رگیں ہیں جیسے لکیر
میں معذب غرض صغیر و کبیر	لکیریں سیاہ گدین ہزاروں فقیر
دیکھیں حکم اگر ابراہیم ماش	
شور مطلق نہیں کسو سر میں	نور باقی نہ اسپ داشتہ میں
ہو کہ کا فو کہ اقل و اکثر میں	خانہ جنگی سے امن لشکر میں
نہ کوئی زندہ ہے نہ کوئی اوباش	
عمل خیمہ جو ہے سپہر اساس	پالین میں رند یونکی اسکی پاس
ہے زنا و شراب بڑو سو اس	رب کریم کیجئے ہمیں سے قیاس
قصہ کوثر نہیں ہے عیاش	
جنت میں ہاں میر جو دستور	پہر کج سلوک سب مشہور
پہننا ان ملک بہت ہے دور	بات کہنے کا وہاں کسے مقدور
ماصل النہ نہ دل کو غیر مذاش	
پاس ہے میں مستعد کار	دس تلنگے جو ہوں تو ہو دربار
ہمیں وضع و شریف سار و خوا	لوٹے سے کچھ ہے گرمے باز آ
سوئے قند سیاہ ہے یاماش	



و تخلصی فرمودین و کلامی  
بیب ملاقات دیدگان ای  
نکه سن نام بهر استقبال  
او طوفان سراسر بجا آورد  
و بیس عهد بین یمن کاه برد  
این شهر است سلطنت کاورد  
اب دومی که در کوه کاه  
روز و شب هر گوشت خور  
طغیان زمین بر زماست  
طایفه را دست از خاک

ایکے میری شے فرمائے | پر تھر پاس اپنے رکھوائی

اور لگے کہنے رکھے استقلال

مزدنواب کو وکھاؤں گا

ہے مقدر تو کبر ہی لاؤں گا

آگے میرے کسے سخن کا مجال

خلق خادم ہے اور تو محذوم

قدروا لاہمارے بیٹے معلوم

ہو یقیناً کہ وہ اللع ہے شوم

اس سعادت سے جو رہے محروم

حشر کو موگا مرکب دجال

ہجو غلامی تمہاری اپنا کام

ثم نبی فاطمہ و محمد بن علی بن غلام

ختم سہونکے ہو چسپو اوامام

تمکو مسجود بانتے ہیں انام

تم سے سب کو نجات کا ہے سوال

اور کہا تم ہو خلق میں ممتاز

بارہ محضر ت کیا الصداغراز

دل بہار ہو کاش محو نیاز

ہے تمنا کہ تم سے بیون و مسانہ

کریو تم پڑتا رجان و مال

فتیر اندوہ سے کیا آزاد

شیخ نوکر سلوک حد سے زیاده

۱۰۸  
 سونو آدمی حضور میں جا رہی  
 تھی جو روزِ شعلے جا رہے  
 تھے جی دن جو ایسے ہیں جا رہے  
 گشتِ کرب و کامِ شام  
 و شعلے نہ رہے جا رہے  
 لئے لا گئے وقتِ شام  
 پہنچنے کا شعلے جا رہے  
 سے روزِ شعلے جا رہے  
 پہنچنے کا شعلے جا رہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



بود که بیاست زانما به  
دینا کا بو کیدین شکاز است  
که چون این چنین کرد و سپار  
امور پیشکش با بر سر است  
اور کار او بهر حال

[illegible]



قعر و فاقہ کی سرطرت ہے وہوم  
 شکر اگر ہے خزا: مردم بوم  
 ورتلئے جہان میں و ان ہے ہیوم  
 زندگی کہہ فی طرح معلوم

کہ رہے جو ن خدا ہی ہے آگاہ

قصه کوته کمان نه رو گذرا  
آبرو رفته رفته کهو گذرا

اسپیکو پو قصد اسم اللہ

پارسا ہین جو جوان پیر کی تھی ہین  
ساک مسکندل را ہینا کتو ہین

یا علی جو سچے کہتے ہیں سچا کہتے ہیں

آفتاب فلک غر و علی تو ہی تھا  
باشینے پیر کی سفر تو ہی تھا  
چہرہ آرا می زمین اور سما تو ہی تھا  
قالب خالی کے پر دین خد تو ہی تھا

یا علی جو تجھے کہتے ہیں بجا کہتے ہیں

سے ترے قدر سے بہتیم سے کون گاہ  
عبد اشان نری صل علی تیری جا  
نور سے تیری تیری کوہ بسان پر گاہ  
وہ نبات اس قدر و قامت پیر سے

ایمان علی جوہر کے مین بجا کہتے ہیں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

نہ کہنے سے نہ ہوئی فدا  
زیرِ جبارت تو رہی فدا  
باجای جو بھی لائے میں کیا کھینچیں  
مور و نگاہ میرا کیسا ہوتا یا تو نے  
محشر نہیں ہے وہاں تو نے  
صبح گرا شمس ہے وہاں تو نے  
نہر کو نہ اگرا شمس ہے وہاں تو نے

۵۰

[illegible][illegible][illegible]

امام کے نام



نام

ای بیچاره صفت موسی ضااعام  
مقتدر سیکو جانان چون کلاه در گلاب وین کلار  
پیش از این رسدون بران ارمن چهر او را نام  
کمال فرزند زاری

[illegible]



فردان که میست که در میان  
بانی کیست که در میان  
سینه زاری بین عیان و کلام  
کلیه این ترانه را به نام  
مقامی که میست که در میان  
ایمان کیست که در میان  
فردان که میست که در میان

<p>نام حاتم کا خنک جیسو لطیف مشہور  رنگ بزرگ طعمہ میں بریل ہر اس جو فرو</p>		<p>معن زاہد کاتر ہر ہم میں زاہد بزرگور  کیا خیاوندی ہر اند خدا فی مشکور</p>	
<p>یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست</p>			
<p>لطف ہر عام تر اسب تجی سو پا تو میں  شکر نعمت یہ نہیں تر یا بجا لاتے ہیں</p>		<p>تیری دولت ہر جو یہ شاہد کما تو میں  اس جہان کو بھی ہی کتر ہو جو جا تو میں</p>	
<p>یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست</p>			
<p>ارض میں اور سماء میں سب تیرا مال  روز بہود کا تجھ پر سر گردنیں خیال</p>		<p>جس کا گھر چاہے تو کر دیو و دوا و مالال  اپنی خوبی کو زمین ت کر تجھ پر سوال</p>	
<p>یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست</p>			
<p>حق الحقیقت تری مہمان خطایق ہر سب  تجھ پر ہی کی ہو گون تری موت کا دھب</p>		<p>تیرے دروازے پر محروم کوئی آدہ کتب  جاؤں نا کام اگر میں تو نہایت عجیب</p>	
<p>یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست</p>			

دماغ کے لئے کھور و نمین کربلازی بہا  
 ہر کسی کو بھی احسان نہیں کربلازی بہا  
 گوشت کرمی کی شلو کی طرف لگا کر  
 ایک دھت ہوئی بدنامی و رسوائی ہے  
 میلی بیوی اور دھٹی و تنہائی ہے  
 جہ جہودی ہی حال کالی آئی کالی ہے  
 ابتداء ای دانت بچہ تو نشانی ہے  
 ۵۰۶  
 خلق کیا کیا تو جلیو توین سر کھنک  
 میں بھی ناچار ہوں اب نہ میں باں  
 مختلف حال ہے رہنا ہر مرد اب ہوتوں  
 بات گون کوئی بیوی تو شب ہوتوں  
 از زمینہ سخن اب لگو کی سب ہوتوں  
 نہ در اطلالت و ضلالت در کرم سب ہوتوں  
 نہ رہی کہ کوئی جواب دہ کی نگاہ  
 میں جو جہت میں ہوں کیا جانے کہ کی نگاہ  
 نام جو جہت میں ہوں کیا جانے کہ کی نگاہ  
 نام جو جہت میں ہوں کیا جانے کہ کی نگاہ

نام حاتم کا خنک جیسو لطیف مشہور  
 رنگ بزرگ طعمہ میں بریل ہر اس جو فرو  
 معن زاہد کاتر ہر ہم میں زاہد بزرگور  
 کیا خیاوندی ہر اند خدا فی مشکور  
 یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  
 بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست  
 لطف ہر عام تر اسب تجی سو پا تو میں  
 شکر نعمت یہ نہیں تر یا بجا لاتے ہیں  
 تیری دولت ہر جو یہ شاہد کما تو میں  
 اس جہان کو بھی ہی کتر ہو جو جا تو میں  
 یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  
 بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست  
 ارض میں اور سماء میں سب تیرا مال  
 روز بہود کا تجھ پر سر گردنیں خیال  
 جس کا گھر چاہے تو کر دیو و دوا و مالال  
 اپنی خوبی کو زمین ت کر تجھ پر سوال  
 یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست  
 بر سر خوان کرم کیست کہ مہمان تو نیست  
 حق الحقیقت تری مہمان خطایق ہر سب  
 تجھ پر ہی کی ہو گون تری موت کا دھب  
 تیرے دروازے پر محروم کوئی آدہ کتب  
 جاؤں نا کام اگر میں تو نہایت عجیب  
 یاعلیٰ کیست کہ شرمندہ احسان تو نیست



اس کی محبوبی و خوبی ہی کا تذکرہ کرنا اب  
 صرف اس پر کر دینا بجا و مقتدری اب  
 اس کے فخر کی شام و چراغ و نفا  
 وہ بھی کہ خود فاختہ ہی گہر جاؤ نفا  
 مختلط لطف و عنایت ہے چاہے سب  
 کوئی دن رات نہ گزیرے یہاں پائے  
 ہوں ہوں ہی کہ جو خدایاں  
 اس میں کلام نہ

اب جو بیگانہ سہارے پڑا ہوا ہے  
 وہ جو سدا در پو کا رہا ہے  
 ہنکے غنیمت کی کھنکھارے پڑا ہوا ہے  
 طرز قیاس کی کھنکھارے پڑا ہوا ہے  
 بات بیہوشی فریبہ نہ ہوا ہے  
 بانی بیدار دل پر نہ ہوا ہے  
 جی کو عطا اس قدر ہے ہوا ہے

پیر تو جیکو میں کرونگا کسی ہر پیر بیان	راہ و منزل میں ہر پیر ونگا پیر ونگا
بس بگو لاسا ہو آتیر کے سرگردان	اس قدر جھک دینے اب ہر کمان لے کر کمان

کہر یوں بخیر و بخراب شہون کوروتا	کاش مشتاق تر مر نہ کلانہ اتنا ہوتا
----------------------------------	------------------------------------

اتو جو کچھ ہوں اوس ساتھ لگا بیٹو	اوس کے درواز پر درویش ہو جا بیٹو
ہاتھ داسو ختم ہو جسے لگا بیٹو	اؤں گا بھی تو تری پاس نہ آ بیٹو

دور سے ایک نظر کر کے چلا جاؤں گا	سو بھی کتنے دنوں پر کاہیکو میں آؤں گا
----------------------------------	---------------------------------------

لاگ ہو جسے سچا اس سر کھنکھارے	ول نشین کسی کروں خوب طرح کہنے
ساری مجلس کو تینوں سے کروں وقت	بعد ازاں ترک کروں کہا کو قسم تر خیال

پہر کہو جو ہم میں بھی گزرنے ملنا تیرا	جیتا تب در پہ اوس کی رہو ماتھائیں
---------------------------------------	-----------------------------------

لگ چلوں اوس سہیلی سے شام	اس کا پاؤں تلک کی خاک کروں گل بصر
رو کر گلزنگ سوا سکنہ اوشو میری نظر	چپکا اس کے لب شیریں سر پہین دیہ تر

درمیں حال کی اس کیسے بزم سوزی	
-------------------------------	--

فن منشوی میں تیار کرونگا  
 شاد و غم میں تیار کرونگا  
 سن سہارا میں تیار کرونگا  
 منور کرم میں تیار کرونگا  
 فرشتہ دیدہ تمنک کرونگا  
 بولیں جسے جو مانوس تو رہا ہوگا  
 پوشش تنگ کاموں و دہب ہوگا  
 گیم جاکھ سو گز کی کھاسکا ہوگا  
 پلے پلے دن کار و دوش پہنچا ہوگا  
 ۵۰۸  
 چلتے راسن کرتین گنتی ہوگا  
 ہوگا بیگانہ آدھار نکلے گا جید ہوگا  
 کس گل سے سی با لکھا مفتون ہوگا  
 ایسے سچ تو اوس سے ہوگا  
 سیکڑا حال در گون ہوگا  
 شک سے دل نہ لگا ہوگا  
 دل نہ لگا ہوگا  
 شرم سے ہوگا  
 بکھ ہو جا لگا اس کو جو میں تیار کرونگا  
 ناز کا طوفان میں تیار کرونگا  
 ریلو خاص میں تیار کرونگا  
 چرخن لاد میں تیار کرونگا  
 ہنکے غنیمت میں تیار کرونگا  
 طرز قیاس میں تیار کرونگا  
 بات بیہوشی میں تیار کرونگا  
 بانی بیدار دل میں تیار کرونگا  
 جی کو عطا میں تیار کرونگا



[illegible]

تو دل از دست بکوبی که تو می خواهی از دست  
مطلبی ای قهرن شمعین حد سے زیادہ  
طوری بر آید است کہ کوچی میں ترکہ شود و فساد  
حسب خواہش بخندے ہر شام وہ کھانڈتے

۵۱.

بہن چلے گا جو اہو تاشا دار  
تے بکلف مرے گر رکھو آ رہا تھا  
پوڑی خوش بین گلی کی سی لگا رہا تھا  
ہر جہاں تے تو دیر آنکھ مار رہا تھا  
سفر قذری اپنی تری آنکھوں میں  
استدراجی رہا تھا میری آنکھوں میں

عجب بات چاہیے کہ ناز و نیاز میں  
سینہ بہ سینہ بیٹھے ہوئے ہیں  
کے ایک ایک دھڑکنے کو دوسرے کی  
چشمہ کی طرح دیکھ رہے ہیں

تا کہ وہ ان نالہ و فریاد کیا کرتے ہم	اک طرف بیٹھہ تجھے یاد کیا کرتے ہم
کب تک بات نہ ہو خوبان نہ جفا کا بدین	تم کو کب تکین یہ داد و فاداری دین
اوس فادار کی بدلی یہ ہمیں خواری دین	عشق مجرم کہ کچھ ہو تو گنہ گاری دین
قصد فریاد ہے گریا رنگ انصاف کریں	پہری گو سنگ کدورت میں صاف کریں
ست بر خاں کچھ شاق کو ہم کیا کہتے	سوج سیلاب پہ آنسو کو گئے عالم تے
حرف در روزہ ہر یہ دیدی ہاری میم تے	یعنی اگر اب کسی عمر میں ہم بھی ہم تے
عزم کرو نیک آبادی سے گراٹھتے تے	بیٹھہ کر دشت میں طوفان ہی گراٹھتے تے
کون تمہا یان کہ مجھے دیکھ نہ راست کہی	یامر مر سہ نصیحت سے قیامت کہی
سیر صد سال خدا تجھ کو سلامت رکھے	تو ننو ورنہ مجھے کر کو ملامت رکھی
ورنہ اب تک تو مری خاک بھی ہو جاتی ہوا	لیکھی ہو تیر کی طرح باد صبا
مسدس	

[illegible]



شوق زلفت سحر تبارک عظمیٰ کر  
 دل آتسا تارا لگا خوبی و مرانی سے  
 دیکھتے رہتے ہو ترکیب پر خود راسی  
 رو سیہ آئینہ سے لگو فراغت ہو نہیں  
 سرمہ تیرہ درون سے کہیں فرصت ہو نہیں  
 شامہ اب باہر میں ہر زلف بنا کرتی ہے  
 پاس سر جو کدھلا ہی رہا کرتی ہے  
 جان آنکھوں میں کیسا ہو نظر نکو نہیں  
 غش کر کو کوئی ستم دیدہ خبر نکو نہیں  
 کب لگی کو چو نہیں پہر تو تم یہ تم تلوار  
 ساتھ جو خوار نہ پہر تو تم یہ تم جو خوار  
 لایہ نقمہ در پرخاش ہو کر ہو اب تو

تنگ پوشی کو نہ مفلوظ تمہیں پاؤں تمہو	تنگ جام جو سر جاؤ تو گہرا کرتے
مسکی چولی کو کہو پر نہ تم آؤ تمہ	پٹے دامن کو الٹ گہری میں چاؤ کرتے
یا تو اب کہنی پٹی مونہ ہی چہرہ نہو نہیں	
باہر اندر ہو کہیں بند کسے رستہ ہیں	
شوق زلفت سحر تبارک عظمیٰ کر	دل آتسا تارا لگا خوبی و مرانی سے
اتھو سو بار کہ بند تھی ہر اکلائی سے	دیکھتے رہتے ہو ترکیب پر خود راسی
رو سیہ آئینہ سے لگو فراغت ہو نہیں	
سرمہ تیرہ درون سے کہیں فرصت ہو نہیں	
شامہ اب باہر میں ہر زلف بنا کرتی ہے	پاس سر جو کدھلا ہی رہا کرتی ہے
جان آنکھوں میں کیسا ہو نظر نکو نہیں	
غش کر کو کوئی ستم دیدہ خبر نکو نہیں	
کب لگی کو چو نہیں پہر تو تم یہ تم تلوار	پر تلا کا بیکو رہتا تھا گلہ کا یون بار
ساتھ جو خوار نہ پہر تو تم یہ تم جو خوار	دم میں لاحق کسی یون جان نہ تھو تھو
لایہ نقمہ در پرخاش ہو کر ہو اب تو	

یعنی اس شہر کو کہیں نہ دیکھا جاتا  
 تیرے غم نہیں کہوں کہیں نہیں لگتا  
 طاقت اب یہ دل بیابان لگانے ہم  
 کوئی نادیدہ محب سادہ لگانے ہم  
 سادہ یا عجب بارہ لگانے ہم  
 بیس آغوش کا تارہ لگانے ہم  
 اداس کو آغوش تنہا میں اب باؤ لینا  
 اداس کی نگین لعلی انم زری مرانا  
 اداس کو سکھانا طرز ادب رانی  
 مجلسوں میں ادب و لادینا بعد زبانی  
 صحبت کو دشمن جان ادس کو اگر برائی  
 قوت دیکھو کس طور کو پڑھتے ہیں ہم  
 جہیز کی یاد کرتے ہیں کس درمیں ہم  
 جہیز کی یاد کرتے ہیں کس درمیں ہم  
 جہیز کی یاد کرتے ہیں کس درمیں ہم

۵۱۱  
 حکایتیں

کہیں تیرہ درون سے کہیں فرصت ہو نہیں  
 شامہ اب باہر میں ہر زلف بنا کرتی ہے  
 پاس سر جو کدھلا ہی رہا کرتی ہے  
 جان آنکھوں میں کیسا ہو نظر نکو نہیں  
 غش کر کو کوئی ستم دیدہ خبر نکو نہیں  
 کب لگی کو چو نہیں پہر تو تم یہ تم تلوار  
 ساتھ جو خوار نہ پہر تو تم یہ تم جو خوار  
 لایہ نقمہ در پرخاش ہو کر ہو اب تو

میرا عرض بھی لوگوں کو نہ کیا ہوگا	وہی دوسروں کو بھی سپاہی ہوگا
-----------------------------------	------------------------------

یا تو اب شام و کرمیاس کا رستہ میں  
 کرساں گئی جو چھپا کر تین گتے میں  
 تلوئی آگہم ہر گز نہ حکایت اودنے  
 باز و جانو ہوا تین چم حکایت اودنے  
 شکرانہ و جوش ہی تو حکایت اودنے  
 ہر گز کوئی بھی جاست رعیت اودنے  
 یا تم کانوری پہ کھورس کی کڑی ہو نہ ہو  
 کھورسنت کرد ہو گل جو کڑی ہو نہ ہو

۵۱۲

یا تو اب شام و کرمیاس کا رستہ میں  
 کرساں گئی جو چھپا کر تین گتے میں  
 تلوئی آگہم ہر گز نہ حکایت اودنے  
 باز و جانو ہوا تین چم حکایت اودنے  
 شکرانہ و جوش ہی تو حکایت اودنے  
 ہر گز کوئی بھی جاست رعیت اودنے  
 یا تم کانوری پہ کھورس کی کڑی ہو نہ ہو  
 کھورسنت کرد ہو گل جو کڑی ہو نہ ہو



از این جهت که در این کتاب میان آنکه می بیند

خوبی عنانی در کم تجاوبت فرصت  
چهره آرائی شب روزی به صورت

نچی ترکیب بنای سحر کمان مملکت  
شانه وز لغت نمی ریتی بهین یی صورت

سرے سے آگے نہ بڑھو تو مڑو دیو  
آر سی ہو بی بی تے لگ تو ادھر تو دیکھو

مخو کس روز تجھ پاوترے رعنائی کا  
زوق رہتا تھا تجھ کا بسکہ خود رانی کا  
کہ جب بکریل روز تھا ہمتہ میں کلانی کا  
اتنا دل بستہ تھا جاہلہ زیبائی کا

سرخ سبجان نہ لگتی تھی نہ ہو قمر تھی چاک  
خون سحر عشق کو مار دیکھی یہ دامن بیا پاک

ایسے او بانشو کی تقلید میں کہ بہتر تک تو  
پاٹ دامن کو نہ تو تھوڑا سا شہر کو سو

دزدی کانیاپی کروٹیک نہ جب تک سہی  
کارو ناکوین سوئی کاروٹا کوڈی

خطیبی آیا پیر مؤید بر صفائی سنوئی  
کس گھڑی آکر بیٹھے کہ لڑائی سنوئی  
ایمنی سے دیکھنے سے تجلورائی سنوئی  
اک بلاجی اک ہوئی تنگ تھائی سنوئی

رنگ گدازد و بکینت و سحاب سحر تر می فروغ و طرب می

[illegible]





پہلے میں دی لوگ جو اعلیٰ درجہ کے تھے ان کو بھی اس طرح سے پڑھانے لگا۔

مجلس

ملک بی اکره کنتم ای باب تعلیق  
اوقات خوش آن بود که سبب تعلیق  
آزاده در دوشستم آنم در گذشت  
کیا کون من عشق و عشق کار از دست  
ناقمه را میرانوی سوی خوت گاه ناز  
سایان ازده روی بخواند چون میگفت

۵۱۶

بیاورید که چون بگویند که  
نخستین بیاورید که چون بگویند که  
که بدوران نواز گلشن عالم چیدم  
کلی ملک تو فریبده ملاقات تها  
امروز زینین شک که نیاری سرا  
بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که

بسم الله الرحمن الرحیم

لیکن این دیو که در این کتب  
لیکن این دیو که در این کتب  
لیکن این دیو که در این کتب  
لیکن این دیو که در این کتب

یوسف کاسک بوی که بوی چمن  
رحمت کافر شسته بوی طلع فریاد

کیا بیج بوی چمن بوی هم شاه کینین  
سجی بون دیو که بوی گواشد کینین

چیرا بوی کس انداز کس بوی اژدر  
طاهر بوی که بوی ان تها بوی ظاهر بوی مظهر

کیا بیج بوی چمن بوی هم شاه کینین  
سجی بون دیو که بوی گواشد کینین

عشاقی تو یار تو نهین نسیم در ضامین  
مشهور سخاوت بوی تری شاه گرامین

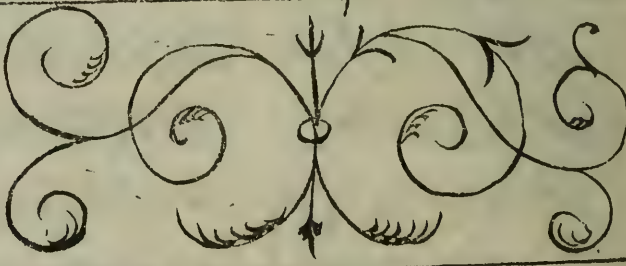
کیا بیج بوی چمن بوی هم شاه کینین  
سجی بون دیو که بوی گواشد کینین

احمد که تو می جان جهان سارا کز  
اک پلین رها کرد در توان بکی مطلب

کیا بیج بوی چمن بوی هم شاه کینین

بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که  
بیاورید که چون بگویند که



هر کس چیز بزیادت در گلستان بکشد	
آئی تنی ملاقات کی راه اسکی دلا سو	تا چشم کنم باز شب وصل بحر بود
عمر گذران بر سر انصاف نیامد	
جان سوزائی کجایان هر تلخو غمجه سن	یکه بگور غریبان شهر سیری کن
به بین که نقش بلا با چه باطل افتاده است	
اگر چه باب دم آخر هست لیکن غم خوار	بجز زنده ام آئینه پیش من گذار
جدا دیار بخود رو بر و شدن ستم است	
سوی جو کولی یان سونین کو برده نماند	نیک و بد عالم همه غنقا صفتا نند
یعنی خبر از هر که گرفتیم خبری بود	
تمام شد مثلث سیم	
	







نام بود به توفیق که در این عالم  
 با افاضه توفیق تو ای سید عالم  
 رفیقان توفیق که پس در این عالم  
 با افاضه توفیق تو ای سید عالم  
 رفیقان توفیق که پس در این عالم  
 با افاضه توفیق تو ای سید عالم

طلبی با تقصیر حاصل بی نقص  
 علی بن ابی طالب علیه السلام  
 علی بن ابی طالب علیه السلام  
 علی بن ابی طالب علیه السلام

زواریا کاسیکو بالقوه انسان گرچه عالم دیده حضرت خضر علی بن آدمی تجبه نخل الله کا اطلاق شاهار است شیهه نایه را کیا سمجھے باخوش بر شمع شمع طسمات جهان کی سیمایان این تجبه نایه نور تو ماه کامل قدر چرخ برین کیا تسلط کیا تحمل کیا تحمل کیا شکوه	همیزه بود تو عالمی زمین و آسمان پر زمین و آسمان مطلق یا نکی صحبت دستان چهره خود شیهه تیرا چرخ تیرا ساسان قشعری مین سهارها پران بر بیان حاصل کون و مکان تو واقف را بر نشان حلم تیرا کوه تیرا علم بحر بیسکران تو جهان بود اکیان گویا که تو نون جهان
--	---

یہ طرح با تو ہمیں تجھ میں سب رسول اللہ کو شہر پر نام خدا تو اب رسول اللہ کو
--

### بند ششم

اچراغ جلمہ نور خاندان مصطفیٰ ہر تو تو خلق لیکن عقل میں آتا نہیں تو جهان ہوا وس جگہ کیا آسمانی قدر گاہ احمد گم احمد گاہ علی پایا تجھے خدا عشق پر کیا حق سخن الہام جان	اے مرے والی مرے معبود ہم نام خدا دیکھ لکھ اندیشہ تجھ کو عرش پر جاتا رہا قدر تیری ہر جہان ان گفتگو کو قدر کیا ہر زمان میں ہر مکان میں شان تھی تیری جدا تو ہماری آرزو ہو تو ہمارا خدا
--	---

قید و قفس و زنجیر کی ستم گرام  
 صبر و شہادت کی ستم گرام  
 صبر و شہادت کی ستم گرام  
 صبر و شہادت کی ستم گرام



...

تو خریداری کردی ملک بهی تو قیمت بهر خود

تو خدایاری که در ملک بے توقیریت بود و بدو یعنی بنو جنس کا سید قبول خاص و عام

آرزو بودی نهین در غیب و ایمان

قصیده در ملاح نوار آب صفت اوله بهاؤ

سپهر کاغذ شقی کو رنگین خمیر  
مرکز را برین ان در کبوتر کی تقصیر  
دل شکسته کو میری کیا نایک تمهید  
تور و سیاه نو اوس کام بدین چو نایک  
سوجام خون دریا ان نو جابجی کا شکر  
که اس چمن مین کرکمان نو غنچ سان لکیر  
سپهر ایا عرش سوزنا لیکو میری درو نا شکر  
بیشته اپنا پر حیران کار جون تصویر  
ببال دار کیا سار در شمر بدین تشهیر  
که اگر جوان ستم کشته سپهر بیکر  
سنی نه بیکر کوئی ارشانه سوز صفیر

کتابخانه

تمام عالم ہون کی یہی ضمانت عظیم  
 کیا تھا کہ کاموں کو سرکار اور خزانہ  
 بیکار و خالی ہوا کہ بیشمار ہستیاں  
 کہ آستانہ کہ گویا ہستیاں و زبیر  
 کہ زمین بیکوہ جسے ان کہ ہستیاں  
 کہ زمین بیکوہ جسے ان کہ ہستیاں

مطلع

غلبت زمین و سلاطین با او مال پذیر  
 کردن شکوه کوکبا سوگس روش تسلیم  
 روان رکاب میں بر آسمان رز گویا  
 ستار و جہول کو ایک ہیک آفتاب نظر

۵۴۵

کبست خاند میر علی کی ویران ملک  
 صفت کردن بین سمند و سبکی  
 سو کی آنکھ نہ پوچھ سستی جی و دین  
 پھر تو شمس علی زمین پر وہ چاہے  
 نظر جو ایک مصور کی آگیا جابے  
 کنجی پھر



شخص جهان نماز و شکر  
 یوسف فضل حق کر تندرست  
 نبی چو کرم در آب تیرگی غلج  
 بر جهان بین بهشت ما جنان  
 سلامت بر آفاق در سلامت  
 قطع و چو چو اوج بر آسمانی

یک جو خوب سے ملا ایک  
 دو نو دے آپس میں جو کمال  
 خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ  
 خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ

# قطعه در تعریف اسپ وزیر زمان

آصف دوران نواب آصف الدولہ بہادر

<p>وزیر زمان نے کیا ایک اسپ          نظریہ مست سے او سکھاتا ہو خون          اڑا کر اسے بار ہا سپر کے          کروں او سکی کیا تیز گامی کی شرح          ملک اک کسمسا و در جو اکب تو ہر          جہان باگ اچک جاو محبوب کی          کر سہم ابد کا ازل سے اگر          کئے اسکو گر چہ پڑیس کر کہ مان          کہ لیکے قدم گرد جو ادھر چلے</p>	<p>کہ ہے رشک گلگون باد بہار          کیا جلد پر او سکے گل کو نثار          نہ نکلا کہو ابلق روزگار          ہر ان اسپ شمشیر سے ہو شکار          شین او سکورا نو نین ہر گز قرار          علاء دل او سکی ہر ہر اختیار          وہ جان باز جو اسپ ہو در سوال          تو باد پیمان کرے یوں گزار          نہ پھرے تنگ اسکے وہ شیبہ غبار</p>
--	---

عرض اسپ ہر یا چھلا واسے میر  
 رہیں پیران او سکی ایسے ہزار

قطعه در تهنیت صحت

خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ  
 خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ  
 خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ  
 خود جسے یوں اس کر کا خلیفہ

۵۲۳  
 لکھنؤ

کے لکھنؤ کا نام لکھا  
 کس لکھنؤ کا نام لکھا  
 کس لکھنؤ کا نام لکھا  
 کس لکھنؤ کا نام لکھا

چپ نہ نہیں  
 پادون کمان  
 پادون کمان  
 پادون کمان

نام

قلم

میر کی تصنیف ہونا در کلام	مختتم ہوئے یان میضامین جہت
پر یہ ہر مقبول خواص و عوام	دیکھتے ہیں استادوں کو دیوان
کرتے ہے بس قند و شکر کا کام	سب کو نائی ہر یہ شیریں بان
پیش نظر رکھتے ہیں سب صبح و شام	نسخہ ہر یہ جانے زیادہ عزیز

حق سے دعا ہے یہی اس کے لیے

ہو وے یہ مقبول خواطر دام

تمام شد



۵۲۴

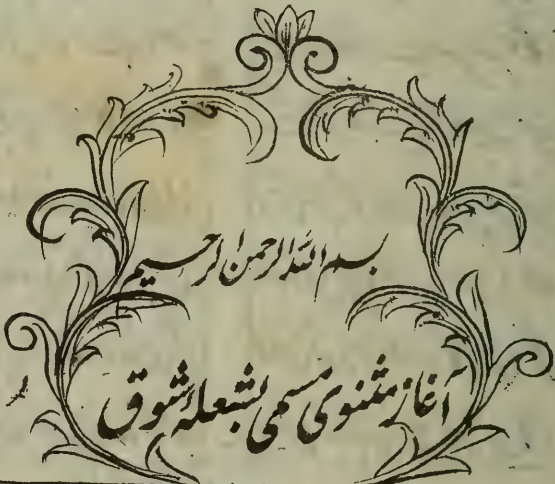


محبت کا دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار  
 محبت کا دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار  
 محبت کا دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار  
 محبت کا دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار دل آزار

محبت لگائی ہے پانی میں آگ  
 محبت سے ہے تیرا گردن جهان  
 محبت سے ہے انتظام جهان  
 محبت سے ہے گشتِ عین و آسان  
 محبت سے رستے گزریاں خون  
 محبت سے ہو گیا ہے جہان

۵۲۵

محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے



مثنوی محبت نہوتا ظہور  
 محبت سے آفرین کار عجب  
 محبت سے خالی نہ پایا کوئی  
 محبت کو سب کچھ زما فرمیں ہے  
 محبت نے کیا کیا دکھا فرمیں داغ  
 دلوں کو تئیں سوز سے ساز ہو

محبت و ظلمت سر کاٹا ہے نور  
 محبت سبب محبت سبب  
 محبت بن اس جانہ آیا کوئی  
 محبت ہی اس کارخانہ میں ہے  
 محبت سے کسکو ہوا ہر فراغ  
 محبت اگر کار پر داز ہو

محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے  
 محبت سے آتا ہے جو پہلے





کوئی دل ستم کشتہ اک نگاہ  
 کسو پر نسون گردش چشم کا  
 کوئی بہت بردل کوئی مقیم  
 انہوں میں سواک عاشق زارتہا  
 محبت میں تھا جذب کامل اوست  
 شب و روز ہم بستر کام دل  
 دم اسکے میں جہان تلک تاثیر تھی  
 بہم رابطہ چسپان بہم اختلاط  
 مرے کوئی غم سے کوئی ہو ہلاک  
 کمان حسن میں تھا وفا کا یہ پاس  
 بہت سی بہت اسکا مالوف تھا  
 کہ ناگہم وہ دلبر ہوا کہ خدا  
 زن و شو میں اخلاص با ہم ہوا  
 نگاہیں بہم دلمین کاوش کرین  
 ہوا رابطہ چسپان بہم اس قدر

کوئی جان ہوتی ہون پر موقوف آہ  
 کسو پر غضب غمزہ و شتم کا  
 کوئی مجبور کوئی بے اختیار  
 اوس آفت کو اوس سرور کا تھا  
 مراد دل اپنی تھی حاصل اوست  
 ہمیشہ ہم آغوش آرام دل  
 کہ صحبت اس آتش سرور گیر تھی  
 نہ کم ہوتی گرمی نہ کم اختلاط  
 وہ شعلہ اوستی خس و کھرتیا ک  
 یہ ہے کہ ہیکا خلافت قیاس  
 اوستی تسلی سے مصروف تھا  
 رہا اپنے عاشق و جذبے جدا  
 اوس آشفقت سے رابطہ کم ہوا  
 سخن سرور فائین تراوش کرین  
 کہ دشوار آئے ہر گریک نظر

میں نے دیکھا ہے کہ کوئی دل ستم کشتہ اک نگاہ  
 کسو پر نسون گردش چشم کا  
 کوئی بہت بردل کوئی مقیم  
 انہوں میں سواک عاشق زارتہا  
 محبت میں تھا جذب کامل اوست  
 شب و روز ہم بستر کام دل  
 دم اسکے میں جہان تلک تاثیر تھی  
 بہم رابطہ چسپان بہم اختلاط  
 مرے کوئی غم سے کوئی ہو ہلاک  
 کمان حسن میں تھا وفا کا یہ پاس  
 بہت سی بہت اسکا مالوف تھا  
 کہ ناگہم وہ دلبر ہوا کہ خدا  
 زن و شو میں اخلاص با ہم ہوا  
 نگاہیں بہم دلمین کاوش کرین  
 ہوا رابطہ چسپان بہم اس قدر

کوئی دل ستم کشتہ اک نگاہ  
 کسو پر غضب غمزہ و شتم کا  
 کوئی مجبور کوئی بے اختیار  
 اوس آفت کو اوس سرور کا تھا  
 مراد دل اپنی تھی حاصل اوست  
 ہمیشہ ہم آغوش آرام دل  
 کہ صحبت اس آتش سرور گیر تھی  
 نہ کم ہوتی گرمی نہ کم اختلاط  
 وہ شعلہ اوستی خس و کھرتیا ک  
 یہ ہے کہ ہیکا خلافت قیاس  
 اوستی تسلی سے مصروف تھا  
 رہا اپنے عاشق و جذبے جدا  
 اوس آشفقت سے رابطہ کم ہوا  
 سخن سرور فائین تراوش کرین  
 کہ دشوار آئے ہر گریک نظر

۵۲۷

میں نے دیکھا ہے کہ کوئی دل ستم کشتہ اک نگاہ  
 کسو پر غضب غمزہ و شتم کا  
 کوئی مجبور کوئی بے اختیار  
 اوس آفت کو اوس سرور کا تھا  
 مراد دل اپنی تھی حاصل اوست  
 ہمیشہ ہم آغوش آرام دل  
 کہ صحبت اس آتش سرور گیر تھی  
 نہ کم ہوتی گرمی نہ کم اختلاط  
 وہ شعلہ اوستی خس و کھرتیا ک  
 یہ ہے کہ ہیکا خلافت قیاس  
 اوستی تسلی سے مصروف تھا  
 رہا اپنے عاشق و جذبے جدا  
 اوس آشفقت سے رابطہ کم ہوا  
 سخن سرور فائین تراوش کرین  
 کہ دشوار آئے ہر گریک نظر

میں نے دیکھا ہے کہ کوئی دل ستم کشتہ اک نگاہ  
 کسو پر غضب غمزہ و شتم کا  
 کوئی مجبور کوئی بے اختیار  
 اوس آفت کو اوس سرور کا تھا  
 مراد دل اپنی تھی حاصل اوست  
 ہمیشہ ہم آغوش آرام دل  
 کہ صحبت اس آتش سرور گیر تھی  
 نہ کم ہوتی گرمی نہ کم اختلاط  
 وہ شعلہ اوستی خس و کھرتیا ک  
 یہ ہے کہ ہیکا خلافت قیاس  
 اوستی تسلی سے مصروف تھا  
 رہا اپنے عاشق و جذبے جدا  
 اوس آشفقت سے رابطہ کم ہوا  
 سخن سرور فائین تراوش کرین  
 کہ دشوار آئے ہر گریک نظر





[illegible]

اٹھا بخود درخت سے جو اس  
 لگا کہنے اسے مایہ زندگی  
 کیا جلد رخت سفر تو نے بار  
 نہ میری سنی کچھ نہ انہی کسی  
 زمین پر سے آخر اٹھا یا اسے  
 جب آگ اس کے پیر پہ پہاڑی  
 یہ گرم فریا و زار سے ہوا  
 جگر تھم میں یک لخت خون ہو گیا  
 گئے ہوش و صبر اس کے کیا رگی  
 سرا سبکی سے گبول ہو  
 نہ جیکو کو تلی نہ دلو قرار  
 کہو یاد کراو سکونان رہے  
 کہو یان کہو دان بجال خراب  
 رہے گھر تو آشوب گہ وہ گلے  
 کہو متصل ہو تھم پر آہ سرد

گزائے اس پیکر مردہ پاس  
 مجھے منہ سر تیرے بے شرمندگی  
 نہ میرا کیا آہ ملک انتظار  
 مرے تیرے دونوں کوجی میں ہے  
 لب آب جا کر چلایا اسے  
 محبت عجب داغ رکھا لگی  
 لہو اس کی آنکھوں پر چڑھی ہے  
 رکاوٹ کہ آخر جنون ہو گیا  
 طبیعت میں آئی ک آوارگی  
 پہرے اس طرح جیسے بھولا ہوا  
 کف غم میں سر رشتہ اختیار  
 کہو ٹنگ جو بھولے توحیران رہے  
 وہی بقراری وہی اضطراب  
 چین میں جو لیجا میں تو بکلی  
 کہو دست بردل کرد میں مجرور

۵۲۹

علم بین می بین فریاد  
 که عشق و غم و آتش کباب  
 به آتش کردی کیو نکند  
 کس یار کرام و فغان  
 که سوخت دریا که سوخت  
 کوئی دم نوبت است  
 فلک است او تفتاب  
 که یک شعله است و تفتاب  
 که آتشها تهن من اس سبب دامن  
 که درون من







ندامت ہوئی یہ جسے متصل	خصوصاً وہ عاشق ہوا پر حجل
ہوا دوسرا ماجاے شکر	نہارا گلی خجلیت ہی سر و حرف
کنارے پہ بیٹھا تھارتا ہوا	تفکر کے دریا میں ڈوبا ہوا
تو یہ واقعہ کیا کروں کا بیان	کہ پوچھیں اگر جو اسکے داندگان
کھٹ خاک ہو خاک میں مل گیا	کہوں کیونکی کیا روہ جل گیا
ہوئی شہر میں رو سیاہی مری	کنچے جسم کو بگینا ہی مری
لے ساتھ جاتا مجھے کاشکے	وہ شعلہ جلاتا مجھے کاشکے

## مقولہ شاعر

وے میر یہ عشق ہے بد بلا	اگر ہے یہ قصہ ہی حیرت فزا
بہت گہرا زمین اس عشق نے	بہت جی جلائے زمین اس عشق نے
جلائے زمین اس تند آتش نے	فسانوں سے اسکے لبالب ہر دہر

محبت نہو کاش مخلوق کو  
نچوڑی یہ عاشق نہ معشوق کو

تمام شد



عشق ہے تازہ کار تازہ خیال	ہر جگہ اداس کی اک نئی ہر حال
دل میں جا کر کہیں تو درد ہوا	کہیں سینے میں آہ سرد ہوا
کہیں آنکھوں سے خون ہو کے کھلا	کہیں سر میں جنون ہو کے رہا
کہیں رونا ہوا اندامت کا	کہیں ہنسنا ہوا اجاحت کا
گمہ نکل اس کو داغ کا پایا	گمہ تپنگا چہرے کا پایا
وان طہیدین ہوا جگر کے بیچ	یاں تبسم ہے زخم ترکے بیچ

[illegible]



وہ تو رکھتی نہ تھی خیال اوسکا  
 جہاں دامن کے تئیں وہ مہر پارہ  
 وہ گئے اوس کے سر بلا آئی  
 دل پر کرنے لگا طبعید ناز  
 ماتم جانے لگا گریبان تک  
 طبع نے اک جنون کیا پیدا  
 سوزش مل فوجی میں جاگہ کی  
 بیطوح بود مگر گو کہ حال اوسکا  
 اوٹھ گئے سانس سے یکبارہ  
 خاک میں مل گئی وہ رعنائی  
 رنگ چہرے سے کر چلا پرواز  
 چاک کے پہلے پانودان تک  
 اشک نے رنگ خون کیا پیدا  
 داغ نے آجگر کو آتش دی

وہ تو رکھتی تھی خیال اوسکا  
جہاں دامن کے ٹہن وہ مہیا  
وہ گئے اوسکے سر بلا آئی  
دل پر کرنے لگا طعید ناز  
باتہ جانے لگا گریبان تک  
طبع نے اک جنون کیا پیدا  
سوزش دل فرجی مین جا کہہ کی  
بستر خاک پر گرا وہ نہ ار  
خاطر افکار خار خار ہوئی  
اوسکے منہ پر پڑی جواہر سنگی نگاہ  
خون ہوئی نالہ خزین کے ساتھ  
ہوشم سوکھے تو خون نابلا  
خلق اوسکی ہوئی تاشائی  
کچھ کہا گر کسوں نے شفقت سے  
جاکے اوسکے قریب بیٹھا

بی طرح بود و گوی که حال او سکا  
 او ٹہم گئے سامنے سے یکبارہ  
 خاک میں مل گئی وہ رعنائی  
 رنگ چہرے سے کر چلا پرواز  
 چاک کے پہلے پانودان تنک  
 اشک نے رنگ خون کیا پیدا  
 داغ نے آجگر کو آتش دی  
 درد کا گہر ہوا دل بیسار  
 جان تنناکش نگار ہوئی  
 نا امید ہی کے ہاتھ سر کی آہ  
 رابطہ آہ آتشین کے ساتھ  
 خواب و خور و نوں کو جواب ملا  
 پر نہ وہ دیکھنے کہو آئی  
 رو دیا اون نے ایک حسرت سے  
 قصد نے کا اپنے کر بیٹھا

۵۳۵  
یہ ایک دہمب سے اسکو تنگ  
تہمت خطا پہنچی جانے لگی  
کیجئے سنگ را د اسکو پھر  
دیکھو وہاں اس جوان کو قہار  
ایک سے سخت کہہ سکتا تھا  
تو وہاں پہنچ کر اسکو تنگ  
کیا کیا تاخیر نہ ہو





جان یان پیر محمد  
خلعتی باغ و انبیا  
نورانی بزم ارباب  
مجلس سحر و جادو  
در این مجلس  
چهارمین روز  
از کتب معتبره  
در علم طب  
تالیف شده





کلمات دین اینی لک ریاضت عشق  
چون سوچی که بی بلاست عشق  
گر باز می بود و چون است عشق  
که ملاقات بعد و چون است عشق  
در هر هر بان کونست عشق  
دل است این پیر کونست عشق  
شادانان کونست عشق  
بوی ملک نین دل خوشی کونست عشق  
سوره کونست عشق  
کونست عشق

دامن گزیده عشق کز آتش آید  
 چو آتش در دامن آید  
 دامن گزیده عشق کز آتش آید  
 چو آتش در دامن آید  
 دامن گزیده عشق کز آتش آید  
 چو آتش در دامن آید

عاقبت اسکو مار کشتا ہے عاشق مردہ سے بھی لڑے کام اس جگہ سے روان ہوئی نومید روئے بے اختیار دریا پر دایہ کشتی میں بے سوار ہوئے یان گرا تھا کمان وہ کم مایہ تھتاظم سے کسطن جدوش پھر جیڑو با تو کس جگہ جا کر میں بھی دیکھوں خروش دریا کا ناشناس سے وجہ و گرداب گھر میں ہم نام سنتے رہتے ہیں اتفاقی ہیں اس طرح کو امور ایک تہ سے سخن کی تھی غافل ہے یہ ہم پارہ ناشکیب عشق یان ہوا تادہ ماجراے شکر	جس کسو سے یہ پیار رکھتا ہے جذب سے اچر جب کرے بڑ کلام صبح گلابان وہ غیرت خیر رشید پونچے نصف النہار دریا پر حد سے افزون جو بمقار ہوئے حرف زن یون ہوئے کہ اور دایہ موج سے تھاکہ ہر کو ہم آغوش تجھ کو یا نظر کسان آ کر تجھ کو یہ بچو نشان اوس جا کا ہون میں نا آشنا سیر آب لچہ کیا لطف کسکو کہتے ہیں میں میسر کمان یہ سیر عبور مکیہ میں گرچہ دایہ تھی کامل یہ نسج بھی کہ ہے فریب عشق پیچ دریا کے جا کما یہ حرف
---	--

فرستادہ جس سے لہر اوس  
 نین وہ کی حافی انگشتان  
 غیرت افزا سے انگشتان  
 کسبہ جسم وہ آب ہوس  
 کشتی میں کما آئینہ  
 کشتی میں کما آئینہ  
 کشتی میں کما آئینہ

۵  
 تا بمقدور دست و پا مارے  
 کسبہ کو فیت سب ہوس تیاب  
 نہ لگا ہنسدہ در نا یا ب  
 جا ہم آغوش مردہ پار ہوئی  
 یہ میں دریا سے بچنا ہوئی  
 ایک کی زندگی کی آسائش

ایک کی زندگی کی آسائش  
 ایک کی زندگی کی آسائش  
 ایک کی زندگی کی آسائش  
 ایک کی زندگی کی آسائش  
 ایک کی زندگی کی آسائش  
 ایک کی زندگی کی آسائش









[illegible]

ہو احوال راہ بجز عیسیٰ  
 قریب آگے اتر ہی پہ خائف توفیق  
 سید اور آلودہ خاک آب  
 غضب لہجہ خیر سے بلا جوش پر  
 چلے بس تو کچھ کوئی چار اکبر  
 نرودین ہر اک کہ ہوں کیونکو پا  
 روان آب ایسی روانی کو ساتھ  
 لگے پاؤں چلنے جہاں شور تھا  
 تامل سے اقبال نواب دیکھ  
 پھر اس پار جا کر اشلہ کیا  
 شباشب اترنے لگے لشکر ہی  
 وہ سوتا جگاتا تھا جس کا خطر  
 نشہ اسکے سر سے اتر سا گیا  
 کچھ اک ناوین کے کچھ شجر کاٹ کر  
 اترنے لگا لشکر بکیران

کہ ہو وہم ساحل پہ جبکہ غرق  
 کہ بیڈول اٹتی تھی ہر ایک موج  
 بعینہ پٹی آنکھ تھا ہر جباب  
 تلامح قیامت لپٹے دوش پر  
 مگر دیکھ ہی کر کنار اکبر  
 کنارے پہ سرگشتہ گرداب و  
 کہ جون فٹکی ہو جوانی کے ساتھ  
 کہ کم آب میں ہی بڑا زور تھا  
 توقف کیا پہلے تو اب دیکھ  
 کہ لشکر نے دوہین گزارا گیا  
 نہ خوش آب کا وہ نہ ویسی تری  
 اٹھا شور سے فوج کے چونک کر  
 چڑھائی سی لشکر کے ڈر سا گیا  
 شتابی سے دریائیں پاٹ کر  
 کران ناکر ان تھا میجر عیان

[illegible]

بازم قدم رنج فرمودن آصف الدوله  
 بها و روز دیگر بر اسے شکا

اسد باؤ کے گھوڑی پر چڑھ کر  
 ہنگوں کی اکٹھڑی دھکی کر  
 مہوئی گرد افواج گرد و قین  
 فلک کو لگے دیکھنے شیر مہر  
 اتر تہیوں کی گئیں مستیاں  
 پیریشاں ہے گردِ غلِ زنگِ حال  
 ہنگوں نے دریا کے جاتا ہلے  
 کشف نیچے ڈالوں گے گہرا گئے  
 گرد و نیکے منہ گرد نیچے ڈھپے  
 گوزن اور گور اور آہو کمان  
 تیر لزل میں ہیں کیا شجر کیا نال  
 نہیں بحث چکے یہ ہیں ہوش سے

چلا پر بے ثواب گمروں کا  
روانہ ہوئی فوج و ریا مال  
گیا شور تہا آسمان ابرین  
زمین جو گئی جاسی فوف و خطر  
پڑنا لبکہ دریائے فوج گران  
و بے چہ لگا چلنے بیہوش کمال  
پلنگون نے کسار سے راہ لے  
بحیرے چوتے دام سے چھا گئے  
دیندے پرندے چرخدی کہے  
تلف جانور ہیں جہانکے تہان  
رہے گوریک شاخ و کسینغزال  
شغال اور روبہا و خز گوش سے

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک

میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک

محیط آبگیروں کے تھے مرد کار  
 بہت دام پانی کو جانب جبکہ  
 ششک سونس گہریاں رہ رہ گئے  
 نہ ششک سلی نہ سرخاب ہے  
 عجب روغن قاز ملتے تھے یار  
 منگا تو تھے بطخ کے چر بڑھ طریق  
 سوڑو کتنے اقسام مابھی شکار  
 مگر مرگ مابھی تھے جالوں کے پیچ  
 نہ ارنہ ہے جنگل میں نے سو سما  
 کلنگو کی المی گئی صفت کی صفت  
 نہ جیسے گئے سیزہ کا کہا کو حیت  
 بیڑ اور تفتیر کا ہے کیا شمار  
 ہوا زرد سبز بہت دلمین در  
 خطر ناک تہا دشت کیا کیئے مو  
 نہ پار مانہ نیدہ چپٹیل کوئی

ہوئے مالک الخزن چندین سزا  
 کڑے رہ گئے رو دیکھا کیا  
 مگر چہہ بچانا کدہ ہر بہ گئے  
 تمام انکے لوہے سے سزہ آہستہ  
 کہ قازوں کو لیتے ہوا میں سے مار  
 سو وہ چہرہ بڑا بھینکے میں چرین  
 نہ آوے قسم کا وہی بن اعتبار  
 کہ یوں مچھلیاں سب نکالیں لیچ  
 کوئی بدوسی کیا کماے پروردگار  
 ہوئی تیج میں قمری بھی تلف  
 بڑی دیسے ہے آئے کتونی کیت  
 کہ باز آگئے جڑے کرتے شکار  
 مند موسوا اگر وہ سے شانہ سر  
 دبا یوں پرے جیسے دتا ہو چہرہ  
 نبون میں جو دھجے گیا جل کوئی

میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک

میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک  
 میرزا حسن صاحب قزل یانک

ایسی لطف کا شاد کو  
چوب لطف کا اسے پانے رواں ہے  
کھنڈ چوہ کا اسے بہت صاف الماش غافل سے  
میرا ایک ایسا دل ہے اور میری زبان پر بند  
میرا چوہ چوہ کی بات کہے اور سب کون کا شاد کو  
میرا چوہ چوہ کی بات کہے اور سب کون کا شاد کو



چهارون دان این بنود و نور  
بهمان پادشاهی نرسد مارمور  
نخل بر چرخ جان بود  
سپهری تو پر کار و خوار  
بهارون کو که در لعل  
نیوای کوی جهور عالی  
فیض یمن سر به دیده  
بیابان سحر گردن





کھانا ہوا کینچ کر یہ عذاب  
 روان تھا کسو کی طرف تند تیز  
 حباب سکا چشمک زبان موج پر  
 طلبگار کرتے نہیں ساوگے  
 کنارے پر اسکے اترنا ہوا  
 نہ کہتے تھے جون رہنمائی پاس  
 غزل کہنے کی یہ بھی جا خوب ہے

ملا پیشتر ایک تہوار آبا  
 ہوا اسکے چلنے کی تہ بیش خیز  
 کہ یوں گرم جاتو میں اہل نظر  
 منو جون گہرا ایسے استاد کے  
 وہ بالا ہونے ٹنڈ منرنا ہوا  
 نہ ان سے ہوا انہو جامو کا پاس  
 جو اچھی سو موزن تو کیا خوب ہے

کھانا ہوا کینچ کر یہ عذاب  
 روان تھا کسو کی طرف تند تیز  
 حباب سکا چشمک زبان موج پر  
 طلبگار کرتے نہیں ساوگے  
 کنارے پر اسکے اترنا ہوا  
 نہ کہتے تھے جون رہنمائی پاس  
 غزل کہنے کی یہ بھی جا خوب ہے

غزل

ہم میں شکار پیشہ کو ہم نے نہیں  
 افسوس ہے کہ وہ بول پارا نہیں  
 تو ہی ہم حال پر اسکو نظر نہیں  
 گلزار کے تو قابل پرواز نہیں  
 لاگ اسکی تیغ تیز کو جسے اگر نہیں  
 یا پان دن پیٹ پیٹ کے مرنے نہیں  
 پر میر اسکو کچھ سرسیر و سفر نہیں

حیف اس شکار پیشہ کو ہم نے نہیں  
 ہم خاک منہ سے بلکے پر جیو آسے  
 آنکھیں نکال اسکی قدم تلے کہیں  
 کیا کیجے جو تیغے انداز دام کا  
 نکلی پڑی ہے میانے کا میوہ ہری  
 سر رکھ اسکے تیغ تلو مر چکے شتاب  
 آنکھیں ملن اسکی راہ پہ چون نقش پا ہزار

کھانا ہوا کینچ کر یہ عذاب  
 روان تھا کسو کی طرف تند تیز  
 حباب سکا چشمک زبان موج پر  
 طلبگار کرتے نہیں ساوگے  
 کنارے پر اسکے اترنا ہوا  
 نہ کہتے تھے جون رہنمائی پاس  
 غزل کہنے کی یہ بھی جا خوب ہے

ہم میں شکار پیشہ کو ہم نے نہیں  
 افسوس ہے کہ وہ بول پارا نہیں  
 تو ہی ہم حال پر اسکو نظر نہیں  
 گلزار کے تو قابل پرواز نہیں  
 لاگ اسکی تیغ تیز کو جسے اگر نہیں  
 یا پان دن پیٹ پیٹ کے مرنے نہیں  
 پر میر اسکو کچھ سرسیر و سفر نہیں

کھانا ہوا کینچ کر یہ عذاب  
 روان تھا کسو کی طرف تند تیز  
 حباب سکا چشمک زبان موج پر  
 طلبگار کرتے نہیں ساوگے  
 کنارے پر اسکے اترنا ہوا  
 نہ کہتے تھے جون رہنمائی پاس  
 غزل کہنے کی یہ بھی جا خوب ہے





کہیں بید کے پرگ خنجر گزار  
 تنگ دو درختوں کے اوپر ہو  
 گہر بید آئے تو بن بید باغ  
 اگر بالسن تھے وان تو تے وشت  
 سین چار نالے اترے پڑے  
 رہا ہر قدم گرنے ہی کا خطر  
 بہت لوگ وشتِ قلم کو لگے  
 لگے ماتمہ فیلڈ شتی کی راہ  
 نہ ماتمی ملا کوئی بارے نہ شیر  
 شجر سر کشیدہ بہت گیا کہوں  
 چنار ان درختوں کے تو پاؤں مل  
 اگر کوئی دریا چہ آتا ہے پیچ  
 تل کوہِ رفعت نمودار ہو  
 کوئی کل زمین ایسے لے نظر  
 کہیں سنبڑ ترے جی جا لگے

کہیں پانہ کنے دین سرتیز غار  
 نیستان پر نہ پی پر تو موئے  
 نہ آئی نظر دور تک راہ صاف  
 کہ دشوار تھا دو قدم کا بگشت  
 کنارے پہ و دو گہری تو کھرے  
 چلے دو قدم راہ پا کے اگر  
 بہت اسپ و اشتہر عدم کو گنو  
 ولے ورنہ وہیں کوئی سیاہ  
 سوئی خیر گوٹے ہوئے راہ ویر  
 جو دیکھو تو گہر ہی نہ ہا و رہو  
 سفیدار رکھتے تھے حکم نہال  
 تو لوگوں کے رونڈن اسو متاکیج  
 گیا آمد و شد میں سہوار سہو  
 کہ عالم نے اوپر لگائے نظر  
 کہیں سہ سون ہوا و لوگوں کے

[illegible]

نہ دامن  
 کہا ہی نہ تیا تیا خوش  
 کہیں سے  
 سپاہی کی چٹائی  
 وئی جنگ  
 مقام اسلم  
 بیپولی ہی  
 اسکے کہیں لالہ زار

کلمات مستتر

نرمی سے آستے بازو چوں  
چلے باد ایک لہجہ رستا  
اور باور پانی میں پہلو رہتا  
غیب و رموز شور او دم تاب  
ادھم کتبیں دلوں کی آفتاب  
وہ البتہ شایان ایک خواب کا  
یک دم تار لو لگا سیر و شمار  
خوابوں کو بود

[illegible]





۱۰۰  
کتابخانه

[illegible]

پہنچ کیا وہ جاو و گر نبولے  
 نہیں تمہارا ہے اب لپکوں سے روٹا  
 ہمیں منظور سر صورتیں ہے دید  
 نہیں کام آتی اتنی تیز گرمی  
 زبردستوں کی کشتہ ہو گویا ک

کسو دشمن نے اسکا منہ کیا بند  
 بہت خاشاک سے دیریا رہا بند  
 کہلی ہوشیم جون آئینہ پابند  
 سمند عمر موہتا کاش جانبد  
 نکالا عشق زور آور نہ کیا بند

یہی انداز باند ہے میں یہے ناز +  
 قیامت میرے صاحب میں او اہند

شکارنامه

<p> مکر رہے نواب کو مقصد صید  روان بحر لشکر ہوا موج موج  بحار و صحار می پہنچو عرصہ تنگ  پہن بیٹھے ہیں شیر بری لباس  چکار می ہرن دو ٹوٹا ز شہ مند  کھین گدگ داد می کو فکر گزیر  بنون میں ہے آشوب کو ہونین ڈر </p>	<p> بیابان پہنا دراب ہونکے قید  گئی چشم خورشید تک گرد فوج  مکر بایں سرا سیمہ پیچ ان پانگ  کدین لوگ شاید فقیری کا پاس  دل و نین ہر اس کمان و کند  نظر اپر ہوا و دہر کر سے شیر تیز  بیابان و طہی سار جو گرم سفر </p>
--	--

باز هم درین کوهی که جایگاه فرشته  
نور است ای پادشاه عالم و ملکوت

سیرت مرعہ سپہنزع انجلیس ہراس  
نہیں آتی کوہ شہالی کے پاس

غزل کہ ہے مہرِ لطف ہوا

بیابان خوش آنید و خوش فضا

اس گرم جلوه دلیکو پہلو میں یار ہو  
نکسین و کائنات میں تو پتھر میں یار ہو  
پر کم بغل ہو مایل اس کو فرار ہی ہے  
کچھ اضطراب ہے کچھ انتظار ہی ہے  
دریا کی سیر ہی ہے بوسن کنا ہی  
کنے کو کہتے ہیں تو کچھ اختیار ہی ہے  
شمع و چراغ و شعلہ برق و شمار ہی ہے  
مشکل گذر ہے رستا گرد و غبار ہی ہے

سنبہ ہو آج کو جو فضل بار بھی ہے  
یہ تو نہیں کہ ہم پر ہر دم ہو بیدار  
گل سمکنا رہو گا ہنس کر کہہ چین  
ہوئے عہ گاہ میں تو پھین ہو جاتا ہو  
جون معوج ہم پہل سوئے یا بس کہ سے  
ہم چر یوئے کیا ہو بیدار و پاو جا  
کون اس محبوب کے سائے دیکھو ملک تو  
جانا مسلم آیا اس خاک دانسے کو پہر

دل تنک میر کیوں ہے سحر و وزیر کی تو

وہ بیا قضا ہوا ہے میرا شکار بھی ہے

که مننه پیرتها خورشید آئینه و آ  
سمان شب کار که تا تاملک شود

اٹھانچ دین سے یہ گرو و غبار  
فلک کڑی سے تھوڑا ہوا انسانو

[illegible]



بہت آگے لشکر میں ہو کر امیر  
 ہو لیکن بوجہ سے پشت فیضان  
 کھڑا ہو رہا آگے ہنسیوں کے پاس  
 چلے جائیں صرصر منط سر سر  
 نہ وحشے گئے اور لنگور تک  
 پرے بکریوں میں کیڑا کیڑا  
 کہ قابل سے آگے گئے صد کردہ  
 ہوئے قید یا سعید کیا سید رنگ  
 اڑا کہا گئے خیل سرخاب کے  
 نہ غمخوار کیا نظر کشت میں  
 ہوئے صید یوں جن پر آب و حیات  
 تو گرتا نہ کہتیوں میں ہو وہ لو  
 اوپر لوگ امنوس کرتے رہے  
 نہال اسکے خوش قد بسیار  
 نظر جاے جس جاتاک سب ترے

[illegible]

[illegible]



لطیف سخن بھی سیری یلین ز مہتابین ہر گیسر  
اب شعر ہم پر یوں کہن تو وہ شدہ نہیں

کہ کو سون تنکلی و سپین چلنا ہوا  
 چمن کر کو نو بادگان سپین بخت  
 پہر دیو اور ہر کو جا کر نظر  
 حرا اس سپین جا کر ہو کر کم بہت  
 رہے پال تریل بہت ان کٹر کر  
 بہت ان کو جا کر آ کر تے پہر  
 قیامت کا اور قیامت ہوئی  
 پڑی تھی اور ہر کو نین کھل جلی  
 زمین ہر سر گام بالا و پست  
 روز و نون فرخون جگر ہی پہا  
 کوئی دیکھتا رنج ڈھانا مرا  
 کہ چارون طرف سے ناست ہوئی  
 کہ جو پانی کی سرم چوڑی ہو یاں

تجربہ کیا تو چار دن آذکار کر  
چھوٹی چھوٹی کہن جیسا  
کہ تپ پڑے کہن جیسا  
انہی آوازوں کو کہن جیسا  
تجربہ کیا تو چار دن آذکار کر  
چھوٹی چھوٹی کہن جیسا  
کہ تپ پڑے کہن جیسا  
انہی آوازوں کو کہن جیسا

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کیا وقت رہ گیا تھا کہ وہ منہ چھپا کر  
 چلتا تھا صبر کیا کہ جو منہ چھپا کر  
 نہایت کہ سستا لگا گیا  
 چلتا تھا صبر کیا کہ جو منہ چھپا کر  
 نہایت کہ سستا لگا گیا  
 چلتا تھا صبر کیا کہ جو منہ چھپا کر  
 نہایت کہ سستا لگا گیا



[illegible]





غزل  
 کدیں شبنوی چین کسین  
 غزل

پیکر ملک شیطانیان کھو تو کیا چاہے  
 کدیں شبنوی چین کسین  
 غزل

<p>مردگار تو حضرت زنده فیل          بحیرہ نہ دریای اعظم کو کم          ہر اک سوچ اسکی سمندر کی لہر          یہی جنگل اوس جیل کو اس پار          اسی بن میں شیر اور یوز و ملنگ          اسی بن میں ہاتھی وین کر گون          اسی بن میں لنگور بندر بھی تے          اسی بن میں پاڑا و مین نیل گاؤ          اسی بن میں تو حضرت جو حمید          اسی بن میں تو خوک جاسوس ر          اسی بن میں رہنا اسی بن میں اہ          اسی بن میں وہ جیل گری بہت          وہیں مچھلی بکتی تھی وڑی کی سیر          کہ اس آب کا ہضم دشوار تھا          شغال اور خرگوش جسو گئے</p>	<p>پکڑ لاؤ تھی لوگ تب زنده فیل          اٹھا کر تو تھو گئے عطمی بہم          کنارے پر گرداب غرقاب قہر          درختوں کا انبوہ ڈکا کا اس          اسی بن میں گور و گوزن درنگ          وہیں فوج سرزن اوسین ہرن          وہیں ایک دو ہم قلندر بھی تے          اسی بن میں یہ صید بندو کا چاؤ          اسی بن میں نسا سوانی مرید          کیا اس سوہن ڈو گو گو نگو تنگ          وہیں شام کا حسن لطف پگاہ          ہو و صید بری و کجری بہت          ولیکن نہ کہاتا تھا ہو کوئی سیر          کہ چون آب شمشیر دم دار تھا          شکاری سگ انکو ایک لڑ گئے</p>
---	---

وہ بھی گاکے کی سنو ہی ہے  
 سون غنچا سر بان کچھ تو کیا چاہے  
 لطف و غضب سر بان کچھ تو کیا چاہے  
 کام اب اپنا ہے بیان کندن جان ہے  
 کیا کہیں ہم نوان کچھ تو کیا چاہے  
 کیا کہیں دل خون کون شعی نوزن کون ہے  
 چلتا ہے ایک زبان کچھ تو کیا چاہے

۵۶۱

دقت کیا پہ کمان کچھ تو کیا چاہے  
 چاہوں کس کو دعا دے کچھ تو کیا چاہے  
 غم کی تو سب دقت بہت کم ہے اب  
 کچھ نیکیاں میان کچھ تو کیا چاہے  
 یہ تو نہیں دوستی ہمسری کچھ تو کیا چاہے  
 نوسے کمان کی دزدہ بیہوش زبان میری

نام خدا ہو جو نام کمال ہے  
 مہربانی خاطر نشان کچھ تو کیا چاہے  
 مہم بنیں ہم کچھ تو کیا چاہے  
 کنا رو بھی کچھ تو کیا چاہے  
 کنا رو بھی کچھ تو کیا چاہے  
 کنا رو بھی کچھ تو کیا چاہے  
 کنا رو بھی کچھ تو کیا چاہے

کہیں دی لالین لیکن چہستان بین  
 کہ چہرہ کی زردی بڑی یاد علامت  
 کہ سو گئی بیشتر تی جو افانی  
 رہ عشق میں میرے کہ آئندہ جانت  
 ایسا اس سے بہ نام رست کی پر  
 کہ جو دکانوں کے رست میں ذکر

۵۶۲

کلیا خا جہان نامہ

ول شاعران رشک سے بے دردم

کنون لڑائی عشق کی داستان

پورا کوئی کما ہے سے بد داستان

پے آصف الدود بدین نے بھی یہ

کے حیدر نے بہت بے نظیر ہو

سید احمد علی خان صاحب

غزل

پارکو تو سرچاسی هر قیامت  
که تهره است یان هر وقت اقا

کے گم ہو گا کیا جانو وہ سورتھا  
سناڑ سفر ہوا شہادت اسی سے



تفامی غزل اک رباعی کہو	سخن آ کر موقوف چپے پہو
بہت کچھ کہتا ہوں کرو میرے بس	کہ الہدیس اور باقی ہوس
جواہر تو کیا کیا دیکھا یا گیا	خریدار لیکن نہ پایا گیا
متاع ہنر پیر سے کر چلو	بہت لکھنویں رہو کہ چلو

### غزل

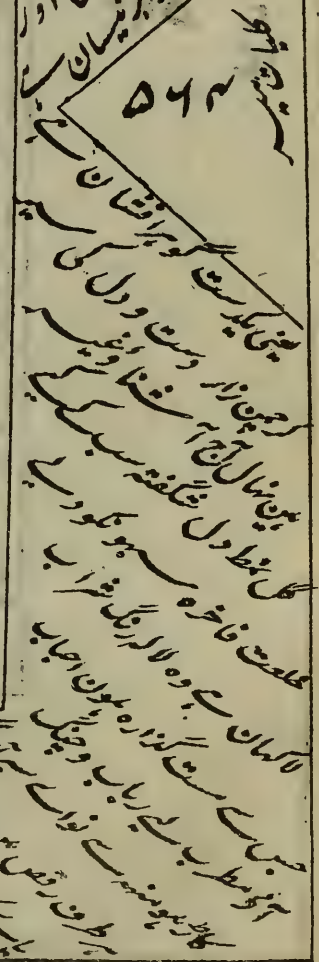
کرو تامل کہ حال ہم میں رہا نہیں ہو تم کو کار	جو کچھ ہو ساجون تپا شوکت و تاب ان سہار
ہو تو میں غلام قیامت تو کہ جو جاگتا ہو میں دل	جو ملک بھی دیکھو وہ مکتوب جرات سکواؤں
باری آنکھیں میں تیری کاب جو دریا خطاں	کسین کہیں جو میں ہیں مردم سوئے ہیں دگر
کرین نخل سو کا جو ہم دم جو تیرے غمش	گئی ہر طاقت و فتنہ شاید نہیں آریا جگر مار
کہو سرون پر تیغ ناکہ کہو سنان فغان جگر	کسو کہ نہ کما کچھ بھی حاصل کہو میں تو کراؤں
بہر تیرا تش کہانی یا رنیل دیکھو کہ نصف کو	لگا جو رو تو جا کر اسوہری مزہ ہو کر شرار
قبول عشق محبت تنہا ہوا کرو میرے تر خال	دام جاتی کہانی دونوں کہو نہ آکر لگا کر

### رباعی

چلنے کو ہو تو بائی کریم جو کہے	مل چلنے کے اتفاق تیرے چہرے
محبوں کو کہتا تھا میں بھی تاہوں میر	آیا نہ رہی راہ میں ہم دیر کہہ کرے

تمام شد مثنوی مسیحی حمید نامہ

راز و رازش  
 دوطن چو ستاره جو بینا  
 راه در سے چو ستارہ بین  
 آؤسانی کہ جمع بین ماغ و ہمالہ  
 سب جیہا بین عیش و شادمانی  
 لاوہ جون آفتاب سے سبب  
 آب گل رنگ سے عیش و شادمانی  
 آج جہو سے ہمالہ  
 کچھ نظر سے ہمالہ  
 دست دست سے ہمالہ  
 دست دست سے ہمالہ



ہے جہاں کمن تماشا گاہ  
آؤ ساقی کہ کدوائی ہے  
دل خوش احباب و شاد بہرگز  
نئے سرہ جوان ہوا ہر جان  
ہر طرف شہر میں ہے آرایش  
شیشہ باز فلک پر آتش باز  
آصف الدہلوی کا چاہے بیام  
طبع نواب ادب کو آئی ہے  
بستہ آئین دوراستہ شہر  
عیش عشرت کی مخمور و کلاں  
رہروان کی نہیں ہر گنجائش  
لکھنؤ کا ہوا ہوائے ساز

اکامان ہے  
 جس سے مست گزارہ ہو  
 آنی منظر ہے یہ ریاب و جنگل  
 ہے کو بان میں گل و یان  
 شادمانی سے ہو نوا  
 دیکھا بہار گزار شمشیر کو  
 گل و لالہ کے چرخ باز  
 انک محبت کو دیکھنا کہ  
 چرخ ساز طرب نوا کے  
 یانیدہ آواز سے ہو  
 رزم



اسلام کا انجام

بہارِ نبوی ہو

اس غلام کا انجام یہ ہے

مات مارسا جو کلاں کو حلقہ  
 حیدر آباد تک پہنچی ہے  
 لکھا ہے سینے کی دماغی سوک  
 سے شفت کلاوا قفس ہو دوس  
 حیدر آباد تک پہنچی ہے  
 لکھا ہے سینے کی دماغی سوک  
 سے شفت کلاوا قفس ہو دوس  
 حیدر آباد تک پہنچی ہے  
 لکھا ہے سینے کی دماغی سوک  
 سے شفت کلاوا قفس ہو دوس

۵۶۶  
 کیا عجیب الکی نگہدار کا فرشتہ  
 ہوں پرافشان تو ہوں خروں پست  
 اور کیا خلق کا جو رہے زجا دوست  
 کے صدامخ دوست ہوں میں محسوس  
 کیس اسرار میں ہوں جہ خروں  
 ہوں گلستا نہیں کہ کسا  
 تنوع چہ اور عا کاتا کسا  
 کبک کا خروں پر سبکبار  
 سب چہ پیکر سے پیکر  
 صفت

044

کیا عجب انکی سگھڑ  
یوں پرافشان تو ہو خروس  
اور کیا حلق کا جو اپنے پوشت  
کے صدامنخ دوست نری دوست  
سے اس سارے عجب میں  
چون گلستا نہایت کسا  
سورج جب آوری گاتا کسا  
کبک کا کہ خروس کب سب  
سب چن چن سے کس

۱۰۰

چون گلستان چمن  
سویں آویں کھاتا  
کبک کا کرخوس  
سپ چین پیر  
حسن





ہوا حافظ بسک  
 نہیں یاد آئے سب  
 ہوں کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 پتھر چوب و لعلی سے خاموش ہاں  
 سخن کہنے کا ڈھنگ ہی اور بس  
 نہیں گوسے کا دم سے چمکے ذرا  
 کے ذوق محبت کمان سہا درنا

کہنوں نے نہ پتیا شایان مقام  
 حجاب جلد ہے ایک بزم روان  
 یہ منزل نہیں جاوے اور باش  
 تہ خاک سب کا ہے دارا لقرار  
 وہ رنگینی باغ کیسا ہو گئی  
 پریشان ہوئے مرغ گلشن کو پر  
 چراغوں نے بھی خانہ روشن کیا  
 رہا آب سو ہی روانی کے ساتھ  
 رکن ہے جہاں باد کی لاگ تھی  
 گلستان کو پاؤں گئے ہو کاسکان  
 لیٹ جائیگے آسمان جیسے تاؤ  
 چلے جاتے ہیں کوہ جیسے سحاب  
 نہیں جاسے باش اور جاوے عجب  
 عیان ہو کر کہتے ہیں جانکو روان  
 شہود ایک دور روز کو غیب ہے

بچا ہی کیا کو کس رحلت مدام  
 یہ شبیے جو ہیں سامنے ہیں کمان  
 جسے دیکھو چلنے کا گرم تلاش  
 گدا ہو کہ ہو شاہ عالی تبار  
 نہ یک ہوے خوش ہی ہوا ہو گئی  
 ملے خاک میں جہڑ کے گلہائے تر  
 تپنگون نے گر خاک مسکن کیسا  
 گئی خاک دامن فشانی کے ساتھ  
 رہی را کہ ہو کر اگر آگ تھی  
 نہ جدول رہیگی نہ سرور روان  
 زمین کا رہے گا یہی کیا سہاؤ  
 سکون یان کا دیکھا سر اسر شتاب  
 جہاں ایک ماتم سرا ہے عجب  
 پہلا ہی کے جانیکہ کیا ہے بیان  
 جوانی گئی موسم شیب ہے

ہوا حافظ بسک  
 نہیں یاد آئے سب  
 ہوں کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 پتھر چوب و لعلی سے خاموش ہاں  
 سخن کہنے کا ڈھنگ ہی اور بس  
 نہیں گوسے کا دم سے چمکے ذرا  
 کے ذوق محبت کمان سہا درنا  
 ہوا حافظ بسک  
 نہیں یاد آئے سب  
 ہوں کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 پتھر چوب و لعلی سے خاموش ہاں  
 سخن کہنے کا ڈھنگ ہی اور بس  
 نہیں گوسے کا دم سے چمکے ذرا  
 کے ذوق محبت کمان سہا درنا

ہوا حافظ بسک  
 نہیں یاد آئے سب  
 ہوں کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 کون کیا گزرتی ہے خاموش ہاں  
 پتھر چوب و لعلی سے خاموش ہاں  
 سخن کہنے کا ڈھنگ ہی اور بس  
 نہیں گوسے کا دم سے چمکے ذرا  
 کے ذوق محبت کمان سہا درنا



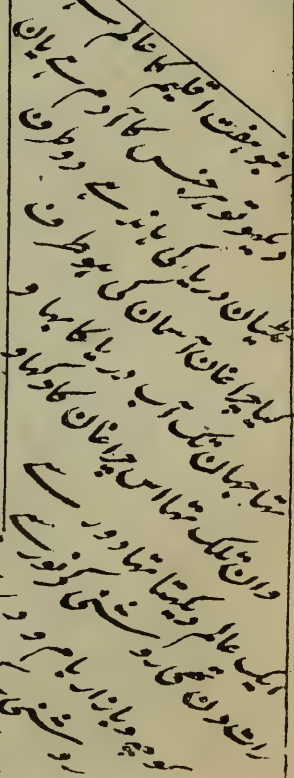
کھڑے ہوں تو تھراؤ ران و ساق  
 جو یوں پانوں چلتے بچلتے رہے  
 اگر ضعف سے چپ ہی رہتو ہین ہم  
 کہے ہین نہیں انپر تلک پاؤ دست  
 جو بازو ہین اپنے سوا بازو نہیں  
 بدن کی بھوئی سیری صورت ہی اور  
 حسد ناتوان جاو حمان تنگ  
 لبوں پر نہایت ضعیف ایک آہ  
 شکر جلد میں دل کو پڑ مردگی  
 برودت بہت جسم میں آگئی  
 چہر کنار ہوں منہ پر مین آب کاش  
 و گرنہ دیسا بججا جاوے  
 سیر رو سے شیب کی ستم کر گیا

جین بیٹے کیونکر کہ جنیا ہے شاق  
 تو دیکھو گے ہم پافس چلتے رہے  
 یہ سوچو تو کیا کیا نہ کہتے ہین ہم  
 کیا خاک میں مجھ کو پیری نے بہت  
 اگر منہ کو دیکھو تو وہ رو نہیں  
 و گرا گھسین نہیں و گرنہ چٹو کے طور  
 سخن منہ پر آوے دعا کی کے رنگ  
 دروہام پر چسرتوں سے نگاہ  
 عزیزی حرارت میں افسردگی  
 مزاجی تھی گرمی سو ٹھٹھا لگئی  
 کہ بھوتا رہے روح کا امتعاش  
 پہراوٹہ بیٹیوں توجی جلا جاوے  
 لکھون کیا کہ میں جیتے جی مر گیا

قلم رکھو کر میر ختم کلام  
 تمام اپنی صحبت ہوئی واسلام

تمام شد

اردشیر الدولہ کی بیوی  
 ایک بیوی تھی لیکن ایسی روشنی  
 وہ چرواغان گرچہ درگاہ تک  
 تھی نہایت ہی گراؤ شاہ تک  
 راہ میں زبوسینہ راستے  
 روشنی کے کچھ بڑے  
 گرم کچھ بڑے  
 اس روشنی کی دیویم کا اور ہم نے  
 ۵۷

[illegible]





کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا

اپنی بان گویا بختش ہے یہ ٹکڑے ریشی بکری کی ہے بوجا العجب چٹکے ایسے خستہ کم ٹھمرے نگاہ دو جہاں ہوتی ہیں وہیں حیدرین ایک کو کہتے ہیں اندر ہے خرو ویر ناخن سرے رہی پہر اتنے دس پہر تو ہو تو خوش اس ناز سے بٹھا دیکھے اس طرف منہ کو کٹے اپنی شایان زحم دے ہوئے پہو ہوں کوٹیا گیا انفار سے گرتے پڑتے پاس ہی آنے لگے آب و دانا دوڑ کر کما پی گئے کو تو ہیں ہر زمان ہر دم ہر جہت عاقبت بکری ہی کی اولاد ہیں آہو جگلی کو دکھلاتے ہیں سنگ	میں چھوٹا ہوں کرا کر شکر کہہ سیون کی ٹوڑی کھینچ جاتی ہیں سب رنگ سر سے پانوں تک اسکے سیاہ چارپستان اسکے آئے دیرین ایک مین انہیں سے نہا مطلق نہر اس پہ کالے بکرے دو خیلانجہ چارابیٹھی کھاتے ایک انداز سے دوڑہ جو چھاتی ہیں تو بچا پیچے ہو کہہ سے گرم نظم دے ہوئے دورہ منگوایا کیے بازار سے گھاس دانا بارے کچھ کمانے لگے پرورش و حق کی ہار کو جی گئے اب جوانی پر جو ہیں و مو شیر مست مستی اپنی ماہر کرتے شاد ہیں زور قوت سحر رفیون کی میں ہونیک
--	--

کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا  
 کورنگ کی جوڑ کو تار میں لپیٹ کر باندھ دیا



一

بسم الله الرحمن الرحيم  
مثنوی دیگر

عشق کی دوا دریا دور و چارہ نہیں  
کے عشق کو بھی کاغذ پر نہ لکھیں  
جیون میں جس دن تم سے ملے  
جو ان جوان جوانی

بی عشق جس سے کمال حاصل ہے کام  
 ای عشق سے رو سیم رو سیم  
 کہیں عشق سے نایمیدان امید  
 بی عشق جو عقدہ دل ہے یہ  
 کہیں عشق حال مشکل ہے یہ  
 کہیں ان کے نیدان ماری بین صاف

فسانے ہیں او سکر عجیب و غریب  
 گئے میکدے سے بھی صوفی پر  
 خرابات جانا کرامات ہے  
 گئے خوش جو عاشق سونا خوش  
 کہیں لوگ دشوار مرنے لگے  
 فسانہ ہوئی بزم عیش و طرب  
 کہیں اس درویش و لڑیش ہیں  
 ملائی کہیں آسمان وز زمین  
 رہی زیر شمشیر حد سے زیاد  
 مراد خطر کہ ہے اس شہر سے  
 رہو دل شکستہ پریشان خراب  
 گئے دشت گردی کو ترک دین  
 تو اجد لگے کرنے شیخان شہر  
 گئے اہل سجدہ سے سومات  
 گئے کہے کو چوڑ دین کہیں

محبت سے نیرنگ ساز عجیب  
 کوئی عشق کرنا دہرا تہا ورے  
 نہ دان مکرونی شید و طامات ہے  
 کہیں عشق نے آزر و کش کیے  
 کہیں سہلی تریار مرنے لگے  
 کہیں کام ان فر کیے بین عجیب  
 کہیں باد شہ اس سے درویش ہیں  
 ایسا کاہ کا کوہ سے کین کہیں  
 کہیں چڑ گئے اس سوتھنے فاد  
 یہ عالم کا آشوب ہے دہر سے  
 ہوئے عشق میں بد کیشان خراب  
 اچھا عشق کا شور عزت گزین  
 ہوا عشق سے مجلس حال دہر  
 کیا عشق میں ترک محوم و صلوات  
 مسلمان ہوئے عشق میں بچہن

کہیں سونانہ است در و دیک  
 کہیں کافرانہ ہوا ہے بچہن  
 عشق عشق سے بے نیاز  
 کہیں نازیکہ کہیں بے نیاز  
 حکایت

حکایت سے عشقی حکایات ہیں  
 کہ افغان پسر ایک تہا بہ کار و چہرہ بیکار  
 جوان خوش تھا بہ کار و چہرہ بیکار  
 بہ صورت یہ طاقت و دان و شہرہ  
 بہ صورت یہ طاقت و دان و شہرہ  
 بہ صورت یہ طاقت و دان و شہرہ  
 بہ صورت یہ طاقت و دان و شہرہ



کما تشوق في كلامه كوكبا خراب  
 قراره سکون دل تنگ از او زمین  
 خیالات غلبه که جانت زمین  
 که او باو کیو به بعد از سلام  
 حیات است در وطن که پیام  
 کیا بهر می در دون و خبر دیار  
 اراد است تو که در دیوان  
 که شاعرین کما

[illegible]



چہرہ کی روشنی سے  
 دل کی باتیں سنائی دیتی ہیں  
 ہر لمحہ ہر لمحہ  
 ہر لمحہ ہر لمحہ

ہونا گمان شوہر زن مریض  
 نشست ہوا تب کا دل کہ تین  
 مناری سے دل ہو گیا زائر  
 بدن کا دسازنگ کا ہی ہوا  
 دھون پر بھی وہ رقتی کم بریا  
 فنا یعنی طاری ہوئی ہو چکا  
 جلائے کی طیاری کر لے چلے  
 کسلی دعویٰ سوختن عین زبان  
 لگی جلنے چوڑا نہ دھرا رکو  
 اوٹا وان سے بیتاب آیا جلا  
 جھکاگ کی اور کرا خطا ب  
 کہا کھو کیا کہتی ہوا سگری  
 کہا آئے ہو تو چلے آؤ تم  
 یہ بیتاب تھا آگ پر پہرہ پڑا  
 لگے آئے تے کتنے انکار ساتھ

نہایت ہوئی تب طویل و فیض  
 کہنے رقتہ رقتہ دق و سل کہ تین  
 ہوا خشک ہو کر وہ ہمیں اتر  
 بہت حال اسکا تب ہی ہوا  
 گھر کر گئے دم ہوا ہو گیا  
 اسے وار و دستہ بہت رو چکا  
 جلی زن بھی تاسا تہہ اسکے چلے  
 کیا پاس ظاہر سے نقصان جان  
 خبر ہو چکی اس نو گرفتار کو  
 اسے دیکھ جتنے بہت جی جلا  
 کہ جی عین نہ طاقت تھی مطلق نہ تاب  
 نظر او کی جتنے جو او سپر چھی  
 شتابی کرو جو عین پاؤ تم  
 پیچکا سا اس آگ پر گر پڑا  
 وہیں کینچ لاؤ اسے ماتھون کا

کہ ہون ہم سوزاں کا ہون  
 کہ ہون ہم سوزاں کا ہون  
 کہ ہون ہم سوزاں کا ہون  
 کہ ہون ہم سوزاں کا ہون

۵۵  
 کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا

کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا  
 کہ ہونا کہ ہونا

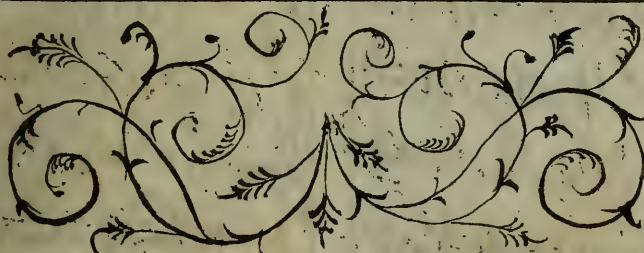
نظر کرتے تھے واقعی یہ سہمی	کئے اس طرف لے جبر ہستی چلی
کہ حیران سب رہ گئے دیکھ کر	وہ مافیت کا کسو جگر
گیا عشق کیا جانیں لیکر کہاں	ہوئی جاتے جاتے نظر سحر نہاں
کنوں نور نہ پایا نشان غیر داغ	بہت سے ہوئے لوگ گرم سراغ

نغمہ میراب عشق کی گفتگو  
قلم اور کاغذ کو رکھ کر بھی تو

یہی کشت و خون کا ہو یہ گرم کار	فسا نے بین اوس کے ہزاروں ہزار
رہ عشق میں جی بہت کسو گئے	بہت خاک جل جل کر بیان ہو

غرض ایک ہی عشق پر خون و باک  
کیے دونوں مشوق و عاشق ہلاک

تمام شد







کونے لالہ رنگ سب سے شہر  
ایک ہے لالہ رنگ سب سے شہر  
درمیان ایک شہر زمین ساری  
ہے ہزارہ کہ لالہ رنگ سب سے شہر

۵۸۰  
چو لب لباب بین آب گمشد  
خفت در زشتی های گل مزید  
خفت کبود ز نور باغ خفا  
چو شش لاله ست تا دلخ و سنگ

اور اوٹے  
پس آتے ہیں منہ گشتیں  
دیکھ کر اب اس نے  
عزائی لباس سے

امین دو جامے سے پہلے ہون مسرت  
 محلے بن جائیگے کسو کو دیکھ  
 اب گلابے لین گے بہر بہر ہم  
 کمین آرایش آگے دیکھیں گے  
 کسو موش سے ہوونگر گلبار  
 آو ساقی مے و دلشہ دے  
 گرم ہو جو دباغ انسان کا  
 جس طرف دیکھیے چراغان ہے  
 باغ سے روشنی ہوئی ہو زیاد  
 شمع و فانوس کا بہت ہے جہوم  
 لوٹے ان گلون کی اب تو ہمار  
 اہوا و دم ہی مچ گیا ہر سو  
 تارے سے ہیں چراغ چار طرف  
 غنچہ غنچہ دیون کو دیکھیں جہان  
 کمین نوبت کو چلکے سننے گا  
 جائیگے تھوڑی دور دست بہت  
 پہر ہمیں گی کسو کو رو کو دیکھ  
 باقی ساقی پہن گے بہر کر ہم  
 کاغذین باغ جاگے دیکھیں گے  
 کینچنیگے ایک دو دم کو اسکے ناز  
 اسی نے کا بغل میں شیشہ لے  
 لطف آوے نظر چراغان کا  
 شیشہ و شمع ہی نمایاں ہے  
 ہے یہ ہنگامہ تا جلال آباد  
 شمع رنگون نے کر رکھی ہر دم  
 گو کسو کے گلے کا ہو جیے مار  
 دارو پی کر پہرین چلین ہم تو  
 آسمان پر زمین رکے سے ہر طرف  
 کسو نو گل سے کہیں صحبت ان  
 نے کے بچنے پر سر کو دینے گا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



جشن نوروز ہندو ملی ہے  
عشق ہے اگر وہ آتش زن  
جٹاٹھ کیا روشنی کے بانہ دیے  
دور دوتے خیال و سوا گل آئے  
روشنی وادری ہے پار تلک  
دور دولت سے لیکے تاسر آب  
پہر سہلی سے تمامارت نو  
ہاتھی رنگے گئے پڑھی ہے دھرم  
خیسہ استادہ کر چکے شب بانہ  
بان کی صحبت کا تہا نمونہ سب  
آئے شکلین بنا کے صورت باز  
نقل معقول کی سو حاجی بنے  
کوئی جوگی کوئی فقیر بنا  
کوئی تہیا بنا کوئی ادب باش  
کوئی شاعر بنا نہ جسکی نظیر

راگ رنگ اور بولی ٹھولی ہر  
 دو نور سے چراغ ہیں روشن  
 شہر میں نام روشن انہر کیے  
 گھوڑے دامن سوار کیا لائے  
 گل گل کا غنہ ہے فرق خار تلک  
 ہے چراغ اور شمع ہیگی تاب  
 جلتے ہیں مجتمع دئے سوسو  
 جیسے ابرسیاہ آئے جہوم  
 پیلیوں نے نہ کیا خرام نام  
 شاہ و دستور حکم و کار ادب  
 ڈوم ڈوم ٹاٹمی نے بجا کر ساز  
 سچ کے غمانے سر پہ کتنے جنے  
 کوئی ڈاڑھی لگا کے پیر بنا  
 نقل کرتی تھی ان سبھوں کی معاش  
 یعنی مستغرق خیال تھا مہیر

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے  
تو کو پہچان لیا ہے اور میں نے  
تو کو پہچان لیا ہے اور میں نے  
تو کو پہچان لیا ہے اور میں نے

کوہ زر سار  
 کہ خدا پیوسته کو چ  
 پال و گو پال عظمی  
 کی یک پڑی ہوئی یک  
 گل کی یک پڑی ہوئی  
 مانتی آیا رنگ  
 رزی پو شوک کا پیش  
 ریا آونکی شان و

تاریخ

ΔΑΙ

درین کے سونے کیسے بہار  
آگے روپے کی روشنی کے جہاز  
توئی کہنے سے ہر طرف سے شاد  
ہیں جلو میں زمینیاں حاضر  
جہ کی آسماں حاضرسر  
عمدہ سب سائنہ ہیں وزیر سمیت  
شاہان و خوان ہیں میر سمیت  
کی آغوش میں ہیں میر سمیت  
نقشہ جلو میں بھی

و در مثل سبزه کلمات را نذر  
که میست مشغول کنی تا تو نیک  
بهرین گرم بویایی و صبر  
روشنی می باشد که  
دوستی کی چنین ستایش  
دوستی بجز بس باد سمع  
بهرین گرم بویایی و صبر  
که میست مشغول کنی تا تو نیک





[illegible]

برسون مود و فرزند  
تجارت چنان که نه بینان ان جوبه

تمام شد

مغشوی و لکیر

با تو خوشی ملک تو کرم کو  
بهر یک ساس کرم به هم سفر  
جب که بر دست لب مغشای  
از پیوستن گری پدیا  
پانی را شتون بین بچسارای راه  
بنده



[illegible]

[illegible]



سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اس میں کوئی نیا کچھ لکھ دے بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور ان کو اس کی طرف توجہ دلا سکے۔

جنسے مالون سے وہیں رہتے کیا انصافست مزاج کی کہیں خال جون بہول گل کرتے بہن چوسے چڑیا پہ ان فرکب کی نظر ٹھوٹھی بھی تو تھی بہن اسکی پاوے جو کچھ سو مار کھاوے جانور مارنا تو ہے یک سو یہ نزاکت اسی کو بہن آوے ان فرما رہیں ایسی کتنی ڈھونس یہ چھو بندر کے بولتے بھاگی چپکلی سے یہ پیر منہ کو سلے یہ پری سہی تھی جو خرام کرے کہاں اسکی خرام کے عاشق غرض افسوس کی جگہ بلی ایسی بیگم مزاج بے کھو	اونسے کچھ کچھ نگاہوں نین کتے سترے اتے کہ دیکھ ہی رہتے یا کہ نقشون میں رنگ بہر تو بہن نہ گاہی نہ فرض تھا اسپر نسبت اسکی تھی وہ بہت گھسکی ایک کیا چار چار کھاوے تیس نہ خچ کیا نہ ان نے کھو موش دشتے کو دیکھ ڈرجاو گونس دیکھی تو ہووے کوئی گونس وہ پڑی سوتی بھی ہو تو جاگی وہ جفا کار جیفہ پر جی دے وہ جو ادھیلے تو دھوم دھام کرے جانور اسکے نام کے عاشق اب کہاں گو کہ چھانے دتی بیگم آباد ہم گئے یارو
---	---

پہلے یہ کہنا چاہیے کہ اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اس میں کوئی نیا کچھ لکھ دے بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور ان کو اس کی طرف توجہ دلا سکے۔

اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اس میں کوئی نیا کچھ لکھ دے بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور ان کو اس کی طرف توجہ دلا سکے۔

دارو گوئی کی کچھ نہ تھی اسباب  
 ماش کی دال گھاس سے روز  
 جو لڑائی میں نہ چھوٹے یوں گوز  
 گھاس ہی گھاس اس مکان تمام  
 جس میں سب جانور اقسام  
 جیسے زنبور زرد ایسے دُائس  
 کھاتے کھا دین تو اچھل دو رہا نرس

۵۸۸  
 ایک اور بھی  
 چلنے والے اچھلے پھلے  
 چلنے والے سب چلے جاتے  
 ہاتھ نہ پڑون سے پین چلے جاتے  
 شنگیزون سے پین چلے جاتے  
 انے کاتے پین چلے جاتے  
 چھو دار پھر  
 ایک دزدان جلا فداغ ہوا  
 ایک جگہ سیاہ فاسے جلا فداغ ہوا  
 اس جگہ سے جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا

کھار پر دازون کو تھکید ہے  
 دے بچارے بہانے کرتے ہیں  
 کہتے ان سے تو یہ ملے ہے جواب  
 ہکو کھانے ہی کا تردد ہے  
 بنیا منہ کو چھپائے جاتا ہے  
 حال کب پوچھنے کے ہر قابل  
 سوچیں ہیں جب تو قبول جاتے ہیں  
 تھکو دیو آپا کے سینگے یا د  
 کسکو موسین کھان کو کچھ لا دین  
 تم کھو دال ماش کی ہے زبون  
 تم کھو آٹا کسکسا کھا یا  
 اور دو چار روز یہ بھی ہے  
 فصل پونے ابھی نہیں پائی  
 جس سے جو ٹھی ہو زمین ہم سب  
 ماش کی دال کا نکرے گلکا

شور ہے گامی ہے تشدد ہے  
 رات دن لوگ چوکی پہرتے ہیں  
 کسے گھر سے بنا دین لاکھ شتاب  
 صبح بقال کا تشدد ہے  
 روٹی کا فکر کھائے جاتا ہے  
 ہم فقیر وں کے رنگ ہیں سایل  
 بات کہتے ہیں ہول جاتے ہیں  
 ہکو کرنا نہیں خدا آزاد  
 دال آٹا جو تھکو پہونچا دین  
 یان ہم پہونچی ہے جگر خون  
 یان کلیجہ اپسا تو ہاتھ آیا  
 ایک غم سینہ سوز یہ بھی ہے  
 پیشگی سب سو قرض لکھائی  
 چوٹا وہ کے ہے سا ہو کار  
 گوشت یان ہر کھو کسو کو ملا

ایک دزدان جلا فداغ ہوا  
 ایک جگہ سیاہ فاسے جلا فداغ ہوا  
 اس جگہ سے جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا  
 رات کو وہ صوٹ جلا فداغ ہوا



کوئی گمراہ کر کے کوئی ہونٹے  
 سا بچہ جوتے قیامت آئی ایک  
 گلہ گلہ گھر وغینہ ہر نہ لے  
 ایک نے آکے دیکھا چاٹا  
 ایک نے دور کر دیا پھوڑا  
 گمراہ نے ایک لگا اندھیرا  
 گھر میں جینکے اگر تے توڑ دیے  
 لوگ سوتے ہیں کتے پر نہیں  
 جب کہ بڑی یہ چار چار گھر میں  
 ایک کے پیچھے ایک روز و شب  
 کتے ہی دان دو چار رہتے ہیں  
 جاگتے ہو تو دو دو بدو کتے +  
 سر پہ دربان کے بلا نہی رہے  
 منہ میں کھٹ دور دور کر رہے  
 تو کے سنکے وہ گلا پھاٹا

مختلفہ خفتہ بے شور سے پوسنے  
 شور و عرف و عن سے آفت آئی ایک  
 رُوئی ٹکڑے کی بو پکڑو لگے  
 ایک آیا سو کھا گیا آما  
 پیرپا آکے تیل اگر چھوڑا  
 ایک نے اور ایک پیرا کر  
 مانٹھی باسن گد آکے پھوڑے  
 کرتے ہیں دوڑتے ہیں گرتے ہیں  
 گوشت پر بیڑی سے دوڑ پڑن  
 لپیٹ سے وان نہ بند رہتو ہو کب  
 دو گئے بے تو چار رہتے ہیں  
 سو کر اوٹو تو رو برو کتے  
 کتا ایک آدہ گھر میں جا ہی رہے  
 حال بچاں شور کرنے سے  
 باولے کتے نے اسے کاٹا

تو کی کیا سہا ختون کو بین  
ات دن کلکے میں کھینچ  
میں اور اس کے لئے تیار  
دور و درازت جہان تمام  
بیکر کر دیاں کان کنی  
جس کو جان کنی کہ جو  
پیشانی پر لکھا ہے وہی  
جو میری پیشانی پر لکھا ہے

ایک سچی ایک  
میں کی گئے سے  
ایک چلے گئے  
تے بار کہ جان کا  
تے بار کہ جان کا  
جان بلب بلب  
آرمی کی معاش  
آرمی کی معاش  
آرمی کی معاش

کبھی دیکھی سو ایسی تہ آباد  
 چاہا یہ کہم کہیں چھا دے یاد  
 سو بے کوشاں کھڑا کیا دھندل  
 دیکھ کر پوچھا کہ کیا کار و بند  
 دیکھتا ہوں اس اور یہ کون سا ملک  
 بھونکے ہوئی کوئی کھینکے ہاں ملک  
 سو بے کوشاں کھڑا کیا دھندل  
 دیکھ کر پوچھا کہ کیا کار و بند  
 دیکھتا ہوں اس اور یہ کون سا ملک  
 بھونکے ہوئی کوئی کھینکے ہاں ملک

[illegible]





درون کا ایک جہاں ہے جس کا نام ہے  
 آس پاس اس گڑی کی آلی جہاں  
 ایدر ایدر ہر اوتار کے پانی جہاں  
 اس سے وائلی ہوا بت مرلوب  
 لکھنے روزوں میں ہوتی ہی کئی  
 پہر وہ درجہ ہے جس میں ہو وق  
 بڑی افت خط تہا سکھوں کا  
 اس میں آجائے تو قیامت تھی  
 نہ کوئی داد رس نہ وقت نہ  
 کیا کہ سب چن کر نے پیدھا تھا  
 جسے قدرت مہمانی کی اپنی  
 بس قلم ہے صریح تیرے تند  
 بد زبانی کا محکوب ہے دماغ  
 سو چکی صاحبو جی فرمائش

ہر کے روز وہ کے شب ہے  
 کم تے ہر ساتین طریق و سبیل  
 تہرے پہر جو ملک ہی ہووے چرما  
 ہووے تزلزلہ کام بے اسلوب  
 ایسا جیسے گئے میں دین ہائی  
 یہ کوئی ایک نکلے ثالث شق  
 کیون کہ وہ ملک گہر تھا سکھوں کا  
 مال و جان غرض سب کے نصرت ہی  
 مفت ہی ہم گئے تے سب برابر  
 پر خدا کچھ مہار اسید ہاتا  
 ادس بلا سے رمانی کی لہی  
 شور سے تو پڑا جہان میں فہم  
 ایسی باتوں سے میں کیا ہے فراغ  
 چپ رہ اب ہے زمان آسائش

شکوے و فکر

ہر کے روز وہ کے شب ہے  
 کم تے ہر ساتین طریق و سبیل  
 تہرے پہر جو ملک ہی ہووے چرما  
 ہووے تزلزلہ کام بے اسلوب  
 ایسا جیسے گئے میں دین ہائی  
 یہ کوئی ایک نکلے ثالث شق  
 کیون کہ وہ ملک گہر تھا سکھوں کا  
 مال و جان غرض سب کے نصرت ہی  
 مفت ہی ہم گئے تے سب برابر  
 پر خدا کچھ مہار اسید ہاتا  
 ادس بلا سے رمانی کی لہی  
 شور سے تو پڑا جہان میں فہم  
 ایسی باتوں سے میں کیا ہے فراغ  
 چپ رہ اب ہے زمان آسائش

۵۴۱

ہر کے روز وہ کے شب ہے  
 کم تے ہر ساتین طریق و سبیل  
 تہرے پہر جو ملک ہی ہووے چرما  
 ہووے تزلزلہ کام بے اسلوب  
 ایسا جیسے گئے میں دین ہائی  
 یہ کوئی ایک نکلے ثالث شق  
 کیون کہ وہ ملک گہر تھا سکھوں کا  
 مال و جان غرض سب کے نصرت ہی  
 مفت ہی ہم گئے تے سب برابر  
 پر خدا کچھ مہار اسید ہاتا  
 ادس بلا سے رمانی کی لہی  
 شور سے تو پڑا جہان میں فہم  
 ایسی باتوں سے میں کیا ہے فراغ  
 چپ رہ اب ہے زمان آسائش

ہر کے روز وہ کے شب ہے  
 کم تے ہر ساتین طریق و سبیل  
 تہرے پہر جو ملک ہی ہووے چرما  
 ہووے تزلزلہ کام بے اسلوب  
 ایسا جیسے گئے میں دین ہائی  
 یہ کوئی ایک نکلے ثالث شق  
 کیون کہ وہ ملک گہر تھا سکھوں کا  
 مال و جان غرض سب کے نصرت ہی  
 مفت ہی ہم گئے تے سب برابر  
 پر خدا کچھ مہار اسید ہاتا  
 ادس بلا سے رمانی کی لہی  
 شور سے تو پڑا جہان میں فہم  
 ایسی باتوں سے میں کیا ہے فراغ  
 چپ رہ اب ہے زمان آسائش

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





سب سے اگے آن پہنچے ورنہ ملک  
 انکھ سے معلوم ہو مشاق ہے  
 بلیان ہوتی ہیں ابھی کہیں  
 گرد و بانہ ہو تو چہرہ حور کا  
 گرم شوخی ہو اگر یہ مثل برق  
 یا پری اس پردے میں ہے جلوہ  
 کیسی ہے بلے ولایت کی ہے زو  
 رابطہ ہے اپنے ہی جن کو اسکے ساتھ  
 امیڈن جا کر کہیں ٹھک سو گئی  
 بلی کا سونا نہیں اسلوب یہ  
 دیکھے حیدم یک ذرا کوئی اسکو کو  
 حسن کیا کیا مانی کے کرے بیان  
 ضعیفی تھی کمی نہ کوئی کہ سکے  
 دماغ گلزاری سے اسکی تازہ پنج  
 کیا دماغ اعلیٰ طبیعت کیا نفیس

دیکھتے میرے پانوں سے کوسہ ملک  
 بلی یا عجوبہ آفاق ہے  
 یہ تماشا سا ہے بلے تو نہیں  
 چاندنی میں ہو تو لجا نور کا  
 بجلی میں اس میں کچھ کر سکیں فرق  
 اوتھتی او دہرے نہیں پرگز نظر  
 خوب دیکھو تو ہے اسکے صبر حور  
 بیٹھے ہی تو بیٹھے پر میرا چہرہ تہ  
 مانی مانی سارے گرد میں ہو گئی  
 ہے کبود می چشم یک محبوب یہ  
 چشم شور آفتاب اسدم ہو کو  
 ہو جہان جیتک یہ ہو دئے رہنا  
 دیکھتے اسکو تو نہ اس بن رہ سکے  
 اس زمان تیرہ کی چشم و چراغ  
 کیا مصاحب بے بدل کیسے بیس

مقال میں اپنے کبریٰ مآلی کی بیان  
پیرامہ جو پنج اور سو مہنی ہے  
پہلے میں پندرہ نامی و دونوں ہوش  
نول آتھوں ہی میں کہتے ہیں کہ  
مفتخا ای بلوں سے اظہار ہے  
ہیو ان دونوں سے پورے

جلی ماروں کی تہا  
شودہ جسکے سرین تہا  
واسکے اپنے میں کس پلاروں نہ تہا

کیا کہیں مگر لنگر کا حال  
مگر نہ جی میں تو یہ زندان ہے  
مگر نہ گھر میں تو یہ گھر ہے

نہایت فانی و گریہ

بھائی بھائی بھائی بھائی  
بھائی بھائی بھائی بھائی  
بھائی بھائی بھائی بھائی



[illegible][illegible]

۵۹۵

کتابخانه عمومی  
شعبه خط و کتابت  
موزه و کتابخانه  
جمهوری اسلامی ایران

ترتیب ہو تو سوکتے ہیں ہم  
 آہ کیا عمر بے مزہ کا  
 چہت سے آنکھیں لگی ہیں میں  
 راکھ سے کب تلک گڑھی ہر  
 نئے چکش سے تمام ایوان کچ  
 کیونکہ پر وارئے گایا رباب  
 گھر کی دیواریں ہیں گے جسے پتہ  
 آئندہ رڈوار کے کوئی کیوں کر  
 چھوٹا کاسے کا ہے تو پائے  
 تو کاک بوریسا ڈالو کہیں  
 یا ہمارے لئے بچھا رکھو  
 سو شکستہ ترا دل عاشق  
 کہیں جبر کو ڈھیر سے پئے خاک  
 کہیں چپے نے سیر نکالا ہے  
 شور ہر کونے میں ہے میٹر کا

چار دیواریں سو جگہ سے غم  
لوئی دنگ لگ کے جھڑتی بوٹی  
کیا تھے مینہ سقف چلنے تمام  
اس تپش کا علاج کیا کرے  
جانین بیٹھے کو مینہ کے بیچ  
آنکھیں بھرا کے یکین میں ب  
جھاڑ بانڈا ہے مینہ نے دن رات  
باد میں کانٹے ہیں جو تھر تھر  
کچلے لے لے کے مارے پو پائے  
شکوہ پر پرتے ہی ہمی مانین  
ڈانکو دیواریا اوٹا رکھو  
ایک حجرہ جو گھر میں ہے وثاق  
کہیں سو راخ ہے کہیں ہے چاک  
کہیں گھوسوں نے کو دڑا ہے  
کہیں گھر ہے کسے چھو نہر کا

[illegible]

سو دیکھا کہ ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس آدمی کے ہاتھ میں سے ایک ٹکڑا روٹی کھا لی۔ آدمی نے کہا: "اے کتہ! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔" کتہ نے جواب دیا: "اے آدمی! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔"

پھر سے کا جو جہ بھی سکے وہ نہا  
 پو دنا پند کی تو قیامت سے  
 تر تہرا سے منیر سی سے دیوا  
 شاق گزری ہے کیا کون کیسا  
 اور منہ پیری کہ سافون آیا اب  
 جان محزون نکل ہی جاتی ہے  
 کہیں کیسے تو ہے قیامت جنگ  
 بیگان جیسے ہوا آ بیٹا  
 کہ نہ حایط میں کچھ رہا تھا زور  
 دور سے اوچیلے کہ مال مال چلے  
 ایک کالا پسراں گدا  
 بے دما اور چھاتے بے دھکی  
 بار سے جلدی درست کی دیوا  
 برسے ہے ایک ہزار بی گمور سے  
 زلفی زنجیر ایک کسنہ جبر

لنگنی دیوار کی نیت سیال  
 تو تائینا تو ایک بابت ہے  
 کیونکے ساون جھٹ گا اکی بار  
 سو گیا ہے جو اتفاق ایسا  
 سو کے منظر لگے ہیں کہ سب  
 تیر سی یاں جو کوئی آتی ہے  
 نہیں دیوار کا یہ اچھا منہنگ  
 ایک دن ایک کوا آ بیٹھا  
 پھیل سے لوگ دور سے گزشتور  
 ہونہ ایسا کہ اپنی چال چلے  
 نہیں وہ زانچ چار پانوں پسر  
 مٹی اسکے کہیں کہیں بسکی  
 سان کو نیاک لگ گئے دو چا  
 اچھے ہونکے کنڈر بھی اس گھر سے  
 اکڑے پکڑے کواڑ ٹوٹی وضید

ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس آدمی کے ہاتھ میں سے ایک ٹکڑا روٹی کھا لی۔ آدمی نے کہا: "اے کتہ! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔" کتہ نے جواب دیا: "اے آدمی! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔"

سو دیکھا کہ ایک آدمی ایک کتے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کتہ نے اس آدمی کے ہاتھ میں سے ایک ٹکڑا روٹی کھا لی۔ آدمی نے کہا: "اے کتہ! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔" کتہ نے جواب دیا: "اے آدمی! یہ تو میری روٹی ہے، تو نے اسے کھا لیا۔"



نہیں دیکھتا کہ یہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے

<p>تنگے جاندار ہیں جو پیش و کم          ایک کینچے سے چنچ سے کر زور          پوچھتے رزق گانی کیسی ہے          کیا کمون جو جفا چکش سے سہی          مور یا پھیل کر کچھ نہ کہو          مڑیوڑ ہی کی ہے یہ خوبی گہر ایسا          جنس اعلیٰ کوئی کھٹولا کھاٹ          کھٹلون سے سیاہ ہے سو بھی          شب بچو نا جو میں بچتا ہوں          کیڑا ایک ایک پھر کھڑا ہے          ایک چٹکی میں ایک چنگلی پر          گرچہ بہتوں کو میں مسل مارا          ملے راتوں کو گس گئیں پورین          ماتمہ تکئے یہ گنہ چھوٹے پر          سسلا یا جو پانہتی کے اور</p>	<p>تین پڑیوں کے جنگ ہر باہم          ایک گڑھی پہ کر رہی ہے شور          ایسے چہر کی ایسی تہی ہے          چار پائی ہمیشہ سر پہ رہے          کوئے ہی میں کھڑا رہا یکسو          چہر اس جو چلے گا گہر ایسا          پائے پٹی رہے ہیں جنگ مہاٹ          چین پڑتا نہیں ہے شکو بھی          سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں          سانجھ سے کمانے ہی کو دوڑا          ایک انگوٹھا کھادے انگلی پر          پر مجھے کھٹ ملون نے مل مارا          ناخنوں کی میں لال سب پورین          کہو چادر کی کوئے کوئے پر          وہیں مسلا کر اڑیوں کا زور</p>
---	--

ایک ہتھیلی میں ایک پائی میں  
 ایک ڈون ایک چار کینچے  
 ایک تہ کو چین جو تو کچھ رہے  
 سب تک پون ٹھوٹے رہے  
 چو بارش ہوئی تو رخسار  
 ایک میں شام لہو گری دیوار

۵۹۷  
 ایک جو میں رہی کی ایک  
 ایک ہونے میں گہر میں ہنسنے  
 جیسے رستے میں کوئی نہ بیٹھ  
 دو طرف سے کوئی نہ بیٹھ  
 کاش جھلک میں تھا کوئی نہ بیٹھ  
 ہو گہری میں جا کر کارستا  
 ایک دھڑکتی ہوئی تو دھڑکتی  
 ایک دھڑکتی ہوئی تو دھڑکتی  
 ایک دھڑکتی ہوئی تو دھڑکتی  
 ایک دھڑکتی ہوئی تو دھڑکتی

نہیں دیکھتا کہ یہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہے

عشق بنام عشق است  
عشق نام عشق است  
انسان در عالم عشق  
عشق حق است  
بها محو گشتن  
عشق عارفانه را  
فریاد و کرب را  
عشق حاضر به عشق غایب

۱۰

عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟  
عشق کیا ہے؟

[illegible]



عشق کے دل کا کیا جوان مارے  
 عشق کے دل کا کیا جوان مارے  
 عشق کے دل کا کیا جوان مارے  
 عشق کے دل کا کیا جوان مارے

ایک کس کو بیوی سے  
 ایک کس کو بیوی سے  
 ایک کس کو بیوی سے  
 ایک کس کو بیوی سے

قیس کیا رنج کینچ کینچ مورا عشق کی چھتاہن جلائیں ہین عشق میں ایک جی کو کہو بیٹھے ایکون کا جیب تابدا من چاک نشان ارفع ہے جنگی خوار ہین یان	سر پہ فرما دے سنا جو ہوا آگین کس کس جگہ لگائیں ہین ایک آنکھوں کو روکے رو بیٹھے ایک ڈالے ہے سر کے اوپر خاک عقل والے جنوں شعار ہین یان
--	--

خستہ عشق کچھ نہ میر ہوئے  
 بادشاہ عشق میں حقیر ہوئے

۵۹۹  
 چہرہ کی بات کو اس سبب  
 بجز اسے نہیں کہو کہ سبب  
 کوئی باتیں کہو کہ سبب  
 کوئی چلکا ہوا ہے ذوق کہ سبب  
 سب تو اچھ کہو کہو حال کہ سبب  
 کہیں نقصان ہے کمال کہ سبب  
 ایک سو باس کہ سبب کہ سبب  
 ایک سو باس کہ سبب کہ سبب  
 ایک سو باس کہ سبب کہ سبب  
 ایک سو باس کہ سبب کہ سبب

کوئی دل تنگ یہ کوئی مین گرا جب تنہکا ہوا تھا اس سو داغ عشق کی فاختہ شکش ہے عشق باعث ہوا وطن چوٹے مایہ درد و رنج سب ہے عشق ٹپکے دل جگر میں آخر حید اپنی تیغ ستم جو اپنے عشق عشق سے قمری ہر حریف سرو	کوئی ڈوبا کوئی گیس نہ پہرا تب دیا جیکو ان نے پیش حیرا عشق سے عندلیب دکش ہے مرغ پکڑے گئے چمن چوٹے متصل رونے کا سبب ہے عشق کچھ نہ پایا کہنوں نے عشق کا بید جامی بہتوں کو خونیں گئے عشق مہر سے آنکھیں رزار ہے تورو
---	--

کوئی عیار ہے کوئی عیار ہے  
 کوئی عیار ہے کوئی عیار ہے  
 کوئی عیار ہے کوئی عیار ہے  
 کوئی عیار ہے کوئی عیار ہے

ایک مدت تک یہ صحبت تھی  
 کیونکہ گفت کہو نہ الفت تھی  
 رفت رفت سکو کی بیسہ آیا  
 یا متہ پانوں کو ایسا لگوایا  
 لگاہ بیٹلاہ پانوں پیلاہ  
 میری آنکھوں سے تیرا چلا  
 چلا آنے سے جب کہو ایسا  
 پانوں رکھتے تھے میری آنکھوں پر

دلی کی کسے جب تک نہ رہا  
 دیکھ کر دے اپنے بیاد رہا  
 دلی کی کسے جب تک نہ رہا  
 دیکھ کر دے اپنے بیاد رہا

قصہ میرا ہی ساتھ ہو جب  
 کس پر گذر ا ہر قسم یہ غضب

معاملہ اول

ایک صاحب سے جی لگا میرا ابتدا میں تو یہ رہی صحبت خوبی انکی جو سب کہا کرتے بخت برگشتہ پر جو یار ہوئے کیا کہوں طرز دیکھنے کے آہ چپکے منہ اول کا دیکھ رہتا میں دے تو ہر چند اپنے طور کرتے کرتے ظاہر میں احتیاط بہت بات کی طرز میری ہی بہاتی پیار چہون سے پہر نکلتے لگا کہیں دیکھوں تو بات دیر کہیں کچھ کہتا تو مجھ کو دینے لگے کہیں جو کہتا تو قسم تو ہو برہم	اونکے عشقوں نے دل لگا میرا نام سے انکے تھی مجھے الفت گوش میرے ادھر رہا کرتے اک طرح مجھے دے دو چار ہوئے دل جگر سے گذر گئی وہ نگاہ جی میں کیا کیا یہ کچھ نہ کہتا میں پر تصرف میں ایک اور کے تھے مجھے بھی رکھتے احتیاط بہت میری آرزو کی نہ خوش آتی دیکھنا دلو کو میرے ملنے لگا بیدار غ اور بیگمان رہیں قسم اقسام مجھے ملنے لگے کہنے لگتے کہ کیا گدا کی قسم
--	---

دل میں ہوں بھی مانتا ہوں  
 کیا کہوں کیسا قد با  
 دل میں ہوں بھی مانتا ہوں  
 کیا کہوں کیسا قد با



او سکی زلفون میں دل گئے نہ پہرے  
 اوس جہین سے ہر دلی کب جاوے  
 ایسی بوئیں کشیدہ ہی ہیں کہیں  
 پہر ہی پلکوں کی اور سب کی نگاہ  
 کہوں چہوں کی دیکھنے کا طور  
 سطح خسار آئینے سے صاف  
 لطف بینی کا فہم ہے دشوار  
 کیا جھکتا ہے ہارے رنگ قبول  
 ہے دہن تنگی سے سخن کوتاہ  
 اوس سے گل کیا چنے کوئی مہم  
 برگ گل سے زبان ہر نازک تر  
 کیا کہوں کم ہیں ایسے شیریں گو  
 دہم سوے گوش اشارہ صبح  
 جب بنا گوش ان نے دکھلایا  
 ان لبوں کا مرزا لیا سو بہانت

رہے سبیل کے بیچ پانچ دہرے  
 صبح صادق کی دعویٰ جو کاذب  
 یہ کمالین کو سے کھینچے نہیں  
 چشم پر میری تیری چشم سیاہ  
 اس قیامت پہ وہ قیامت اور  
 جو نہ ٹھہرے نگہ تو رکئے سماں  
 ایک باریک بینی ہے درکار  
 جیسے مکڑی کلاب کا سا پول  
 کچھ نکلتی نہیں سخن کی راہ  
 غنچہ ناسگفتہ سے بھی کم  
 ہیول جڑتے ہیں بات بات اور  
 وہ زبان کاش میری منہ میں ہو  
 گوہر گوش یا ستارہ صبح  
 صبح کا سامان نظر آیا  
 قسے اور ہمارا سہی سے دانت

[illegible]

ایسی ہوئی تھی نہین گما ابھی  
 رنگ گویا کپڑے سے گل کا دل خون  
 پتھر سے دیکھا تھا سو مجھے جو خون  
 نہیں ہے مری سہلے دستان  
 نہیں دیکھتا ہے نہ خندان  
 ہر ایک پہننے سے ہے تر

۹۰۱  
 بگو اگر کسی را که در این دنیا  
 جسدش از این دنیا جدا شده  
 رستگار شود چون کار سبب  
 و تو یا رب انی میرا یا ته  
 بس چه تو را میگویم کی  
 یقیناً بهر چه تو را میگویم  
 بسین بهر چه تو را میگویم  
 طعنا و خلاصه که نقصان  
 شد بهر کار که چسبان  
 بهر چه تو را میگویم

اور وہ پہلوست تنگ دل ہی کی  
اوس پہلوست تنگ دل ہی کی  
گلشن میں منم ہو کھرا  
شانزدوست ساد و بازو  
نظرین اوشتی نہیں یہ چوکی  
کیا نظر گاہ کی کروں تو بی  
دیکھ از بس کہ آئندہ  
اور ہو تو کمان

نغمین آواز آواز  
 مسرور زری ہے پیاو  
 قی آب و گل میں ہے  
 کا شوق و کمین ہے  
 کو کمین خوش آواز ہے  
 آواز آواز ہے بہاتا ہے  
 خواہ ناخواہ وہ نغمین منظور  
 جو بھی شوقی سے سرا  
 اس انداز سے کہ جی چاہی  
 ہوا لہ لہ  
 ایک



خانہ کے لئے ایک نیا مکان تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام 'خانہ کائنات' رکھا گیا ہے۔ یہ مکان تمام لوگوں کے لئے کھلا ہے اور یہاں پر مختلف قسم کے کاموں کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ایک دن فریض پر تھا میرا ہاتھ  
پانوں سے ایک انگلی مل ڈالی  
درد سے کی جو میں نے بتیابی  
یا داتے ہیں ایسے لطف جواب  
تن بدن دیکھ جی نہ رہتا تھا  
کہ یہ جاگہ تم اس فقیر کو دو  
یہ بھی کیا کیا خیال رکھتے ہیں  
پھر گھر سے بھر میں کتے ہونے لگے  
جب سلوک ان کا یاد آتا ہے

ایک دن پانوں سے چاڑھتے  
کہہ اوٹھائیں کہ یہ اوگال مجھے  
بوں یونہیں پہن کما ہاں سچ  
منہ کے او سوقت مجھ کو مال دیا  
ایسی حد رنگ مر بائی تے

معاذ اللہ  
معاذ اللہ  
معاذ اللہ

باتیں کرتے تھے دو کئی کئی سال  
لطف سے درود نہ تھا خالی  
دست نازک سے دیر تک دابی  
گزرے ہے جان غم زدہ غضب  
میں جو گستاخ ہو کے کتا تھا  
متبسم ہو کے کتے دے یہ لو  
آرزو سے محال رکھتے ہیں  
مار کمان کی باتیں سب ہیچوں  
کیا کہوں جی سے بھول جاتا ہے

سرخ لب اون کے مجھ کو بہاؤتے  
منہ سے دو تو کرو نہال مجھے  
جو ٹوکھاتے ہیں میٹھے کو لالچ  
پہر اسی رنگ سے اوگال دیا  
تب سیر رو کی زندگانی تھی

معاذ اللہ  
معاذ اللہ  
معاذ اللہ

خانہ کے لئے ایک نیا مکان تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام 'خانہ کائنات' رکھا گیا ہے۔ یہ مکان تمام لوگوں کے لئے کھلا ہے اور یہاں پر مختلف قسم کے کاموں کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ایک دن پانوں سے چاڑھتے  
کہہ اوٹھائیں کہ یہ اوگال مجھے  
بوں یونہیں پہن کما ہاں سچ  
منہ کے او سوقت مجھ کو مال دیا  
ایسی حد رنگ مر بائی تے

معاذ اللہ  
معاذ اللہ  
معاذ اللہ





مکتبہ حلال زائرہ برہنہ  
 دہلی حال کتب کوکھنا  
 آہ کیا کیا بیان کروں خوبی  
 آنکھ یہ سب تو کیا حسن کو  
 خون دل کہ شکل بین کو  
 چاہے سب کی مایہ افش  
 دیکھ چندیون  
 سو

کونسی کنسلانی کے نظام  
 جہاں شور و آواز نہ تھا  
 ہوا ایک کھلے گھر  
 ہر ایک کو اپنے گھر میں  
 لکھنا چاہیے کہ اس کا  
 ہر ایک کو اپنے گھر میں  
 لکھنا چاہیے کہ اس کا

تازہ ہر دم مروت و احسان لطف سے پوچھتا کہ خوش ہر تو کس طرح کاٹوں جگر کی اوقات آئے جیتوں میں جانیہ ہم بھی در نہ اپنی تو صبح شام ہوئی	لطف سبز دل حال پر ہر آن لب سے جان بخش حرف سحر و مجو یاد کر و وں اون کی کوئی بات ملنا اون سے بھی ہو گئے غم بھی رات بھر اگر تمام ہوئی
--	---

تمام شدہ قسمی بہ معاملات	
مثنویات از دور نامہ	

نئی ناگین جلی تیس گون پہن زمانہ ہے آتش کا میری نگاہ گیا جس سے خضم قوی من کو مار دم دم کشی لب پہ کیلین بین ناگ عصا سے چلے راہ وان مار مار جلا آگے میرے کہو کب دیا کہاں کینچہ سے یہ کہاں اڑ دیا طرف مجھے ہو چونک کیا اور ہوئی	یہ موزی کے تاجہ دار غن نہیں جانتی ہونین مار سیاہ نفس ہے مرا فنی چپ دار جد ہر نظر دیکھوں لگیا تراک جہاں میں ہوں وہ جا ہی پھر دشا مری آنکھ سے زیر ٹپکا کیسا سن اس ماجر کیو سہوں فر کا نہ لکھی مری اڑ دہوں سہی ہوئی
--	---

وہ کہتے تھے کہ ہوا اور کی کب  
 حکایت یعنی یہ دل سے سب  
 سہراہ کہتا تھا جو دل فقیر  
 کہ تھا دشت میں ایک اڑ در مقیم  
 ورنہ دون کے بھی اوس کی اڑ در مقیم

۶۰۶  
 لکھتے تھے اس طرح کے  
 چنگ و زون زبانی سے  
 جان سپرد کا رہتا ہوتا ہوا  
 شغال اور روہ کا وان کیسا جا  
 وہ سچا اتحاد کے سبب ہونا  
 دم اس کے لئے جان کی اڑ اور اڑا

لکھنا چاہیے کہ اس کا  
 ہر ایک کو اپنے گھر میں  
 لکھنا چاہیے کہ اس کا  
 ہر ایک کو اپنے گھر میں  
 لکھنا چاہیے کہ اس کا  
 ہر ایک کو اپنے گھر میں



کسان که بپوشا کرین اب لیک  
 جور نبیند هم اسم سائید  
 مری قدر کسان که بپوشا  
 بپوشان ای جلیقه شاد و مسرور  
 تو با بپوشا من که بپوشا  
 تو با بپوشا من که بپوشا





تا که یونانی به جز از یک دود و در دست یونی یونانی است که در جواب این بر کرده فرستاد که ای اسکندر اسکندرت منم و در سو بومی شلاق

نہ عمل جگہ میں درویش تہا  
 مرد مندو عاشق درویش تہا  
 یہ کہوں کیا لا علاجی تہا  
 غصہ کے بار بار ہی سے سبب  
 ایسے کہ میں جواب نہ دے  
 مرقون یہ جواب نہ دے  
 ایک باتوں سے امی آدم ہوا  
 ایک نظر سے شہرہ عام ہوا

ایک نے دیوان کے پرے نظر کی  
 ایک نے دل کی کنون نے عقل کی  
 اس دو عالم کی طرز پر گنا  
 ایک سب سے طرز پر گنا  
 دو سب سے طرز پر گنا  
 دو سب سے طرز پر گنا  
 دو سب سے طرز پر گنا  
 دو سب سے طرز پر گنا

نہ عمل جگہ میں درویش تہا  
 مرد مندو عاشق درویش تہا  
 یہ کہوں کیا لا علاجی تہا  
 غصہ کے بار بار ہی سے سبب  
 ایسے کہ میں جواب نہ دے  
 مرقون یہ جواب نہ دے  
 ایک باتوں سے امی آدم ہوا  
 ایک نظر سے شہرہ عام ہوا

جوئے سوخو دوسری سے باز آؤ در نہ کر تھاپ چ گوئی ہر دنگ تب جو میں شلاق کی یہ خام تھا قصہ کو تہ تھی حمیر در میس بے تمیزی سے ہے رلیج اتری نے بیان کا ہے سلیقہ و زبان بس قلم و قوت زبان بازی نہیں کون حرف خوب کو کرتا ہر گوش بے تمیزوں سے بہرا ہر سب جان	ہر بیت ہو نیکو و ستاد و مکی جانے رفتہ رفتہ شاعری ہو جاتی ننگ اب جو آیا لایق انعام تھا ننگ ہے کرم مزابل یہ بھی یان جسکو دیکھو خود دینا خود دوسری اسپر ہے ہر ایک سببان بیان چپ کہ دوران سخن سازی نہیں بات کی فہمید کا ہے کسکو پیش ہے دماغ حرفی بلکو بھی کسان
---	--

تمام شد

مثنوی در حجاب اہل کمی زبان و عالم

سنیوا اہل سخن بعد از سلام پانہیں مرنی کا گرم طیر ہے کام جگہ کچھ نہیں ہے اور ہے	چہر تہا مجھ کو ایک تخم حرام دہم میں شہباز کا ہم سیر ہے بلکہ اس بھی طرز سے اسطور ہے
--	--

نہ عمل جگہ میں درویش تہا  
 مرد مندو عاشق درویش تہا  
 یہ کہوں کیا لا علاجی تہا  
 غصہ کے بار بار ہی سے سبب  
 ایسے کہ میں جواب نہ دے  
 مرقون یہ جواب نہ دے  
 ایک باتوں سے امی آدم ہوا  
 ایک نظر سے شہرہ عام ہوا



کسب ہو کر تے تے یہ فن شریف  
 کتنے اک نوشق تے گرم سخن  
 مدعی میرا ہوا یہ بے ہنر  
 کاسہ لیس باغ خبث و حسود  
 آئے اچھا ہی جو اس سکور و کد  
 باپ اس کا سخت نادان نادرست  
 ایک جا آیا شتر قد گر گیا  
 رہ گیا مین پی کے لوہو کا سا کو  
 اس تحمل پر نکی مطلق نظر  
 جب لگا ہے ناچنے مستی میں خوب  
 مستی اسکی ساری اب جہڑ جا مگی  
 جب جڑوں سے مارنا ہوا کرنا مین  
 راہ سید ہامو کو چلنا ہے بل  
 اونٹ کی خلقت پر ہے قدرت کا نواز  
 بیت اسکی محکمہ ہے سوانگ ہے

اونٹن سے کوئی نہ تھا میرا حریف  
 سو بچا رس آپہی نا آگاہ فن  
 مردہ صد سال سارے نور تر  
 قلیہ زہ روز سے بھی بد نمود  
 ورنہ منہ دیکھو تو وہ مین او کد  
 کوڑھ کر سی گندی ملی فاق دست  
 وہ ان شتر غمزہ سا تجھے کر گیا  
 یعنی دیکھو بیٹھے جو کس کل یہ اوٹ  
 خار پہلو کا ہوا ہر جا چسر  
 تب لیا مین نے قلم کی زیر خوب  
 دھوم ساری گلیو مین پر جا مگی  
 کچ خرا می سے تب اپنی باز مین  
 اونٹ جب آیا پہاڑ و کوٹلے  
 اسکی خلقت کم ہے کیا اور نیاز  
 جید اوج بن عشق کی ٹانگ ہے

کسی کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ  
 یہ تو ایک اور ہی طرح کا  
 ہے جس کی بات میں نے پہلے  
 نہ کی تھی اب اس کی بات  
 سن کر دل میں ہنس رہا ہوں  
 کہ یہ تو ایک اور ہی طرح کا  
 ہے جس کی بات میں نے پہلے  
 نہ کی تھی اب اس کی بات  
 سن کر دل میں ہنس رہا ہوں

ورنہ تھانہ بھی تھا یہاں زات  
 ایک دن بھی تھا یہاں زات  
 وار اور اس دن بھی تھا یہاں زات  
 ایک دن بھی تھا یہاں زات  
 وار اور اس دن بھی تھا یہاں زات  
 ایک دن بھی تھا یہاں زات

ایک سا آیا کمڑا دھرم مین  
 ایک سا مور سواری فرس مین  
 ایک سا تھن کا دیبا دھرم مین  
 ایک سا تھن کا دیبا دھرم مین  
 ایک سا تھن کا دیبا دھرم مین  
 ایک سا تھن کا دیبا دھرم مین

ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن  
 ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن  
 ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن  
 ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن  
 ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن  
 ایک دن باہر تو ہو گیا ایک دن







ان کینوں کا گلہ کیا کیجئے  
 کہتے ہیں سرگرم مینا کی ہے یہ  
 لکیتے اس فرخ کے اب تاخیر دم  
 گرچہ انکو کہتے ہیں آئینہ دار  
 صاف تینچی پرانیں چڑھوئے  
 چاہو ہو اس قوم کی کیا حال  
 ایک سفید انکو نہیں چنے کی تک  
 کیا کمون کیے ہیں اونہر پرچر  
 کہ چھین ایسا سرکہ کر دین پامال  
 معتبر انکو جو جامی ہیں اب  
 کوئی لیجائے جو حاجت غسل کی  
 لغتین کرتی گزری اسکو وان  
 بیٹھے جامی خانے میں کیا غسل کر  
 ایک پہر اجرت کے اور پہنک کر  
 اوس سقاوہ میں گستاخاں کرین

ایسے دس پیر ہوں گے  
 ہوں تو ہوں ناپاک کیا پاکی ہے یہ  
 خط بناوین ایسا کرے کہ قلم  
 لیک انکا منہ نہ کیسین کاش یار  
 گر نہ مواسمین پہر ہو جائے  
 آگے ہی آوے تھے ہونے مال  
 ہو تو ہین دشمن یہ کالے بال تک  
 کیجئے اصلاح عاید ہو دے شر  
 سید میان جب سنلین لیں وٹوال  
 ہند میں وہ تیرہ و شامی ہیں اب  
 چلو چلو پانی پر دستے ہیں نجی  
 غسل میں فرصت تشدد کی کہاں  
 جیب شاگردوں نے دان کر ہی کر  
 لات ہی گالی ہی پہر سرچنگ ہے  
 اسکی فی الجملہ طبیعت تھی ظریف

ان کینوں کا گلہ کیا کیجئے  
 کہتے ہیں سرگرم مینا کی ہے یہ  
 لکیتے اس فرخ کے اب تاخیر دم  
 گرچہ انکو کہتے ہیں آئینہ دار  
 صاف تینچی پرانیں چڑھوئے  
 چاہو ہو اس قوم کی کیا حال  
 ایک سفید انکو نہیں چنے کی تک  
 کیا کمون کیے ہیں اونہر پرچر  
 کہ چھین ایسا سرکہ کر دین پامال  
 معتبر انکو جو جامی ہیں اب  
 کوئی لیجائے جو حاجت غسل کی  
 لغتین کرتی گزری اسکو وان  
 بیٹھے جامی خانے میں کیا غسل کر  
 ایک پہر اجرت کے اور پہنک کر  
 اوس سقاوہ میں گستاخاں کرین

ان کینوں کا گلہ کیا کیجئے  
 کہتے ہیں سرگرم مینا کی ہے یہ  
 لکیتے اس فرخ کے اب تاخیر دم  
 گرچہ انکو کہتے ہیں آئینہ دار  
 صاف تینچی پرانیں چڑھوئے  
 چاہو ہو اس قوم کی کیا حال  
 ایک سفید انکو نہیں چنے کی تک  
 کیا کمون کیے ہیں اونہر پرچر  
 کہ چھین ایسا سرکہ کر دین پامال  
 معتبر انکو جو جامی ہیں اب  
 کوئی لیجائے جو حاجت غسل کی  
 لغتین کرتی گزری اسکو وان  
 بیٹھے جامی خانے میں کیا غسل کر  
 ایک پہر اجرت کے اور پہنک کر  
 اوس سقاوہ میں گستاخاں کرین

ان کینوں کا گلہ کیا کیجئے  
 کہتے ہیں سرگرم مینا کی ہے یہ  
 لکیتے اس فرخ کے اب تاخیر دم  
 گرچہ انکو کہتے ہیں آئینہ دار  
 صاف تینچی پرانیں چڑھوئے  
 چاہو ہو اس قوم کی کیا حال  
 ایک سفید انکو نہیں چنے کی تک  
 کیا کمون کیے ہیں اونہر پرچر  
 کہ چھین ایسا سرکہ کر دین پامال  
 معتبر انکو جو جامی ہیں اب  
 کوئی لیجائے جو حاجت غسل کی  
 لغتین کرتی گزری اسکو وان  
 بیٹھے جامی خانے میں کیا غسل کر  
 ایک پہر اجرت کے اور پہنک کر  
 اوس سقاوہ میں گستاخاں کرین



[illegible]





چنانچہ اس نے اپنے ہاں سے ایک کپڑا لے کر اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کو دیکھ کر ہنس کر کہا کہ  
 یہ تو میری ہی چیز ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔

منجھستی ستون میں پیٹھے  
 لے گیا بیچ و تاب پانی کا  
 یوں دھوا گھر گھر بار خاطر تھا  
 اگر سے دہلیز سب بندیر گری  
 ساری بنیاد پانی نے کاٹی  
 جنک گئے سب ستون و رمبیا  
 جب اجاڑی پاکی چھت شہری  
 آؤ اب چوڑ کر یہ گھر نکلیں  
 دیکے مرنے سے دُوب مرنا خوب  
 شکے ہر یک کے جی میں بڑ آیا  
 گھر کی کپڑوں کی میں اٹھائی تھی  
 بوجہ کپڑوں کا جنے باندھتا  
 ساتھ کوئی چراغ لے نکلا  
 جھج کی کد کے کوئی اوٹ چلا  
 منہ پہ چلنے کو ایک نے روپا

جان غمناک خون میں بیٹھے  
 کوٹھری تھی مباح پانی کا  
 آہ کسا غبار خاطر تھا  
 لہ پانی کی جھاڑ و دیتی پھر سے  
 اینٹ کے گھر کو کھڑ دیا مائی  
 وہی چہر کھڑا ہے گھر بیٹھا  
 سم سہو میں یہ مصلحت شہری  
 کسوٹی پہ بیٹھ کر نکلیں +  
 سبے کنار ایمان سے مرنا خوب  
 خاطر وں میں یہ حرف شہر آیا  
 سر پہ بھائی کے چار پائی تھی  
 اسکا سارا انگار کا نہ تھا  
 کوئی سر پر اجاغ لے نکلا  
 مینہ کے مار سے کوئی لوٹ چلا  
 ایک نے سر کے کا کیا گویا

چنانچہ اس نے اپنے ہاں سے ایک کپڑا لے کر اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کو دیکھ کر ہنس کر کہا کہ  
 یہ تو میری ہی چیز ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔

کہ درخانہ یقین بود و زوایا و شہر  
 کہ درخانہ یقین بود و زوایا و شہر  
 کہ درخانہ یقین بود و زوایا و شہر  
 کہ درخانہ یقین بود و زوایا و شہر

چنانچہ اس نے اپنے ہاں سے ایک کپڑا لے کر اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کو دیکھ کر ہنس کر کہا کہ  
 یہ تو میری ہی چیز ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے پاس رکھا ہے۔





وہی ہر ن کو بھی جلدی میں بٹا  
رکتی چڑیا اینٹن نے ماری ہے  
یہ جو غصے میں آوے تو غضب  
منہ میں دیتے ہیں اسکے جب مشعل  
منہ میں اپنے لیے فیتلی سے  
باہم اس ملی کتے کا یہ ربط  
کہہ جاتا جو ہے یہ کوٹنے پر  
اور سی دشمنی جانے ہے  
دونوں شوخی سے مار رہے ہیں

میکیا یان سگ لونڈ کیا کتا؟  
 استخوان سگ شکاری ہے  
 اسکے مارے ہو ہی ہن مار سب  
 طرف دم لاپہ کرتی ہے اپیل  
 صنگ لیلیٰ کی ہے قبیلی سے  
 کوئی دیکھے نہو وے اسے ضبط  
 لگی رہتی ہے اسکی چہت سو نظر  
 اسکی یہ بولی دوانی ہے  
 سگ وگرہ کی پال رہتے ہیں

ششوی در مدت برشکال کبارن  
در آن سال بسیار شده بود

کیا کمون اب کی کیسی پھیر سا  
 بونہ تمہتی نہیں ہے اب کی سال  
 وہی کیسا اندر میر بر سے ہے

جوش باران سے بہہ گئی نوبت  
حسین گویا ہے آبِ زغبال  
آسمان چشمِ واکوتر سے ہے

وفا شیراز

ہونے کا زمانہ  
 کون سے کسی باز می  
 خاک باز می اب افشا  
 ایک تار ہے قطرہ افی  
 پانی پانی رہتے ہیں  
 تیک آج سے جانست افاق  
 منہ ہوتے

۴۱۹

بیت باریان نه سید کوی هست  
کیس طوفان به مین نمایا هست  
زخم دل نه بس آب گنایا هست  
یمنه است نین هاست با هم دور  
یه فراموشی هاست ششم در  
سق آج بودیم کان  
میندست یکم باران  
ریا و شک و بیگانه  
و دگر یمن

ان مملکتوں کے لئے جو ملک است







کھڑوہ لاتی تھی ایک بار دوسرے کو دیکھ کر کہہ دیا کہ  
 قضا جو پوچھتی ہے کہ تیرا دل کس کو ہے اس کا جواب دے  
 کہ تیرا دل کس کو ہے اس کا جواب دے

میں رہا کرتا تھا گیارہ بیسٹ  
 سارے منہ دیکھتے رہو اسکا  
 روح توشی کی رومی میں ہو کے  
 مر گیا ہووے تو ہی اتمہ بنتے  
 وہ مری ہو کہ اسکی مرنی نہیں  
 گور میں ہی کفن نکل جاوے

تھی ابی سو بیون کی جیسے گئی  
 کھانا کوئی اور کیا کہی اسکا  
 جب مر گیا وہ ہو کہ کار ہو کے  
 کہانی کی بوجھناک میں چمے  
 عقل باور اگرچہ کرتے نہیں  
 ہو کہی اسکا جو جی نکل جاوے

حریف ہو سلا دہم اندہ بی ہنہ کلائی  
 یہ بہت تہ نہ بکھا ادا کو کیش کی  
 لکائی سانس ہوتی ہے ایک بیس کی  
 بلائی ان تہی گردن کی کین میل

مرثیہ خروس کہ درخانہ فقیر ہو

خروس شش کی اولاد سے دلا فیس  
 قضا نو اسکو کیا ایک بار منع اند  
 بجایو منع مصلی کہیں گرا سکا نام  
 نہنگ گلہ تاج خروس سر پر تاج  
 کڑا ہو دھوپ میں تو شش کی غریب  
 پھر اچھکیں کو ڈالی تو منع آتش خوا  
 ہزار کلاشت کریں منع سبز وار تمام

کئی برس سے ہماری کوتاہی میں  
 پہرا جو اس سے یکایک زمانہ کج باز  
 دیا گرو و دوزان دونوں در قسح شام  
 نہیں ہے منع جین میں جہا کو الیاس  
 جو شیشے جاسپے میں پرداز پر مینا  
 کہہ جو جھین میں گھر کے وہ اشراف الطیاف  
 نہ تجھتیں میں شاکستہ میں اسکے دام

کہ ایک دم میں کجی آہ گردن  
 کہ ایک دم میں کجی آہ گردن  
 کہ ایک دم میں کجی آہ گردن  
 کہ ایک دم میں کجی آہ گردن

نہایت غریب  
 نہایت غریب  
 نہایت غریب  
 نہایت غریب





ابرو چینی کی ہنسنا ہو اس کی ہنسنا ہو  
 ابرو چینی کی ہنسنا ہو اس کی ہنسنا ہو  
 ابرو چینی کی ہنسنا ہو اس کی ہنسنا ہو  
 ابرو چینی کی ہنسنا ہو اس کی ہنسنا ہو

وہ ہے کہ جسے ہمیشہ ہے  
 آتی ہے صدا اسکی فی مین +  
 وہ مست گزارہ سر انداز  
 ہر جلو می سے دلکشادر کہ تو  
 ہر لحظہ اسی سجو دین ہے  
 جیتا رہے کوئی دن تو خوش ہے  
 مینا سے دل اور سے سے ہریے  
 ہو لی مین چمن مین گل ہزاران  
 ہے لطف ہو اسے گل بدایا  
 ہے توجہ بادہ دل پریشان  
 کہ تاپے نواسے سینہ افکار  
 محبو ہی بر سے سیر لال  
 معذور رکھ اب ہا گری  
 دامن بلند ابر تر ہے  
 تکلیف کے منتظر دہری مین

خوش کر اسے ناز پیشکے ہے  
 جو عکس پر اسے جام سے مین  
 ہے جلوہ گری مین یا بصدرنا  
 سو رنگ مین اسکی یا در کہ تو  
 لم مین جو کچھ نمود مین ہے  
 کہ لیا سخی کو اور سے مپے  
 اب رو سے سخن چمن کو کر کے  
 آئی ہے بار سے گسار ان  
 آئی ہے بار سے ہر خیا بان  
 آئی ہے بار سے زید کیشان  
 آئی ہے بار سے گلزار  
 لایا ہے بزور اسکا نالہ  
 ساقی جو کہ دن مین بی ادنی  
 گل باد صبا کے تاکر ہے  
 غنچے کی گلا بیان بہری مین

رند و گل دل رہا ہوا  
 رند و گل دل رہا ہوا  
 رند و گل دل رہا ہوا  
 رند و گل دل رہا ہوا

۶۲۴  
 ہے رنگ ہوا کا امتابی  
 ہے رنگ ہوا کا امتابی  
 ہے رنگ ہوا کا امتابی  
 ہے رنگ ہوا کا امتابی

محبوب وہ جو ہے کہ  
 محبوب وہ جو ہے کہ  
 محبوب وہ جو ہے کہ  
 محبوب وہ جو ہے کہ



و شعله غوطه خورد در آب

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
النبی المبعوث فی احوسن الایام  
آلہ وسلم



[illegible]





سب سے پہلے اس کا چہرہ دیکھو  
 اس کا چہرہ دیکھو اس کا چہرہ  
 اس کا چہرہ دیکھو اس کا چہرہ  
 اس کا چہرہ دیکھو اس کا چہرہ

سنے کیجئے نے دیر کے قابل کیا کیجئے کیسا کچھ تھا	غمیب او سکا سیر کے قابل القصد وہ ایسا کچھ تھا
--	--

در صفت لبری کر با علاء دل بود

وہ کیا تھا جس پر عاشق ویدہ گل میں جاگف او سکی چشم برہ ساراچین او سکا آگے او سکے کہونہ خوش آیا گل آشفته او سکے رو کا جب وہ چہرہ تاب نہ ہو زلف او س چہرے پر تاب نہ دیکھو اس رخ کی نور افشانی ہو جہنم میں بدر کا مل حوصلہ کتنا اس پے تہ کا رکتی تھی دعوے چشمی پر	جی سے تہا یہ عاشق صادق نکمت گل گرد رہ او سکی نقش قدم تہا یا سمن اسکا یہ رو گل نے کمان سے پایا سنبل ان زنجیری مو کا ماہ دو ہفتہ شرم نہ ہو کا کل صبح سے خوش آئندہ شمع محبس ہانی پانی اس چہرے کو ہو مقابل منہ دیکھو آئینہ مہ کا لیکن اس کے چشم نظر کر
---	--

شکل شہر زلف سارا  
 اس کے چشم پر غمیب  
 پیلو اس کے گرد اس اب  
 خط آریا ہے گرد اس اب  
 خط آریا ہے گرد اس اب  
 خط آریا ہے گرد اس اب

۴۲۴  
 یقین فرما کر یہ  
 جسم من مہر دس  
 خور منہ سے او س  
 یاد دلون کی خسرو  
 کاوش کی خسرو  
 بہوئی کی خسرو  
 تیرے ناکش دیوانہ  
 تیرے ناکش دیوانہ  
 تیرے ناکش دیوانہ

ظکارہ ساراچین  
 اس کا چہرہ دیکھو  
 اس کا چہرہ دیکھو  
 اس کا چہرہ دیکھو





اینست خوشی اب انبره  
 قلمی که نهانست کبریا  
 تاب نینست ابل جهان  
 پس است غایت لکله زین  
 پس اینست کبریا  
 پس اینست کبریا  
 پس اینست کبریا







[illegible]



سدا اسکا منہ دیکھتے ہی رہیں  
جلائے تے سارے اس پر داغ  
کہ دیکھے جلا اس سر سارا جہان  
سرا پا تلک ایک دل بقیر  
تشت نہ مر جانے کا اسکو تھا  
نہ دل پاس نے صبر آرام خواب  
یہ کہتا تھا مر جائے بس جیے  
رہا کرتی ماتم سرا وہ گلی  
رہیں اسکی وحشت سر سدا وہ  
مراد دست دشمن تھا آرام کا  
کئی بار اک دم میں مرنا اسے  
زمانے کو چہرے تماشا ہوا  
تسلی دل کی خرابی کرے  
روانی اسی سے زرداغ کو  
قیامت خوشی سے عداوت آ

425

منازل

یہ مستی کا ہلکا ہوا ہے ذوق ہے  
کہ چاہتا ہے گل راز عشق  
کہ بدست مین کہ تکیہ ساز عشق  
لفظ (دش) میں ساز

توین دہی اردن ویش ایش ایش

بوی قصه جهانین فسانا بخوا  
عکس از دستانها بخوا





خوابی نه عاشق کی مود نظر  
ظنون کی غمش کی اس کو فخر  
کمان او سب کا سبب زینت  
اس اس طرف ایک عالم ناز  
سلا اس اب و عجم اس ناز  
مہ فونی گروں دیکھ جانی  
گروں دیکھ جانی

بجای آنکه در این کتاب  
در بیان احوال و سیرت  
و صفات و مناقب و غیره  
از کتب معتبره و مشهوره  
استفاده شده است و در  
این کتاب هیچگونه  
افسانه و تخیل و  
تألیف و تحریفی  
نیست و آنچه در  
این کتاب مذکور  
است تماماً از کتب  
معتبره و مشهوره  
است.



حقیقت بیان کی ہے جس میں جان و دل کا جو کچھ ہے وہ سب  
 ہوا ہے جس کی بات میں ہے جو کچھ ہے وہ سب  
 ہوا ہے جس کی بات میں ہے جو کچھ ہے وہ سب  
 ہوا ہے جس کی بات میں ہے جو کچھ ہے وہ سب

صبا گر اور اوسے تنگ و انکی خاک  
 کئی نعرہ کش و ان کو نعرہ زن  
 کئی بی وطن و ان سفر کر گئے  
 ہر اک جان پر شخص ناکام کی  
 سپرون گرد ساقی نشے میں ہے  
 مجھے مست اک سید دیکر  
 سنا وہ جگر سوز پیغام جب  
 پڑ ہی اک رباعی نہ کرا اعتبار  
 کہ جہان میں جو بقرا رہی کرے  
 نہ سوئے دے نالوں سے ہمایہ کو  
 محبت کی رہ میں یہ پہلا ہو گام  
 نہیں شرط الفت میں چین چین  
 جو ہو ٹاہی پڑتا ہوں چون آبلہ  
 نہ جو ہو سکے جسے کا پایا ل  
 گیا میں جواب اوس کو لیکر اور

تو نکلی زمین سے دل چاک چاک  
 کئی خون گرتے گئے بے کفن  
 سسکتے میں کتنے کئی مر گئے  
 ہوا دار اسکے لب بام کی  
 گلابی ہی منہ کو لگا دیکر مرے  
 چلوں جو قلم پر ہی مطلب تو  
 کئی آشنا مرے سے لعل لب  
 کہ مضمون جسکا یہ موزون ہر بار  
 سہراہ فریا دزاری کرے  
 جہلی مرگ ایسی فسر و مایہ کو  
 کہ سر سے گدڑ جائے شاد کام  
 اگر پیش آوے دم واپسین  
 وہ ہے غم میں دامندہ قافلہ  
 تو بہتر ہی ہوتا ہے اور کا وصال  
 سرہ تھا پا مال غم وہ جد ہر

کہ ہوں یہ گل تازہ رجا  
 نہ سو جا مجھے اور کچھ اس سوا  
 کہ کہ ہے بیان طرف ثانی سے جا  
 علامت کردن اسکو میں اک جان  
 کہ اسے بے حقیقت گئی اسکی جان  
 تیرے نار و عجب اکھین مارا گیا

۶۳۹  
 ابی کہ میں خوبی پہ تجھ کو نظر  
 کفر خاک اسکی ہے ذلت کلاب  
 رزمی آستان بن چہ پائی خراب  
 یہ ٹھہرا دہم امین روانا ہوا  
 ادھار مرنا اسکا فساد ہوا  
 گیا کاسٹن دوش ایک جسم  
 کہان سے وہ خون کو زریح  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت

کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت  
 کہی کہ فغان یہ کونساں ملامت





کوئی ناکہ بلبیل سے ہے یادگار  
 کہیں ساتھی دیر آب گل رنگ کو  
 گلے لگے مینا کے گل روئے  
 فسانہ بھی آخر ہے اب سوئے

خزان اس چین میں ہر گل کی بہار  
 کشادہ بھی کر اس دل تنگ کو  
 فسانہ بھی آخر ہے اب سوئے

مشغولی مسمیٰ تجواب خیال

خوشحال او سکا جو معدوم ہے  
 رہیں جان غمناک کو کاہشیں  
 زمانے نے رکھا مجھے متصل  
 گئی کب پریشانی روزگار  
 وطن میں نہ اک صبح میں شام کے  
 اوٹھاتے ہی سر پہ پڑا اتفاق  
 جلاتے تھے جگر پر جو اپنا دماغ  
 زمانے نے آوارہ چاہا مجھے  
 رفیقوں سے دیکھی بہت کوتاہی  
 مجھے یہ زمانہ جد ہرے گیا  
 بند ہا اس طرح آہ بارشہ

کہ نہ زاورہ کچھ نہ یار سفر  
 کہ نہ زاورہ کچھ نہ یار سفر  
 کہ نہ زاورہ کچھ نہ یار سفر

یہاں سے قطع رہ لائے دلی سخت  
 پس از قطع رہ لائے دلی سخت  
 بہت کچھ جان لینا آوار  
 بہت کچھ جان لینا آوار

کہو کتب بلبیل مست دست لگا  
 کہو کتب بلبیل مست دست لگا  
 کہو کتب بلبیل مست دست لگا  
 کہو کتب بلبیل مست دست لگا





کہ جو ماکرون بید مجنون کی طرز  
 رہیوں زرد میں گاہ بیار سا  
 پری خواہگو لا کوئی افسون پڑا  
 طبعیہ یون کو آخر دکھایا مجھے  
 دوا جو لکھی سو غلام مزاج  
 کہ سر رشتہ تدبیر کا گم ہوا  
 درون خود بخود بھیجوا سی رہے  
 کرون بیکلی جاؤں تا ہر کہین  
 قیامت جنون کا رستہ سر میں شور  
 رہے شوق سر در گریبان دل  
 سر آشفتمہ زلف گرہ گیر کا  
 جنون آہ در پے ہوا جان کے  
 گیار بنداک کو ٹھہری میں مجھے  
 لب زبان اک یار دینے لگے  
 کہان علم کسب فرصت نہ آہ

رہے یاد اوس سر و موز و نکی طرز  
 پریشان سخن گھر پریدار سا  
 کسوت کوئی جا کے تعویذ کا  
 نہ پینا جو کچھ تہا پلا یا مجھے  
 کچا اس خرابے کو کار علاج  
 دل او پر جھوم تو ہر دم ہوا  
 پریشان دلی اور اوداسی رہی  
 نہ گھر میں لگے جی نہ باہر کہین  
 کچا جاب دل کوہ و صحرا کی اور  
 ہوا کہنیچ صحرا کو دامان دل  
 قدم حلقہ در گوش زنجیر کا  
 مجوز ہوئے یار زندان کے  
 کہ آتش جنون کی گردان بجے  
 دم آب و دشوار دینے لگے  
 ہوا کا بھی دان گشت و زن گئی

کوئی درخت چھوٹا ہے جس کا پتہ نہ ہو  
 کوئی درخت چھوٹا ہے جس کا پتہ نہ ہو  
 کوئی درخت چھوٹا ہے جس کا پتہ نہ ہو  
 کوئی درخت چھوٹا ہے جس کا پتہ نہ ہو

خون کو خون کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں

۶۴۲  
 ہی دست قضا میں  
 ہی رنگ صحت کا پیش نظر  
 ہی تو پوینے کا مظاہر  
 ہی تو پوینے کا مظاہر  
 ہی تو پوینے کا مظاہر  
 ہی تو پوینے کا مظاہر

کہ جو ماکرون بید مجنون کی طرز  
 کہ جو ماکرون بید مجنون کی طرز  
 کہ جو ماکرون بید مجنون کی طرز  
 کہ جو ماکرون بید مجنون کی طرز

کین وہ دوش جس سے دل بس تو  
 کین وہ طبع جس سے دل بس تو  
 کین وہ دین اس کا ناز سے  
 کین وہ ادب جس سے معلوم ہو  
 کین وہ عشق کہ جس سے دم ہو  
 کین طراز ایسا کہ عشقوں کی

کین وہ عشق ایسا کہ بیکار نہ ہو  
 کین وہ اشتیاق ایسا کہ نوحہ نہ ہو  
 کین وہ جفا ایسا کہ جان نہ ہو  
 کین وہ کجی ایسا کہ اسلوب نہ ہو  
 کین وہ وقت ایسا کہ محبوب نہ ہو  
 کین وہ شرم ایسا کہ اسباب نہ ہو  
 کین وہ بھاری عیاں ایسا کہ شکر نہ ہو  
 کین وہ بے پروائی ایسا کہ توجہ نہ ہو  
 کین وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو  
 کین وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو

جفا صفت سے بھگو کیا کیا نہ تھی  
 پس زچند آنکھیں ٹھہرنے لگیں  
 بند باند توفانی کا رخت فسر  
 کسے تمام ہی رنگ گانی کا دیوان  
 لگی جان سی آنے اعضا کے بچ  
 پہرانا تو ان میں بہت درد سے  
 غلط کاری وہم کچھ کم ہوئی  
 وہ صورت کا تھا وہم دیوانگی  
 پس زویر آنکھوں میں آنے لگے  
 تہ کیے مری اور اس پیار سے  
 کینیں ٹٹک تلی کینیں بقیہ راز  
 کینیں واسطے میری روتی ہر خون  
 کینیں دلو اس پند کماؤ مرنے  
 کینیں دست بردل وہ رشک قمر  
 کینیں بید ماغانہ سر گرم ناز

کینیں وہ عشق ایسا کہ بیکار نہ ہو  
 کینیں وہ اشتیاق ایسا کہ نوحہ نہ ہو  
 کینیں وہ جفا ایسا کہ جان نہ ہو  
 کینیں وہ کجی ایسا کہ اسلوب نہ ہو  
 کینیں وہ وقت ایسا کہ محبوب نہ ہو  
 کینیں وہ شرم ایسا کہ اسباب نہ ہو  
 کینیں وہ بھاری عیاں ایسا کہ شکر نہ ہو  
 کینیں وہ بے پروائی ایسا کہ توجہ نہ ہو  
 کینیں وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو  
 کینیں وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو

حقاقت گئی یوں کہ گویا نہ تھی  
 لگا ہین ہی کچھ کام کرنے لگیں  
 کیا طاقت رختہ نے منہ ادھر  
 و لیکن نہایت تھامیں سخت جان  
 کوئی روز رہنا تھا دنیا کے بچ  
 کہ نزدیک تھا عالم گور سے  
 وہ محبت جو رہتی تھی برہم ہوئی  
 لگی کرنے در پردہ بیگانگی  
 نہ دو دو پہر سنہ لگانے لگے  
 سوزیہ نہ سراپا کے دیوار سے  
 کینیں شوق سے میری ہر اختیار  
 کینیں دست زیر زنجیر ستون  
 مری ہونے کی قیادت سے مجھے  
 کینیں حسرت آلودہ مگر پر نظر  
 کینیں آتش شوق سے جاگلہ ناز

کینیں وہ عشق ایسا کہ بیکار نہ ہو  
 کینیں وہ اشتیاق ایسا کہ نوحہ نہ ہو  
 کینیں وہ جفا ایسا کہ جان نہ ہو  
 کینیں وہ کجی ایسا کہ اسلوب نہ ہو  
 کینیں وہ وقت ایسا کہ محبوب نہ ہو  
 کینیں وہ شرم ایسا کہ اسباب نہ ہو  
 کینیں وہ بھاری عیاں ایسا کہ شکر نہ ہو  
 کینیں وہ بے پروائی ایسا کہ توجہ نہ ہو  
 کینیں وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو  
 کینیں وہ بے جا ایسا کہ عیب نہ ہو



خوش نایب داند کرک لنگا ہ  
 نہ آیا کہ ہو پہر نظر اوس طرح  
 مگر گاہ سایہ سا مہتاب میں  
 دل خون پر وصال دوام  
 اگر وصل خواب فراموش تھا  
 پلک سے پلک آشنا ہے وہی  
 کھڑا ہوں تو سوتا ہوں اک ذوق  
 جو بیٹھا ہوں خواب گران جو مجھے  
 خیال اوسکا آوے کہ سنی رہوں  
 مجھے آپ کو یونہی کھوتر کے  
 دیکھایا نہ اوس پہرے رو خواب میں  
 بہت نچو و جنبہ ہو چپکا

وہ نقش تو ہم کیا سوے ماہ  
 ندیکھا اوست جلوہ گراوس طرح  
 کہو وہم سا عالم خواب میں  
 رہے خواب میں روز شب صبح و شام  
 ولیکن وہی خواب کا جوش تھا  
 ز خود رنگی کی ادا ہے وہی  
 رگ خواب ل ہے کہ شوقین  
 وہ غفلت جہان در جہان ہر مجھے  
 تلے سر کے چہر رکھوں سورہوں  
 جوانی تمام اپنی سونے گئی  
 ندیکھا پہر اوسکو کہو خواب میں  
 ہم آغوش طالع بہت سو چپکا

ندیکھا کہو میر پہر وہ جمال  
 وہ صحبت تھی گویا کہ خواب و خیال

تمام شد

خاتمہ لطیف  
 الحما لند کہ کیا ہے نفسی ہوں  
 شاعران صبح نفس بہ طبع  
 صوم جو شاعر بن بھی  
 فیض منج خواب منشی نو کشتہ  
 صاحب بین دومر عد طبع ہوا  
 اور شاعری قدر دانی ہے  
 باوصف زیادہ ہونے قیمت ہے

۱۴۵  
 باغیچوں باغیچہ لنگا اب پہر  
 دوبارہ بکھن انتظام کار پردازان  
 مطہر ماہ ریں عیشہ عام میں  
 مطابق طبع سے آراستہ ہو کر  
 نفیارت بخش دیوہ مشاقان ہوا  
 فقط













John T. Platts.







3 1761 0882315 1